سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان پر ایک جامع کتاب

خزینۃ العلم والعرفان

تالیف

پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مشانوی

ہجویری بک شاپ اینڈ درباری چادر ہاؤس
گنج بخش روڈ لاہور فون 0344-4123924

خزینۃ العلم والعرفان
یعنی
ذکر حضرت شاہ گیلان

مؤلف

پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مشانوی

ہجویری بک شاپ
دکان نمبر 1 گنج بخش روڈ، لاہور
0344-4123924

92 / 786 / 66

نام کتاب : [illegible] ذکر حضرت شاہ گیلان

تالیف : [illegible]

کمپوزنگ : حرمین گرافکس 0302-3799955

پروف ریڈنگ : سیّد باسط علی شاہ

زیرِ نگرانی : الحاج ملک علی محمد

اشاعت : جنوری 2012ء

قیمت : Rs. 300/-

ناشر : ہجویری بک شاپ اینڈ درباری چادر ہاؤس

ملنے کے پتے

ادارہ ضیاء القرآن، مکتبہ سعدیہ خلیلیہ، نیو منہاج سی ڈی، مکتبہ فیضان مدینہ، فیصل آباد، مکتبہ بہارِ شریعت، مکتبہ غوثیہ کراچی، ضیاء العلوم راولپنڈی۔

فہرست

✿	پیش لفظ	33
✿	**باب نمبر 1**	37
✿	**اسناد حرز بسم اللہ شریف**	38
✿	دُعَائُ الفَاتِحَۃِ الشَّرِیفَۃِ	39
✿	برکاتِ دعائے فاتحہ شریفہ	41
✿	قصیدہ رُوحی شریف	42
✿	قصیدہ شریف کے بعض اشعار کا منظوم پنجابی ترجمہ	49
✿	فوائد قصیدہ روحی	54
✿	چہل کاف	55
✿	تبرکاتِ فارسی	57
✿	**باب نمبر 2**	59
✿	رسل عظام علیہم السلام	59
✿	أنبیاء کرام علیہم السلام	60
✿	اولیائے کرام رحمہم اللہ	60
✿	خلیفہ	60
✿	امام	61

✿	غوث	61
✿	قطب	61
✿	اوتاد	64
✿	ابدال	64
✿	اخیار	64
✿	ابرار	64
✿	نقباء	65
✿	عمد	65
✿	مکتوم	65
✿	فرد	65
✿	**باب نمبر ◆**	67
✿	**علم طریقت وتصوف**	67
✿	ولی اللہ	68
✿	صفات اولیاء اللہ	68
✿	ولائت	69
✿	اقسام ولائت	69
✿	1 ولائت کسبی	69
✿	عبادت کی ترتیب	70
✿	اہل مجاہدہ کی صفات	70
✿	صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی علوم معرفت میں فیضیابی	70

✿	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	71
✿	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	71
✿	حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	71
✿	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	71
✿	حضرت عبدالعزیز مکی رضی اللہ عنہ	71
✿	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	72
✿	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	72
✿	تصوف وطریقت	73
✿	صوفی	73
✿	صفات صوفیاء	74
✿	ضرورت شیخ	77
✿	شیخ یا پیر کامل	77
✿	صفات شیخ یا مرشد	78
✿	بیعت مرشد	79
✿	اقسام بیعت	79
✿	بیعت اسلامی	79
✿	بیعت توبہ	80
✿	عورت کی بیعت توبہ	80
✿	عورت کو بیعت کرنے کا طریقہ	80
✿	گونگے اندھے یا دیگر معذور افراد کی بیعت	80
✿	قیدی یا دور بیٹھے ہوئے سالک کی بیعت	81

عنوان	صفحہ
قریب المرگ یا بیمار کی بیعت	81
بیعت طریقت	81
ولی مادرزاد کی بیعت یا ولائت وہبی	84
صفات سجادہ نشین	84
چہاردہ خاندان طریقت	84
گروہ قادریہ	85
گروہ چشتیہ	85
عہدِ حاضر کے سلسلہ ہائے طریقت	86
چار پیر	87
تعدد پیر	87
باب نمبر◆	89
ذکر حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ	89
مدحتِ غوث پاک	90
نسبت بلدی کی وضاحت	91
حکومتِ الٰہیہ کا قیام	93
نسبت بلدی	94
ولادتِ باسعادت	94
ولادت کے بارے میں مشاہدات و بشارتیں	95
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشاہدہ	95
حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	96

عنوان	صفحہ
حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	96
مکاشفۂ جنید رحمۃ اللہ علیہ	96
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	97
شیخ محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ	97
شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رحمۃ اللہ علیہ	98
عمل برائے زیارت رسول اللہ ﷺ	98
عمل برائے زیارت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	99
زیارت قبور اور ایصال ثواب	99
افضل الذکر	99
مراقبۂ توحید یا عمل استقامت	99
استخارۂ قادریہ	100
عملِ فاتحہ	101
قربِ الٰہی	101
اسمِ اعظم	101
عمل کشائش رزق	101
عملِ غوثیہ	102
درود شریف قادری اویسی	103
پریشانیوں سے نجات	103
پیدائش سے قبل کی کرامات	104
حضرت ابوالمعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ	104
حضرت شاہ بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ	104

عنوان	صفحہ
حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	105
ختم شریف قادریہ	105
باب نمبر ۵	107
نوعمری کی کرامات	107
حضرت غوثِ پاک کو اپنی ولایت کا علم	108
دوسری روایت	109
میدانِ عرفات کا مشاہدہ	109
تحصیل علم کے لیے بغداد کا سفر	109
بغداد میں تشریف آوری	111
حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ	113
قرآن الحکیم	113
علم حدیث	113
علم اَدب	114
علم تصوف	114
حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام	114
ریاضت ومجاہدہ	115
ثابت قدمی	116
دوسری روایت	117
شیاطین سے جنگ	117
راہنما کی تلاش	118
جہاد بالنفس	119

عنوان	صفحہ
باب نمبر ۶	121
منزلاتِ العروجِ الغوثیہ	121
العروج الاول	121
مرحلہ اُولیٰ	121
فرمان غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	122
مرحلہ ثانیہ	123
عروج دوئم حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت	123
نسب پاک	123
اوصاف	123
کرامات	124
عروج سوئم حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض	125
خرقہ مبارک	127
جامع علوم ظاہری و باطنی	127
عروج چہارم فیض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	128
عروج پنجم فیض مرتضوی علیہ السلام	128
رباعی	130
عروج ششم حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا عہدہ جلیلہ محبوب سبحانی پر سرفراز ہونا	130
درود غوثیہ شریف	133
درود شریف قادری	133
غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ننانوے (99) اسماء شریفہ	134
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأً للہ	135

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی ؒ	135
عارف باللہ شیخ نورالدین ابوالحسن بن یوسف علیہ الرحمۃ	136
باب نمبر ۵	137
پیش گوئی بابت ظهور سرکار غوث الاعظم ؒ	137
منزلات عروج ونزول	138
منزلات نزول کی وضاحت	139
منزلات عروج	140
باب نمبر ۱	143
احوال پیش خبری برائے ظهور غوث پاک ؒ	143
حضرت امام جعفر صادق ؓ	143
صعودی اَرواح	144
نزولی اَرواح	144
اولیاء عالم سفلی کی ارواح	145
از حضرت مولانا شاہ احمد نورانی ؒ	147
مناقب غوث پاک	147
باب نمبر ۹	149
شجرہ نسب حضرت سیدنا غوث الثقلین ابو محمد عبدالقادر جیلانی ؒ	149
وردِ حضوریٔ سرور کائنات ﷺ	152
حضرت سید موسیٰ ابوصالح ؒ	153
کنیت ابوصالح کی وجہ	153
لقب جنگی دوست کی وجہ	154

سیب کا بخشوانا	155
وصال	158
اولاد	158
حضرت سید عبداللہ الجیلی بن حضرت سید یحییٰ الزاھد ؒ	159
ذاتی اوصاف	159
وصال	160
اولادِ اطہار	160
اوراد ہفت کلید در گنج حکیم	161
عظیم المرتبت داراشکوہ قادری ؒ	162
حضرت سید یحییٰ الزاھد بن حضرت سید محمد الرومی ؒ	163
وصال	163
اولاد	164
حضرت محمد الرومی بن حضرت دانود امیر ؒ	165
وصال	165
اولاد	165
حضرت سید دانود امیر بن حضرت سید موسیٰ ثانی ؒ	166
شہادت	167
اولاد	167
مدحت غوث الاعظم ؒ	167
حضرت شیخ الصالح موسیٰ ثانی ؒ	169
وصال	169

عنوان	صفحہ
اولاد	170
حضرت شیخ الصالح عبداللہؒ	171
وصال	171
اولاد	171
حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ مصنف کتاب نفحات الانس	172
حضرت سید ابوالحسن موسیٰ الجونؒ	173
وصال	173
اولاد	174
حضرت عبداللہ محضؒ	175
ایک المیہ	175
وصال	176
اولادِ اطہار	176
حضرت حسن بن حسن المعروف والمشہور حسن مثنیٰؒ	177
اوصاف	177
وصال	177
اولاد	178
حضرت امام حسنؓ	179
فضائل	180
اہلِ بیت سے محبت اور دوستی کا حکم	181
شہادت	181
اولادِ اطہار	181

عنوان	صفحہ
حضرت علی المرتضیٰؓ	183
پیدائش	183
آغوشِ رسول ﷺ	183
اسم مبارک	184
کنیت	184
القاب	184
اوصاف	184
معاونِ رسول	185
جاں نثار رسول	185
مجاہدِ اعظم	186
جنگ بیرِ العلم	186
شادی خانہ آبادی	186
حضرت علی بطور کاتب	187
مفسرین قرآن کا فیصلہ	187
اس حکم کی تعمیل	187
مفسرین قرآن الحکیم کا فیصلہ	189
دوسری روایت	189
شہادت	190
ازواج	190
سلام بحضور رسالت مآب	191

✿	**باب نمبر ⑩**	193
✿	**حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی الحسنی والحسینی ؓ کا شجرہ مادری مبارک**	193
✿	کتاب سیرت غوث الاعظم از مولانا ضیاء اللہ قادری	194
✿	حضرت علامہ ابوسعید عرشی ؒ	198
✿	**حضرت امام حسین ؓ**	199
✿	سردارانِ جنت	200
✿	اہلِ بیت رسول اللہ ﷺ	200
✿	گریہ حسین پر رسول اللہ کا بے چین ہونا	200
✿	آزمائش	200
✿	پرورش و تربیت	201
✿	صبر و رضا کی منازل	201
✿	سانحہ کربلا تکمیل کارِ رسالت	201
✿	اولاد و ازواج	202
✿	امام اہلِ سنت حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی ؒ	202
✿	**حضرت امام زین العابدین ؓ**	203
✿	اوصاف	203
✿	ایک واقعہ	204
✿	شہادت	204
✿	اولاد	204
✿	کلام حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ	205
✿	**حضرت امام محمد باقر ؓ**	206

✿	اسم گرامی	206
✿	واقعہ کربلا	206
✿	اسلامی سکوں کا رواج	207
✿	آپ کا علمی مقام	207
✿	شہادت	207
✿	اولاد	208
✿	**حضرت امام جعفر صادق ؓ**	209
✿	القاب اور اسمائے مبارک	209
✿	امام ابوحنیفہ ؒ	209
✿	امام جعفر صادق ؓ کا علمی مقام	210
✿	علمِ جفر اور جامعہ	210
✿	حضرت امام جعفر صادق کی بغداد طلبی	210
✿	شہادت	211
✿	اولاد	212
✿	حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ	212
✿	اسمائے گرامی	212
✿	خلیفہ منصور عباسی اور مہدی عباسی	212
✿	شہادت	214
✿	اولاد	214
✿	**حضرت امام علی رضا ؓ**	215
✿	نام اور القاب	215
✿	جانشینی	215

عنوان	صفحہ
ہارون کی سادات دشمنی	216
کرامات	216
حضرت امام علی رضا ؓ کا علمی مقام	217
حروفِ تہجی کی وضاحت	217
وصال	218
اولاد	218
حضرت امام محمد تقی ؓ	219
ولادت باسعادت	219
نام مبارک	219
علمی قابلیت	220
اولاد	220
حضرت سید ابی الجمال عیسیٰ محمد المبرقع ؒ	221
ولادت	222
اسمِ گرامی	222
وصال	222
اولاد	224
حضرت سید ابی العطاء عبداللہ احمد ؒ	225
وصال	225
اولاد	225
حضرت سید ابوطاہر محمود ؒ	227
اولاد	227

عنوان	صفحہ
حضرت سید ابی جمال الدین اعرج ؒ	228
اولاد	228
حضرت مولانا محمد امداد اللہ مہاجر مکی ؒ	229
حضرت سید السادات ابوالکمال عبداللہ الصومعی ؒ	230
حضور کا نسب پاک	230
وصال اور اولاد	231
حضرت ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا	232
حضرت بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا خاندانی شرف	232
حضرت فاطمہ بنت عمرو ؓ	234
حضرت فاطمہ بنت حضرت اسد بن حضرت ہاشم	234
حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ بنت محمد رسول اللہ ﷺ	235
حضرت فاطمہ صغریٰ ؓ بنت امام حسین ؓ	235
حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت حضرت عبداللہ صومعی ؒ	235
اعلیٰ نسبی	236
باب نمبر 11	237
شجرہ قادریہ کا شرف اور بزرگی	237
وجہ تسمیہ	238
سرچشمۂ شرف وہدایت	238
شجرہ کی اہمیت	238
خوش بخت مرید	238
پیرانِ شریعت	239

شجرہ نسب	240
شجرۂ طریقت	240
صحبتِ شیخ	241
حضرت حسن بصری ؒ بانی شجرہ بوستان	242
فیض یابی	242
اوصاف	242
خلفاء اور اولاد	243
خواجۂ خواجگان حضرت بختیار کاکی ؒ	243
حضرت حبیب عجمی ؒ	245
وصال	246
اولاد	246
حضرت ابوسلیمان داؤد ابن طائی ؒ	246
دنیا سے کنارہ کشی	246
بے نیازی	247
وصال	247
اولاد اور خلفاء	247
حضرت معروف کرخی ؒ	247
وصال	248
اولاد	248
حضرت سری سقطی ؒ	248
انکساری	249

وصال	249
اولاد	249
حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی ؒ	250
وصال	251
اولاد	251
حضرت شیخ ابوبکر شبلی ؒ	251
خوف ورجا	251
اعلیٰ عمل	251
وصال	252
اولاد	252
حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی ؒ	252
وصال	253
اولاد	253
وضاحت	253
حضرت یوسف بن ابوالفرج طرطوسی ؒ	253
وصال	254
اولاد اور خلفاء	254
حضرت شیخ ابوالحسن الہنکاری ؒ	254
اولاد	255
حضرت ابوسعید المبارک المخزومی ؒ	255
باب نمبر ۱۲	257
حضور غوث پاک کا علمی مقام	257

✿	کمالِ علمِ ظاہری	257
✿	ابنِ جوزی	258
✿	علمائے بغداد کے علوم سلب	259
✿	مشرب	261
✿	ایک عجیب مسئلہ	261
✿	کمالِ علومِ باطنی	262
✿	مافی الارحام کا علم	262
✿	صاحبزادے حضرت یحییٰ کی ولادت	263
✿	دل کی بات کا علم	263
✿	بھوک کا علم	263
✿	خیانت کا علم	264
✿	بے وضو ہونے کا علم	264
✿	چھت کے گرنے کا علم	265
✿	**باب نمبر ۷**	267
✿	**معاشی زندگی**	267
✿	عام آدمی کا کھانا	267
✿	متقی کا کھانا	268
✿	ولی اللہ کا کھانا	268
✿	عارفانہ غذا	268
✿	تحفے اور نذرانے	269
✿	خلیفہ وقت دربار غوثیت میں	269

✿	خلیفہ المستنجد بارگاہ غوثیت میں	270
✿	سنجر بادشاہ کی پیشکش	270
✿	جواب از غوث الثقلین ؒ	271
✿	مریدین کے نذرانے اور تحائف	272
✿	مال از وراثت	272
✿	تصنیفات	273
✿	ملفوظات	273
✿	متفرق کتب	273
✿	**باب نمبر ۱۰**	275
✿	**حضور غوث الاعظم ؒ کا اعلان سرداری**	275
✿	قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کا فرمان	276
✿	۱ خواجہ معین الدین چشتی ؒ	277
✿	۲ شیخ احمد رفاعی ؒ	278
✿	حضرت شیخ ماجد الکردی ؒ	278
✿	خواجہ بہاؤ الدین نقشبند ؒ	279
✿	سرکار دو عالم ﷺ کی تصدیق	279
✿	ضیافت	280
✿	ملائکہ کا تصدیق فرمانا	280
✿	ترقیِ درجات	281
✿	ارشاد غوث اعظم کو نہ ماننے والوں کا روحانی تنزل	281
✿	شیخ صنعان ؒ کا انکار اور توبہ	282

عنوان	صفحہ
رجال الغیب میں سے ایک کے احوال سلب	283
حاضر و ناظر	283
حضرت خضر علیہ السلام کو حکم	284
باب نمبر 15	285
مجلس وعظ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ	285
باب الازج میں مجلس وعظ	285
دار العلوم گیلانیہ میں مجلسِ وعظ	287
اتوار کی صبح	288
منگل کی شب	288
جمعہ کو قبل از جمعہ	288
مجلس کی کیفیت	288
آدابِ مجلس	289
آواز مبارک	290
محفل پاک میں سرکار دو عالم ﷺ کی تشریف آوری	290
مجلس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی تشریف آوری	291
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اقرار	292
مجلس پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کی حاضری	293
مجلس میں رجال الغیب کی حاضری	293
مجلس پاک میں جنات کی حاضری	294
ایک صحابی جن سے ملاقات	295
آسیب سے خلاصی	295

عنوان	صفحہ
کلام موجز البدام	296
دعوتِ فیض	297
پیر یا شیخ الکل	297
اطاعت خداوندی	298
قطب کون ہوتا ہے	298
برادر اعلیٰ حضرت بریلوی حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	300
باب نمبر 16	301
حضور غوث الاعظم کی اخلاقی خصوصیات	301
مہمان نوازی	301
سخاوت	301
غریب پروری	302
رحم دلی	302
درگذر و معاف کر دینا	303
حسن خلق	303
بے باک تنقید	304
مفلوج تندرست ہوگیا	304
لا علاج مریضوں کا شفا خانہ	304
غوث الاعظم	305
مصائب اور مشکلات سے نجات	306
ڈاکوؤں سے رہائی	307
عورت کی فریاد رسی	307

❁	**باب نمبر**	309
❁	**عظمت غوث الاعظم** رحمۃ اللہ علیہ	309
❁	حضرت حافظ زین الدین غزالی رحمۃ اللہ علیہ	310
❁	حضرت تاج العارفین حضرت ابو الوفاء رحمۃ اللہ علیہ	311
❁	فرمان حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ	312
❁	حضرت ابو الوفاء کے کلام کا نمونہ	312
❁	حضرت ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ	313
❁	حضرت شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ	313
❁	حضرت شیخ جلیل ابو صالح مغربی کا مشاہدہ	313
❁	شیخ الشیوخ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ	315
❁	حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	315
❁	حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات	315
❁	سماع	316
❁	حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	316
❁	حضرت شیخ یوسف ہمدانی کا جلال	317
❁	حضرت سید پیر وارث شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	317
❁	**باب نمبر**	319
❁	**مقامِ حضرت غوث اعظم** رحمۃ اللہ علیہ	319
❁	افضل المشائخ	321
❁	شیخ الشیوخ	321

❁	وسیلہ نجات	322
❁	مریدین کی ضمانت	323
❁	نیک و بد کے احوال پر مطلع ہونا	323
❁	مریدین کی پردہ پوشی	324
❁	زائرین کے لئے خوش خبری	324
❁	معتقدین کو بخش دینے کا وعدہ	324
❁	مریدین کی فہرست	325
❁	داروغہ دوزخ کا بیان	325
❁	قاسم ولائت	325
❁	فیض دوام	326
❁	چودہ سو افراد کا واصل باللہ ہونا	327
❁	رباعی	327
❁	چور کو قطب بنانا	327
❁	چور کو ابدال بنا دیا	328
❁	منہ مانگی مرادیں پانا	329
❁	**باب نمبر**	331
❁	**دافع البلاء والوباء**	331
❁	عذابِ قبر سے رہائی	331
❁	ایمان و اسلام کی سلامتی	332
❁	فرمان حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	332
❁	مدحتِ غوث	333

مناقب دیگر	336
رباعی	338
باب نمبر ۵	339
حضور غوث پاک ؓ کی رفعت شان اولیاء ومشائخ ؒ متاخرین کے نزدیک ان کے اقوال کی روشنی میں	339
قطب الاولیاء والاصفیاء حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی ؒ	340
الصلوٰۃ الغوثیہ	342
مولانا محی الدین عبدالقادر جیلانی ؒ	344
باب ۶	344
حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ	345
حضرت بابا فرید گنج ؒ شکر آستانہ غوثیہ پر	346
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی ؒ	349
سلسلہ مجددیہ	349
قضائے معلق	350
حضور غوث پاک کی شان	351
نسبت سلسلہ قادریہ کی برکات	352
انوار قادریہ	352
حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ؒ	352
حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند ؒ	353
تعلیم وتربیت	353
فیض قادری	354
حضور غوث پاک سے عقیدت	355

سید السادات حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ؒ	355
حضرت علامہ شیخ ابو المعالی ؒ	355
علامہ حضرت عبدُ الحق مورخ ومحدث دہلوی ؒ	357
باب نمبر ۷	359
حضور غوث پاک ؓ کا حلیہ مبارک	359
حضور غوث الثقلین ؒ کا ظاہری حلیہ شریف	360
لباس مبارک	360
لباس کے بارے میں آپ کے ارشادات	360
۱ انبیاء کا لباس	360
۲ اولیاء کا لباس	361
۳ ابدال کا لباس	361
عوام الناس	361
ضرورت لباس	361
پسینہ مبارک	361
ہاتھ مبارک	362
انگلی مبارک	362
جبہ شریف	363
ٹوپی مبارک	363
اعصاء مبارک کا روشن ہونا	364
دریا پر بند باندھنا	364
لوٹا مبارک سے نور پیدا ہونا	365
آواز مبارک	365

✿	کرامت	366
✿	وسعت نظر	366
✿	ظاہر و باطن پر نظر	367
✿	کمال حسن باطنی	368
✿	حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بعد از وصال دستگیری فرمانا	368
✿	قدم مبارک	369
✿	**باب نمبر ۲۳**	371
✿	**آفتاب علم و عرفان کا غروب**	371
✿	اہل خانہ اور متعلقین کو ہدایات	371
✿	اطاعت رسول	372
✿	تقدیر الٰہی	372
✿	حصول علم	372
✿	ورع	372
✿	وصل	373
✿	آخری لمحات	375
✿	عالم گیر سوگ	376
✿	تاریخ وصال	377
✿	گیارہویں شریف	378
✿	کلام سیّد ناصر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	379
✿	**باب نمبر ۲۴**	381
✿	**تذکرہ ازدواج امکرّمات سیدنا مولانا ابو محمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ**	381

✿	ازدواجی زندگی کا آغاز	382
✿	اولاد غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ	382
✿	محل اول حضرت سیدہ بی بی حلیمہ صغریٰ بنت سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہا	383
✿	لڑکے	383
✿	محل دوئم حضرت سیدہ بی بی صادقہ بنت سید محمد الشافعی رحمۃ اللہ علیہا	383
✿	لڑکے	383
✿	لڑکیاں	384
✿	محل ثالث حضرت سیدہ بی بی مومنہ رحمۃ اللہ علیہا	384
✿	لڑکے	384
✿	لڑکیاں	384
✿	محل رابع حضرت سیدہ بی بی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا	385
✿	لڑکے	385
✿	لڑکیاں	385
✿	سادات گیلانیہ	386
✿	عبارات اور ان کے اعداد کا اثر	387
✿	گیلان اور گیلانی الفاظ میں مخفی اسرار	387
✿	لفظ گیلانی کے اعداد	387
✿	دربار مرتضائی کا استغاثہ = یا علی کے اعداد = ۱۲۱	387
✿	گیلان کے اعداد	387
✿	حرف الف کے اعداد	387
✿	گیلانیوں کی امتیازی شان	388

عنوان	صفحہ
باب نمبر ۵	389
وجہ لقب محیی الدین	389
محی الدین ایک حقیقت ہے	390
احیائے دین	391
اشاعت اسلام	392
اولادِ امجادؒ	393
حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	393
حضرت قطب الآفاق سیّد تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	394
حضرت سید عماد الدین صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ	394
حضرت سید جمال الدین حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	395
حضرت سید ابو المحاسن رحمۃ اللہ علیہ	395
حضرت سید ابو الفضل شیخ رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت سید شہاب الدین علی نصر رحمۃ اللہ علیہ بن سید صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت سید شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت سید سراج الدین عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت سید ابو الفتح داؤد بن سید سلیمان قدس سرّہ العزیز	397
حضرت سید ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	397
حضرت سید ابو اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	397
حضرت سید عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	397
ذکر خلفائے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ	398

عنوان	صفحہ
خواجۂ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	398
سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	398
خواجہ عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	399
خواجہ شہاب الدین سہروردی کی پیدائش	399
خواجہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	400
حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقش بند کے خلفاء	401
دیگر	402
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ	402
تلامذہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	403
حضرت شیخ ابو عمر قریشی رحمۃ اللہ علیہ	403
حضرت شیخ قصیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ	404
حضرت شیخ ابو سعید قیلولی رحمۃ اللہ علیہ	404
حضرت شیخ عمر صیرفی رحمۃ اللہ علیہ	404
حضرت شیخ ابو سعید بن شبلی رحمۃ اللہ علیہ	404
حضرت شیخ ابو مؤید شعیب مغربی رحمۃ اللہ علیہ	405
حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمۃ اللہ علیہ	405
حضرت سید صدر الدین قونیوی رحمۃ اللہ علیہ	406
روحانی تصرفات	407
اہل تاتار کا قبول اسلام	408
اشاعت دین	408
کفر و باطل میں معرکہ	413

❁	پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے	415
❁	حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	416
❁	**باب نمبر ❹**	417
❁	**روضہ مبارک کی تعمیر و تزئین**	417
❁	حضرت محمد مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	418
❁	حصول خلعت ولائت	418
❁	بابا صاحب کی عقیدت	419
❁	روضہ پاک کی مرمت	420
❁	روضۂ غوث پاک کی زیارت کرنے والوں کو خوشخبری	422
❁	حضرت سرکار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حل المشکلات ہونا	423
❁	قاسم ولائت	423
❁	حضور غوث الاعظم کی ستر گھروں میں افطاری	423
❁	روضہ غوث پاک کا در رحمت	423
❁	روضہ شریف کی گھاس	424
❁	کنواں کا پانی	424
❁	روضہ پر جھاڑو دینا	424
❁	روضہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا	424
❁	سادات گیلانیہ کے قائم شدہ آستانے	424
❁	قادری آستانے	431

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی جَدِّیِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَآلِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ وَاَوْلِیَآءِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ۔

پیش لفظ

معزز قارئین! زیر نظر کتاب ''خزینۃ العلم و العرفان'' یعنی ذکر حضرت شاہِ گیلان میں سیدنا و مرشدنا حضرت ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی کے حالات درج کیے گئے ہیں۔ آپ کی ذات والا صفات اہلِ صدق و یقین کے لیے راہِ ہدایت اور چشمۂ فیض و برکات ہے اور آپ شہنشاہ اقلیم ولائت اور راہ سلوک کے مینارۂ نور ہیں۔ آپ کا حکم روحانیت کے تمام مدارج اور طبقات میں نافذ ہے اس لیے دنیائے طریقت میں آپ کے وسیلۂ عظمیٰ اور واسطۂ کبریٰ کے تمام سالکین اور عارفین محتاج ہیں۔ آپ کی نظر التفات اور کرم سے تمام سلاسل میں پائے جانے والے اولیاء اللہ اور صوفیاء کے روحانی رفعت وشان کے نوری چراغ روشن و منور ہیں ان کو ہر لحہ اور ہر آن آپ کی دستگیری اور فیض درکار ہے۔ اس کے بغیر ان اولیاء اللہ اور عارفین کا روحانیت کے مقام پر قیام ناممکن اور محال ہے۔

مزرعِ چشت و بخارا و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

دنیائے تصوف وطریقت میں مقیم اور واقفکارانِ اسرار و رموز متفق ہیں کہ

سلسلۂ اقلیم ولائت کے ملجاء و ماویٰ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں ان کے بعد اس مقام جذب ولائت کے مالک و مختار آئمہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ تھے۔ حتیٰ کہ یہ عہدہ شہنشاہی ولائت و مرتبہ معان حضور غوث الاعظم ؒ کے زیر تصرف آ گیا۔ اب قیامت تک یہ عہدہ جلیلہ اور مرتبۂ فضیلت آپ کے تحت رہے گا۔ حتیٰ کہ امام مہدی ؓ ظہور فرما کر اس عہدۂ جلیلہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
اس کے آگے اتری منزل ہے یا غوث

مگر فی زمانہ اس مقام عالیہ کے مالک و مختار حضور غوث الاعظم ؒ ہی ہیں۔ اس لیے دنیائے اسلام میں رائج تصوف کے تمام سلاسل طریقت کے سالکین اور عارفین آپ کے در دولت کی گدائی اور نظر عنایت کے محتاج ہیں کیونکہ ان کے لیے اقلیم ولائت میں داخل ہونا یا اس میں قیام کرنے کا انحصار آپ کی اجازت اور رضا مندی پر ہے۔

سگ درگاہِ میراں شو چو خواہی شرف یزدانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

دربارِ رسالت اور بارگاہ خداوندی میں رسائی حاصل کرنیوالے کاملین اور واصلین کا بیان ہے کہ ان کے مجاہدات اور عبادات کا ثمر بار ہونا ان کی سعی و کوشش کی تکمیل ان کے مرشدوں کی فیض رسانی کا مرہون منت ہے۔ مرشد حق آگاہ کی رضا مندی اور راہنمائی کے بغیر اس پُراسرار اور خطرناک وادی میں قدم رکھنا نہ صرف خطرۂ جان ہے بلکہ دین و ایمان کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ موجود ہے۔ اس لیے ہر سالک کو ایک اعلیٰ اور ارفع مہارت کے حامل راہنما اور راہ دان کی ضرورت ہے ایک ایسا مرشد جو اپنے مرید کو ایسے دشتِ سراب سے پار لے جائے جو شیطانی وساوس اور دنیاوی خواہشات جیسے لٹیروں اور راہزنوں سے پُر ہے۔ تصوف یا طریقت ایک نہایت ہی پر خطر اور دشوار سفر ہے جو ایک راہ دان کی راہنمائی اور ایک راہ بیں کی ہمراہی کا

محتاج ہے۔ مرشد حقیقی کے بغیر منازل سلوک کا مسافر ہر قسم کی روحانی اور جسمانی آلائشوں اور امراض کے لاحق ہو جانے کے خطرہ سے دوچار ہوتا رہتا ہے یعنی زندگی برباد اور گناہ لازم والا معاملہ ہو سکتا ہے۔

حضور غوث پاک ؒ کا حکم راہ جذب و طریقت کے ہر حال اور ہر مقام پر جاری ہے ان کے درِ رحمت کا گداگر اور ان کے قدموں میں پائمال ہونے والا سالک یعنی قادری اپنے مرشد کامل کی نگاہ کرم اور تصرف کامل کی بدولت منازل سلوک عبور کرتا ہوا دربارِ رسالت میں باریابی حاصل کر لیتا ہے گویا کہ سلسلہ عالیہ قادریہ ایک صراط مستقیم ہے جو سالک کی کامیابیٔ دین و دنیا و آخرت کا ضامن اور وسیلۂ کبریٰ یعنی دربارِ رسالت میں رسائی کا واسطہ ہے، دراصل دنیا اور دین کی کامیابی کا ماحصل دربار مصطفائی تک رسائی ہی ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اس لیے ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہو کر سرکار غوثیت کے دامنِ کرم سے منسلک ہو کر دربار رسالت کے انوار سے اپنے احوال کو منور کر کے بارگاہِ رب العزت مس حاضر ہو کر گروہِ واصلین میں شامل ہو جائیں۔ بقول شاعر:

جنہاں نوں درشن اِتے ہیں اونہاں نوں درشن اُت
جنہاں نوں درشن اِت نہیں اونہاں نوں درشن نہ اُت

زیرِ نظر کتاب میں حضورِ غوث پاک ؒ کی شان جلیلہ پر مبنی حالات و کوائف جمع کیے گئے ہیں تا کہ میرے نسبی اور طریقت کے برادران اس سے استفادہ کریں اور حضور غوث پاک ؒ کی رفعت شان سے آگاہ ہو کر اپنے دین اور ایمان میں ترقی کریں اور اس بندۂ ناچیز کے لیے دعائے خیر کریں جو حضور غوث پاک ؒ

کے در رحمت کا ایک ادنیٰ گداگر اور آپ کے قدموں میں اس امید پر پڑا ہوا ہے کہ آپ از راہ کرم مجھے اپنے قدموں میں پائمال ہونے کی سعادت عطا کریں اور اس سعادت کے طفیل اللہ تعالیٰ مجھے ضرور بخش دے گا۔

شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدا را

اولیاء اللہ اور دیگر مشائخ کے اقوال وغیرہ اس کتاب کی زینت بنائے گئے ہیں جن سے یہ بات یقین کی حد تک ثابت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحکم باری تعالیٰ قاسم ولایت ہیں۔

کیوں نہ ہو قاسم کہ تو ابن قاسم ہے
کیوں نہ ہو مختار کہ مختار ہے بابا تیرا

معزز قارئین! اس بندۂ ناتواں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس کے ہر پہلو اور ہر وصف کو بیان کروں اور مجھے یقین ہے کہ میں اپنے اس ارادہ میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوا ہوں اگر میرے اس تحفہ کو شرف قبولیت دربارِ غوثیت سے حاصل ہوگئی تو یہ میرے لیے سرمایۂ دنیا و آخرت ثابت ہوگا۔

آپ سب حضرات کی بے شمار دعاؤں کا طالب

احقر العباد محمد اکبر شاہ مثانوی
مؤلف رسالہ ہذا

باب نمبر 1:

حزر بسملہ شریف

لِسَیِّدِنَا غَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِحُرْمَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِفَضْلِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِعَظَمَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِجَلَالِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِجَمَالِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِكَمَالِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِھَیْبَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِمَنْزِلَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِمَلَكُوْتِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ
بِجَبَرُوْتِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِکِبْرِیَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

ثَنَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِبَهَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِکَرَامَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِسُلْطَانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِمَعْرِفَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِعِزَّةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِقُوَّةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

بِقُدْرَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

اِرْفَع قَدْرِیْ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ بِفَضْلِكَ وَکَرَمِكَ یَا مَنْ هُوَ کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ وَ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ الْعِزَّةِ وَجَلَالِ الْهَیْبَةِ وَجَبَرُوْتِ الْعَظَمَةِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَحْسِنَ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اسنادِ حرز بسم اللہ شریف

مندرجہ بالا اوراد بسم اللہ شریف حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات کبریٰ ہیں جو سالک فوزِ عظیم کے طالب ہوں ان کو چاہیے کہ بعد از نمازِ تہجد حرز بسم اللہ شریف پڑھیں اور پھر رسول پاک سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درود احمر شریف پڑھ کر تحفہ پیش کریں یہ سالک کے لیے بے شمار روحانی، جسمانی، دینی، دنیوی اور اُخروی فیوضات و

برکات کی کشائش کا ذریعہ بن جائے گا۔

دُعَآءُ الْفَاتِحَةِ الشَّرِیْفَةِ

لِسَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا حَضْرَتْ غَوْثُ الْاَعْظَم شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرْ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" قَیُّوْمِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِیْنَ مُدَبِّرِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ۔ مُنَوِّرِ بَصَائِرِ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْیَقِیْنِ۔ جَاذِبِ اَسْرَارِ الْمُحَقِّقِیْنَ بِجَذْبِ الْقُرْبِ وَالتَّمْکِیْنِ۔ فَاتِحِ اَقْفَالِ قُلُوْبِ الْمُوَحِّدِیْنَ بِمَفَاتِیْحِ حَمْدِ الشَّاکِرِیْنَ۔ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا یَفُوْقُ وَیَفْضُلُ حَمْدَ الْحَامِدِیْنَ حَمْدًا یَکُوْنُ لَنَا فِیْهِ رِضًا وَّفَوْزًا وَّذُخْرًا وَّحِفْظًا وَّحِرْزًا عِنْدَ خَالِقِنَا وَخَالِقِ الْاَقَالِیْمِ وَالْاَقْطَارِ وَالْاَبْصَارِ وَالْاَفْلَاكِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْاَرْضِیْنَ رَبِّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ رَبِّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔ "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اَلْاَزَلِیِّ الْقَدِیْمِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ الْعَظِیْمِ الْمُقْتَدِرِ الَّذِیْ اخْتَصَّ مُوْسٰی بِالتَّکْلِیْمِ وَمُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِالْقَلْبِ الرَّحِیْمِ وَ اَحْیَ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ۔ وَسَمّٰی نَفْسَهٗ بِاِسْمَیْنِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فَهُمَا اِسْمَانِ رَحِیْمَانِ کَرِیْمَانِ شَرِیْفَانِ جَلِیْلَانِ وَ هُمَا شِفَآءٌ لِّکُلِّ ذَلِیْلٍ وَّسَقِیْمٍ وَّدَوَاءٌ لِّکُلِّ عَلِیْلٍ وَّاَلِیْمٍ وَّ غِنَاءٌ لِّکُلِّ فَقِیْرٍ وَّعَدِیْمٍ "مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ" اَلَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ فِیْ مُلْکِهٖ مُنَازِعٌ وَّلَا قَرِیْنٌ وَّلَا مُشَارِكٌ وَّلَا کَفِیْلٌ وَّلَا وَزِیْرٌ

وَلَا مُنَاظِرٌ وَّلَا مُدِيْرٌ وَّلَا نَصِيْرٌ وَّلَا مُعِيْنٌ بَلْ كَانَ قَبْلَ وُجُوْدِ
الْعٰلَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى قَيُّوْمًا اَبَدَا الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ فَهُوَ
اَحَاطَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الشَّيٰطِيْنِ۔ وَالسَّلَاطِيْنِ وَعَوَّقَنِيْ عَنْ
جَمِيْعِ الْاَجْنَاسِ الْمُخْتَلِفِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ وَ
وَجَّهَنِيْ اِلٰى جِهَاتِ الْمُتَّقِيْنَ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ"۔
يَا مَوْلَانَا اِيَّاكَ نَعْبُدُ بِالْاِقْرَارِ وَنَعْتَرِفُ لَكَ بِالتَّقْصِيْرِ وَنُؤْمِنُ
بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنَسْتَعِيْنُ بِكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَخْجِلُ مِنْ
جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَنَتُوْبُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا
شَرِيْكَ لَكَ وَلَا ضِدَّ لَكَ وَلَا شِبْهَ لَكَ وَلَا مِثْلَ لَكَ وَلَآ اِلٰهَ
غَيْرُكَ سُبْحٰنَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ الرَّسُوْلُ الصَّادِقُ الْاَمِيْنُ
الْمَبْعُوْثُ اِلٰى كَآفَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى اَصْحَابِهِ السَّادَاةِ
الْاَكْرَمِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ۔ نَسْتَعِيْنُ عَلٰى طَاعَتِكَ يَآ اَللّٰهُ عَلٰى كُلِّ حَاجَةٍ وَّاَمْرٍ
مِّنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" هُمْ
اَهْلُ الْاِسْتِقَامَةِ وَالتَّقْوِيْمِ صِرَاطَ اَهْلِ الْاِخْلَاصِ وَ
التَّسْلِيْمِ صِرَاطَ الرَّاغِبِيْنَ اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ صِرَاطَ
الْمُشْتَاقِيْنَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ" مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

عَلِيْمًا۔ نَسْئَلُكَ يَا رَبِّ اَنْ تُنْعِمَ عَلَيَّ بِرِضَاكَ وَيَا مٰلِكَ رِقَابِ
الْعٰلَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَفْتَحَ لِيْ طَرِيْقَ مَعْرِفَةِ
اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْعَظِيْمِ الْاَقْدَمِ الْقَدِيْمِ الْاَكْرَمِ الْكَرِيْمِ
الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْفَرْدِ
الْوَتْرِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَتُوْصِلَنِيْ بِهٖ اِلٰى جَمِيْعِ مَطَالِبِيْ وَتُيَسِّرَ لِيْ
بِهٖ اَسْبَابَ طَاعَتِكَ وَتُمَلِّكَنِيْ بِهٖ نَاصِيَةَ كُلِّ ذِيْ رُوْحٍ
نَاصِيَةُ كُلِّ شَيْءٍ بِيَدِكَ وَتُنْجِيَنِيْ بِهٖ مِنْ مُوْجِبَاتِ غَضَبِكَ
وَتُبَاعِدَنِيْ بِهٖ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ يَا اَللّٰهُ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ
يَا اَللّٰهُ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ يَا اَللّٰهُ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

برکاتِ دعائے فاتحہ شریف

جوکوئی اس دعائے فاتحہ شریف کو نمازِ فجر کے فرائض اور سنت کے درمیان ۴۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پیے یا مریض کو پلائے یا اپنے ہاتھ پر دم کرکے اپنے جسم پر پھیرے یا کسی مریض کے جسم پر، بفضل باری تعالیٰ اسے شفائے کامل حاصل ہو۔

هُوَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

قصیدہ روحی شریف

شَهِدْتُ بِأَنَّ اللهَ وَالِي الْوِلَايَةِ   وَقَدْ مَنَّ بِالتَّصْرِيفِ فِي كُلِّ حَالَةِ

"میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ والی ہے کل ولایت کا اور اس
نے ہر حالت میں رد و بدل کا احسان فرمایا ہے۔"

سَقَانِي رَبِّي مِنْ كُؤْسِ شَرَابِهِ   وَاَسْكَرَنِي حَقًّا فَهِمْتُ بِسَكْرَتِي

"میرے رب نے مجھ کو اپنی شراب محبت کے پیالے پلائے اور
درحقیقت اس نے مجھے مست کر دیا پس میں اپنی شراب معرفت
سے مست ہو گیا۔"

وَمَلَّكَنِي جَمْعَ الْجِنَانِ وَمَاحَوَتْ   وَكُلَّ مُلُوكِ الْعَالَمِينَ رَعِيَّتِي

"اور مجھے اس نے تمام دلوں کا اور جن اسرار پر دل حاوی ہیں ان
کا مالک بنایا اور جہانوں کے جملہ سلاطین میری رعیت ہیں۔"

وَفِي حَانِنَا فَادْخُلْ تَرَى الْكَأْسَ دَائِرًا   وَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِيَّتِي

"اور ہماری شراب معرفت کی دکان میں داخل ہو تو پیالہ کو گھومتا
دیکھے گا اور نہیں پیا عشاق نے مگر میرا بچا کھچا۔"

رُفِعْتُ عَلٰى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ فِي الْوَرٰى   فَقَرَّبَنِي الْمَوْلٰى وَفُزْتُ بِنَظْرَةِ

"ہر مدعی محبت پر مخلوق میں مجھے اونچا کر دیا گیا، پھر دوست نے
مجھے قریب کر لیا اور میں دیدار میں کامیاب ہو گیا۔"

وَجَالَتْ خُيُوْلِي فِي الْأَرَاضِيْ جَمِيْعِهَا   وَدُقَّتْ لِيَ الْكَاسَاتُ مِنْ كُلِّ وِجْهَةِ

"اور میری سلطنت کے گھوڑے زمین کے سب علاقوں میں دوڑ

گئے اور مجھ سے (شراب محبت کی طلب میں) بڑے پیالے
کھٹکائے گئے۔"

وَدُقَّتْ لِيَ الْكَاسَاتُ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَا   وَاَهْلُ السَّمَا وَالْأَرْضِ تَعْلَمُ سَطْوَتِي

"اور مجھ سے (طلب کے لیے) زمین اور آسمانوں میں پیالے
کھٹکائے گئے اور آسمانوں اور زمین والے میری شانِ جلالت کو
جانتے ہیں۔"

وَشَاؤُسُ مُلْكِي سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا   وَصِرْتُ لِاَهْلِ الْكَرْبِ غَوْثًا وَرَحْمَةِ

"اور میری حکومت کے نقیب مشرق و مغرب میں گھوم گئے اور میں
دکھیوں کے لیے دستگیر اور رحمت والا ہو گیا۔"

وَمَنْ كَانَ قَبْلِي يَدَّعِي فِيكُمُ الْهَوٰى   يُطَاوِلُنِي اِنْ كَانَ يَقْوٰى بِسَطْوَتِي

"اور مجھ سے پہلے جو تم میں دعویٰ عشق کرتا تھا اگرچہ طاقتور تھا
میرے دبدبے کے سبب ٹال مٹول کرتا ہے۔"

شَرِبْتُ بِكَاسَاتِ الْغَرَامِ سُلَافَةً   بِهَا انْعَشْتُ قَلْبِي وَجِسْمِي وَمُهْجَتِي

"میں نے بہترین شراب معرفت محبت کے پیالوں سے پی ہے
اور اسی کے ساتھ میں نے اپنے دل اور جسم و جان کو بلند کیا ہے۔"

وَقَفْتُ بِبَابِ اللهِ وَحْدِي مُوَحِّدًا   وَنُوْدِيْتُ يَا جِيلَانِي ادْخُلْ لِحَضْرَتِي

"میں تنہا اللہ اللہ کو ایک جانتے ہوئے اللہ اللہ کے دروازے پر
کھڑا ہو گیا اور مجھے پکارا گیا اے جیلانی میری حضوری کے لیے
داخل ہو۔"

وَنُوْدِيْتُ يَا جِيلَانِي ادْخُلْ وَلَا تَخَفْ   عُطِيْتُ اللِّوٰى مِنْ قَبْلِ اَهْلِ الْعِنَايَةِ

"اور مجھے پکارا گیا اے جیلانی داخل ہو اور مت ڈرو میں اہل

عنایت سے پہلے جھنڈا دیا گیا ہوں۔"

ذِرَاعِیْ مِنْ فَوْقِ السَّمٰوٰتِ کُلِّھَا   وَ مِنْ تَحْتِ بَطْنِ الْحُوْتِ اَمْدَدْتُ رَاحَتِیْ

"میری کلائی سب آسمانوں کے اوپر سے ہے اور میں نے اپنا ہاتھ
(زمین کے نیچے کی) مچھلی کے پیٹ کے نیچے دراز کر رکھا ہے۔"

وَ اَعْلَمُ نَبَاتَ الْاَرْضِ کَمْ ھُوَ نَابِتٌ   وَ اَعْلَمُ رَمْلَ الْاَرْضِ کَمْ ھُوَ رَمْلَۃٌ

"اور میں زمین کے اگاؤ کو جانتا ہوں کہ وہ کتنا اگا ہوا ہے اور میں
زمین کی ریت کو جانتا ہوں کہ وہ کتنے ذرے ہیں۔"

وَ اَعْلَمُ عِلْمَ اللہِ اُحْصِیْ حُرُوْفَہٗ   وَ اَعْلَمُ مَوْجَ الْبَحْرِ کَمْ ھُوَ مَوْجَۃٌ

"اور میں اللہ تعالیٰ کے علم کو جانتا ہوں مجھے اس کے حروف کا شمار
ہے اور میں سمندر کی موجوں کو جانتا ہوں کہ وہ کتنی ہیں۔"

وَلِیْ نَشْأَۃٌ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمٍ   وَ سِرِّیْ سَرٰی فِی الْکَوْنِ مِنْ قَبْلِ نَشْأَتِیْ

"اور میری کونپل محبت میں آدم سے پہلے ہے اور میرا بھید جہان
میں میری پیدائش سے پہلے پوشیدہ ہے۔"

وَ سِرِّیْ فِی الْعُلْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ   فَکُنَّا بِسِرِّ اللہِ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ

"اور میرا بھید بلندی میں محمد ﷺ کے نور کے ساتھ تھا، پس ہم اللہ
کے بھید میں نبوت سے پہلے تھے۔"

مَلَکْتُ بِلَادَ اللہِ شَرْقًا وَ مَغْرِبًا   وَ اِنْ شِئْتُ اَفْنَیْتُ الْاَنَامِ بِلَحْظَتِیْ

"میں اللہ کے شہروں کے مشرق و مغرب کا مالک ہو گیا اور اگر
میں چاہوں تو لوگوں کو اپنی آنکھ جھپکنے میں فنا کر دوں۔"

وَ قَالُوْا فَاَنْتَ الْقُطْبُ قُلْتُ مُشَاھِدًا   وَ اَتْلُوْ کِتَابَ اللہِ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ

"اور انہوں نے کہا کہ آپ قطب ہیں میں نے مشاہدہ کرتے

ہوئے کہا کہ میں ہر گھڑی اللہ کی لکھت پڑھتا ہوں۔"

وَ نَاظِرُ مَا فِی اللَّوْحِ مِنْ کُلِّ آیَۃٍ   وَ مَا قَدْ رَأَیْتُ مِنْ شُھُوْدٍ بِمُقْلَتِیْ

"اور میں لوح محفوظ میں ہر نشانی دیکھنے والا ہوں اور جو میں نے
اپنی آنکھ سے ظاہر دیکھا ہے۔"

فَمَنْ کَانَ یَھْوَانَا یَجِیْئُ لِمَحِلِّنَا   وَ یَدْخُلُ حِمَی السَّادَاتِ یَلْقَی الْغَنِیْمَۃِ

"تو جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہمارے پاس آجائے اور سادات
کی چراگاہ میں داخل ہو جائے غنیمت پا لے گا۔"

وَ قَالُوْا لِیْ یَا ھٰذَا تَرَکْتَ صَلَاتَكَ   وَ لَمْ یَعْلَمُوْ اَنِّیْ اُصَلِّیْ بِمَکَّۃِ

"اور وہ بولے یہ تم نے اپنی نماز چھوڑ دی ہے اور انہوں نے جانا
نہیں کہ میں تو نماز مکہ شریف میں پڑھتا ہوں۔"

وَ لَا جَامِعٌ اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ مِنْبَرٌ   وَ لَا مِنْبَرٌ اِلَّا وَ لِیْ فِیْہِ خُطْبَتِیْ

"اور کوئی جامع مسجد نہیں مگر یہ کہ اس میں میرا منبر ہے اور کوئی منبر
نہیں مگر یہ کہ اس میں میرا خطبہ ہے۔"

وَ لَا عَالِمٌ اِلَّا بِعِلْمِیْ عَالِمٌ   وَ لَا سَالِكٌ اِلَّا بِفَرْضِیْ وَ سُنَّتِیْ

"اور کوئی عالم نہیں مگر میرے علم کے ساتھ عالم ہے اور کوئی
سالک نہیں مگر میرے فرض و سنت کے ساتھ۔"

وَ لَوْلَا رَسُوْلُ اللہِ بِالْعَھْدِ سَابِقًا   لَاَغْلَقْتُ بُنْیَانَا الْجَحِیْمِ بِعَظْمَتِیْ

"اور اگر رسول اللہ ﷺ کا عہد سابق (بخشش امت کے
لیے) نہ ہوتا تو میں ضرور اپنی عظمت کی وجہ سے عمارت جہنم کے
دروازے بند کر دیتا۔"

مُرِیْدِیْ لَكَ الْبُشْرٰی تَکُوْنُ عَلَی الْوَفَا   اِذَا کُنْتَ فِیْ ھَمٍّ اُغِثْكَ بِھِمَّتِیْ

''اے میرے مرید تیرے لیے خوشخبری ہے تو وفادار رہ جبکہ جو غم
میں ہوگا میں اپنی ہمت کے ساتھ تیری دستگیری کروں گا۔''

مُرِیْدِیْ تَمَسَّكْ بِیْ وَ کُنْ بِیْ وَاثِقًا　　لِأَحْمِیْكَ فِی الدُّنْیَا وَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

''اے میرے مرید میرے دامن کو مضبوطی سے تھام لے اور
میرے ساتھ پختہ ارادت ہو تاکہ میں دنیا میں اور قیامت کے
روز تیری حمایت کروں۔''

أَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مَّا یَخَافُهٗ　　وَ أُنْجِیْهِ مِنْ شَرِّ الْأُمُوْرِ وَ بَلْوَةٖ

''میں اپنے مرید کا محافظ ہوں جس چیز سے کہ وہ ڈرے اور میں
معاملات کی برائی اور سختی سے اسے نجات دلاتا ہوں۔''

وَ کُنْ یَا مُرِیْدِیْ حَافِظًا لِعُهُوْدِنَا　　أَکُنْ حَاضِرَ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْوَقِیْعَةِ

''اور اے میرے مرید تو ہمارے وعدوں کا محافظ ہو جائیں بروز
قیامت میزان پر حاضر ہوں گا۔''

أَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ　　وَ فِی قَابَ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ الْأَحِبَّةِ

''میں بلندیوں میں نور محمد ﷺ کے ساتھ تھا اور قاب قوسین میں
پیاروں کا ملاپ تھا۔''

أَنَا کُنْتُ مَعَ نُوْحٍ أُشَاهِدُ فِی الْوَرٰی　　بِحَارًا وَ طُوْفَانًا عَلٰی کَفِّ قُدْرَتِیْ

''میں نوح علیہ السلام کے ساتھ تھا مشاہدہ کرتا تھا مخلوق میں دریاؤں اور
طوفان کا اپنے دستِ قدرت پر۔''

وَ کُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِیْمَ مُلْقًی بِنَارِهٖ　　وَ مَا بُرِّدَ النِّیْرَانَ إِلَّا بِدَعْوَتِیْ

''اور میں ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھا جبکہ وہ آگ میں ڈالے گئے
اور آگ ٹھنڈی نہ ہوئی مگر میری دعا سے۔''

اَنَا کُنْتُ مَعَ رَاعِی الذَّبِیْحِ فِدَاءَهٗ　　وَ مَا نَزَلَ الْکَبْشَانِ اِلَّا بِفُتُوَّتِیْ

''میں اسمٰعیل کے والد کے ساتھ تھا ان کے فدیے کے وقت
اور مینڈھا نازل نہ ہوا مگرف میری ہی جوانمردی کے سبب۔''

أَنَا کُنْتُ مَعَ یَعْقُوْبَ فِی غَشْوِ عَیْنِهٖ　　وَ مَا بَرِئَتْ عَیْنَاهُ اِلَّا بِتَفْلَتِیْ

''میں یعقوب علیہ السلام کے ساتھ تھا جبکہ ان کی آنکھ بند ہوگئی اور نہیں
لوٹ آئیں ان کی آنکھیں مگر میرے لعابِ دہن سے۔''

اَنَا کُنْتُ مَعَ اِدْرِیْسَ لَمَّا ارْتَقَی الْعُلَا　　وَ اَقْعَدْتُهُ الْفِرْدَوْسَ اَحْسَنَ جَنَّتِیْ

''میں ادریس علیہ السلام کے ساتھ تھا جبکہ وہ بلندی پر چڑھے اور میں
نے ان کو اپنی بہترین جنت میں بٹھادیا۔''

اَنَا کُنْتُ مَعَ مُوْسٰی مُنَاجَاةَ رَبِّهٖ　　وَ مُوْسٰی عَصَاهُ مِنْ عَصَایَ اسْتَمَدَّتِ

''میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتے
تھے اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا میرے استمداد کے عصاؤں میں سے
(ایک عصا) تھا۔''

أَنَا کُنْتُ مَعَ اَیُّوْبَ فِی زَمَنِ الْبَلَا　　وَ مَا بَرِئَتْ بَلْوَاهُ اِلَّا بِدَعْوَتِیْ

''میں ایوب علیہ السلام کے ساتھ تھا جب کہ وہ آزمائش میں مبتلا تھے اور
ان کی بلا دور نہ ہوئی مگر میری دعا سے۔''

اَنَا کُنْتُ مَعَ عِیْسٰی وَ فِی الْمَهْدِ نَاطِقًا　　وَ اَعْطَیْتُ دَاوُدَا حَلَاوَةَ نَغْمَةِ

''میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا جبکہ وہ جھولے میں بولتے تھے اور
میں نے ہی داؤد کو نغمے کی مٹھاس عطا کی۔''

اَنَا الذَّاکِرُ الْمَذْکُوْرُ ذِکْرًا لِذَاکِرٍ　　اَنَا الشَّاکِرُ الْمَشْکُوْرُ شُکْرًا بِنِعْمَةِ

''میں مذکور کا ذاکر ہوں ذاکر کے لیے، میں مشکور کا شاکر ہوں

نعمت کا شکر ہوں۔"

أَنَا الْعَاشِقُ الْمَعْشُوْقُ فِي كُلِّ مُضْمِرٍ   أَنَا السَّامِعُ الْمَسْمُوْعُ فِي كُلِّ نَغْمَةٍ

"میں عاشق ہر دل کے اندر معشوق ہوں، میں سننے والا ہر نغمے
کے اندر سنا گیا ہوں۔"

أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَبِيْرُ بِذَاتِهِ   أَنَا الْوَاصِفُ الْمَوْصُوْفُ شَيْخُ الطَّرِيْقَةِ

"میں اپنی ذات میں یگانہ اور فردِ کبیر ہوں، میں صفت کرنے والا
صفت کیا گیا شیخِ طریقت ہوں۔"

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَّ اِنَّمَا   اَتَى الْاِذْنُ حَتّٰى يَعْرِفُوْنَ حَقِيْقَتِيْ

"اور میں نے یہ بات بطور فخر نہیں کہی بلکہ مجھے حکم آیا ہے یہاں
تک کہ لوگ میری حقیقت کو پہچان لیں۔"

وَ مَا قُلْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ قُلْ وَ لَا تَخَفْ   فَاَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ مَقَامِ الْوَلَايَةِ

"اور میں نے نہیں کہا یہاں تک کہ مجھے کہا گیا کہ کہہ اور مت ڈر
پس تو مقام ولایت میں میرا دوست ہے۔"

وَ اِنْ شَحَّتِ الْمِيْزَانُ وَ اللّٰهِ نَالَهَا   بِعَيْنِيْ عِنَايَاتِيْ وَ لُطْفِ الْحَقِيْقَةِ

"اور اگر میزان جھکا ہوا ہے بخدا اسے پہنچی ہے میری عنایت کی نظر
اور حقیقت کی مہربانی۔"

حَوَائِجُكُمْ مَقْضِيَّةٌ غَيْرَ اَنَّنِيْ   اُرِيْدُ كُمُوْ تَمْشُوْ طَرِيْقَ الْحَقِيْقَةِ

"تمہاری حاجات پوری کی گئی ہیں سوائے اس کے کہ میں چاہتا
ہوں کہ تم حقیقت کی راہ چلو۔"

نُوَصِّيْكُمُوْا كَسْرَ النُّفُوْسِ لِاَنَّمَا   تَجِدُهٗ صَغِيْرًا فِي الْعُيُوْنِ الْاَقِلَّةِ

"میں تم کو کسر نفسی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اہل طریقت کے

نزدیک کے مراتب ہیں۔"

وَ مَنْ حَدَّثَتْهُ نَفْسُهٗ بِتَكَبُّرٍ   تَجِدُهٗ صَغِيْرًا فِي الْعُيُوْنِ الْاَقِلَّةِ

"اور جس کا نفس اس سے تکبر کے ساتھ بات کرے تو اس کو حقیر
لوگوں کی نظر میں ذلیل پائے گا۔"

وَ مَنْ كَانَ يَخْشَعُ فِي الصَّلٰوةِ تَوَاضُعًا   مَعَ اللّٰهِ عَزَّتْهُ جَمِيْعُ الْبَرِيَّةِ

"اور جو عاجزی کرے نماز میں اللہ کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے
سب مخلوق اس کی عزت کرتی ہے۔"

فَجَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ طٰهٰ مُحَمَّدٌ   اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَيْخُ كُلِّ طَرِيْقَةِ

"تو میرے نانا رسول اللہ ﷺ طٰہٰ محمد ہیں، میں عبد القادر ہر
طریقت کا شیخ ہوں۔"

قصیدہ شریف کے بعض اشعار کا منظوم پنجابی ترجمہ

کیتی میں تحقیق حقانی   ہوئی بخشش خاص ربانی
آکھیا رب نے میرے تائیں   جس نوں چاہیں قطب بنائیں
جتول نظر کرم دی ہووے   اُس نوں پار اتاری دا!

پیتے جام حقیقت والے   کھلے باطن والے تالے
مستی خاص اسانوں ہوئی   اُٹھی سالاں سدھ نہ کوئی
کیاں نوں پھر میری یاروں   ملیا جام خماری دا!

رب بہشت جو آٹھ بنائے   میری خاص سپرد کر دے
خدمت دے وچ غلماں حوراں   میں کیہڑی گل توں جھواں
حاکم مینوں رب نے کیتا   نوری تے ناری دا!

جو آوے میرے دربارے   آ کے دیکھے عجب نظارے
وحدت والے جام پلاواں   قدماں دے وچ قطب نوانواں
ساریاں دا میں افسر ہویا   شان مینوں سرداری دا!

قطب میرے در اُتے آون   ادبوں مینوں سیس نواون
کردے میری تابعداری   نام میرا دن رات ہے جاری
نہ سی بیتا میرے باجھوں   وَلیاں نے گھٹ کاری دا!

وَلی میرے ہین وانگ غلاماں   مینوں نیوں نیوں کرن سلاماں
شرف میرا ہے رب وَدھایا   عرش اُتے ہے سیر کرایا
نام میرے دا ڈنکا وجایا   غوث ہی غوث پکاری دا!

عشقوں مینوں رب بنایا   نہ سی بابا آدم آیا!
ہر دم وچ حضوری رہندہ   دوری اک پل مول نہ سہندہ
ملے خزانے خاص حضوروں   صدقہ اَحد باری دا

شان تدوں سی ملیا مینوں   اپنا حال دساواں تینوں
چمکے نور محمد والا!   واقف سی اوہ حق تعالیٰ
نہ سی جگ وچ ظاہر ہویا!   رہبر دنیا ساری دا

نال، گیا ادریس ؑ اَسمانے   کیتے جنت وچ ٹکانے
وچ بہشتاں محل دوائے   اس نے محکم ڈیرے لائے
اپنا باغ دِتا پھر اوہنوں   کھڑیا شان نیاری والے

ہیساں نال یعقوب ضروری   یوسف ؑ اس تھیں پکڑی دوری
ہر دم روندا تے کرلاندہ   نہ پیندا تے نہ کجھ کھاندہ
میں اوہنوں فرزند ملایا   روگ گوایا کاری دا!

سفنہ جدوں خلیلے ؑ آیا   میں اوہدے دل پھیرا جا پایا
آکھیا اوہنوں ذات ربانی   ایہہ بیٹا توں کر قربانی
دُنبہ میں درگاہوں آندا   بیٹھ چھری کھلیاری دا

کول ایوب ؑ تدوں میں آیا   کیڑیاں اوہدا بدن اُڑایا
ہوئی گھر دی بھی بربادی   جنگل آیا چھڈ آبادی
اوہنوں وی میں دِتا آ کے   ثمرہ شکرگزاری دا!

موسیٰ ؑ نوں فرعون ستایا   طرح طرح دا دکھ پچایا
تاں میں اس تے ترس کمایا   اپنا عاصا ہتھ پھڑایا
جاندا اوہ جہنم کافر   جنہوں عاصا ماری دا!

میں ہی عیسیٰ دا سنگ لیتا   پنگھے وچ آوازہ کیتا
داوَدے تے رحمت باری   بخشی سی آواز پیاری
جدے نال اوہ کرے کلاماں   ہوش اُڑے نرناری دا!

میرا پاک وجود قدیمی   رب نے بخشی علم حلیمی
آکھیا سی ایہ نانے میرے   بیشک اعلیٰ رتبے تیرے
جگ وچ میرے جھنڈے جھولن   حق میرا سرداری دا!

کون کوئی ہے ودھ کمانوں — رتبہ پایا میرے نالوں!
حوراں میرے مَن دے کارن — دارہ داری صدقے جاون
قدروں ودھ نہ میتھوں کوئی — فضل ہو یا رب باری دا

دنیا تے میں نظر وگائی — مینوں نظر نہ آیا کائی
میرے ہتھ جو ہتھ پھڑاوے — منگیاں کل مراداں پاوے
ہووے کیہڑا قوت والا — ثانی شان ہماری دا!

آکھیا مینوں خالق پیارے — اسی علم جو ہین نیارے
اوہ میں بخشے تدھ نوں یارا — توں ہیں مینوں خاص پیارا
دشمن میرے نیڑے آوے — پھڑ دوزخ وچ ماری دا!

منبر تے جو باجھ شماراں — عالم خطبے پڑھن ہزاراں
میرے خطبے تے صلواتاں — وچ مستیاں میریاں باتاں
جو میرے توں منکر ہووے — پیندا قہر قہاری دا

پکڑ مریدا دامن میرا — ساتھی ہوساں بے شک تیرا
اتھے اوتھے حامی بھرساں — ہر جا تیری سفارش کرساں
قادریاں دی شان عجیبہ — جنت دل پکاری دا!

وچ دریاواں شور گُکاراں — اوھدا بھیت وی میں ای جاناں
ذرّے تے ہر تنکا جانی — اوہدے وچ نے راز نہانی
سبھے راز نے مینوں معلم — واقف ہر اسراری دا

ہے فرمان مریدو میرا — کریو مان نہ کدی ودھیرا
ایہو خاص نصیحت ساڈی — پوری ہوگ مراد تساڈی
میری گل اُتے جے چلو — حق نبھے تاں یاری دا!

نہیں قصیدہ خود بنایا — مینوں حکم خدا دا آیا
دتی خاص اجازت اللہ — لوکاں دی توں کریں تسلاّ
شان میری تھیں واقف ہوون — پیارا ہاں رب باری دا!

جاں تک حکم ولی نہ آیا — بول نہ کوئی مول لکھایا
غوث الاعظم نام لکھا دے — ساری دنیا وچ سنا دے
ہاں میں فیض ونڈاون والا — ہادی خلقت ساری دا!

دادی خاص پیغمبر جائی — فاطمہ اوہدا نام جو سائی
دادا میرا شیر خدائے — نال کفاران جنگ مچائے
جیندی خاص طفیلوں ملیا — شان مینوں سرداری دا

جد رسول کریم نرالا — اسم محمد طٰہٰ والا
مینوں عبد القادر کہندے — میرا بہت سہارا لیندے
رحم میرے تے اللہ والا — شان دتا دلداری دا!

کراں مریدو سخن سچیرا — پلہ مول نہ چھڈو میرا
ولی غوث جو قطب سداون — میرے پیر موہڈے تے چاون
جو نہ سیس نواوے مینوں — پاندہ حال خواری دا!

میرا نیک جنوب شمالے   پہنچا مشرق مغرب نالے
ہر دم میرا غوغا پینده   غوث الاعظم سب کول ہیندا
مشکل حل کراں پل اندر   دکھ کٹاں دکھیاری دا!

نوح پیارے پیار کمایا   دنیا وچ طوفان جو آیا
اوہدی مدد وی میں سر چائی   بیڑی ڈبدی پار لگائی
اجے چھماہی گزری آہی   بھریا دم میں یاری دا

جدوں خلیلؑ نچاتے چڑھیا   میں پھر انہوں آ کے پھڑیا
سر میں کیتی آتش ساری   ناروں جھٹ ہوئی گلزاری
لکڑیاں سب ہریاں ہویاں   باغ جیوں پھلواری دا

عبد القادر اسم اساڈا   نانا احمد حیدر دادا
حسن حسین باغ اساڈا   دتا کوفیاں نے دکھ ڈاھڈا
امت توں بخشاون کارن   سجدیوں سیس نہ چائی دا

فوائد قصیدہ روحی

اس قصیدہ متبرکہ کے متعلق قطب ربانی غوث صمدانی، محبوب یزدانی حضرت شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز نے بحالت جذب زبانِ فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بہت سی خصوصیتوں کا حامل ہے۔

① جو اس قصیدہ کو ہر روز بلاناغہ گیارہ مرتبہ پڑھے گا وہ جناب باری کی درگاہ میں نہایت درجہ مقبول و مقرب ہوگا۔

② اس کے مدام وظیفہ سے حافظہ تیز ہوگا۔

③ اس کے پڑھنے سے عربی کا شوق زیادہ ہوگا اور اسی قدر پڑھنے میں لذت و سرور حاصل ہوگا۔

④ اس کے پڑھنے سے چالیس روز کے اندر ہی انسان مقصد حاصل کر لیتا ہے۔

⑤ اس کو صحیح اعتقاد کے ساتھ اپنے پاس حفاظت سے رکھنے سے اور ہر روز تین دفعہ پڑھنے یا بحالت مجبوری کسی سے تین بار سننے یا ہر روز اس کے دیکھنے سے حضور غوث الثقلین کی خواب میں زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے اور صاحبانِ ثروت حضرات کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد و اصحاب سیدنا محمد معدن الجود والکرم منبع العلم والحلم والحکم وبارك وسلم علیه۔

چہل کاف

چہل کاف سے مراد سیدنا غوث الاعظم کے تین معرکتہ الآء اور پر تاثیر عربی اشعار ہیں جو آپ نے بطور مناجات اپنے قلب مظہر کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائے تھے۔ ان فصیح و بلیغ اشعار میں نورِ معرفت جھلکتا ہے اور یہ آپ کے شاعرانہ کمالات کا مظہر ہے۔ یہ اشعار نہایت اعلیٰ وارفع عربی زبان میں ہیں اور عوام الناس کو ان کے سمجھنے میں حتیٰ کہ پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔

قارئین کرام کے افادہ کے لئے یہ اشعار مع ترجمہ اور شرح نیچے درج کیے

جاتے ہیں۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً
كِفْكَافُهَا لَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ لُّكَكٍ

ترجمہ: اے میرے دل تیرا رب پہلے بھی تجھے باربار ناگہانی مصائب میں کفایت کرتا رہا ہے اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا ہے اور کرے گا جن کی واپسی یا جن کا رُکنا ایک لشکر جرار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

شرح: یعنی اے میرے دل میرے مولا نے پہلے بھی تجھے یکایک پیدا ہونے والے خطروں اور وسوسوں سے بچایا ہے اور اب بھی وہ ان سے تیری حفاظت کرتا ہے۔ اور آئندہ بھی کرے گا ان خطرات اور وسوسوں کے دور ہو جانے یا ان کے رک جانے سے تو غافل اور مطمئن مت ہو جا یہ تو ایسا ہے جیسے کہ ایک بھاری لشکر چھپ کر گھات لگائے ہوئے ہو کہ کب تجھے غافل پا کر دوبارہ حملہ آور ہو۔

تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكُرِّ فِيْ كَبَدٍ
تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلُكُلِكِ لُكَكٍ

ترجمہ: وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں ان کی مظبوطی اور یکجائی اس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسی کی لڑی ایک دوسرے سے پیوست ہوتی ہیں یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔

شرح: یعنی یہ خطرات اور وساوس صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کے لیے بار بار پیدا

ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی تسلسل ایک مضبوط موٹی رسی کی طرح ہے جو ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے یہ خطرات اور وسوسے ایک موٹے اور گتھے ہوئے مہیب اور وحشی اونٹ کی مانند یا ایک نیزہ انداز مسلح لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں۔

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ
يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ

ترجمہ: اے میرے دل خداوند کریم نے تجھے اس تمام رنج اور پریشانی سے جس میں تو مبتلا ہوا کفایت کی اے میرے دل تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہہ ہے۔

شرح: یعنی اے میرے دل جسے میں آسمانی ستارہ کی مانند سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے جو مجھ پر نازل ہوئے محفوظ رکھا آئندہ کی پریشانیوں سے اور مصیبتوں سے نجات دے اور ان سے تیری حفاظت کرے۔

تبرکاتِ فارسی:

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے فارسی کا ایک دیوان منسوب ہے اس دیوان میں مندرجہ ذیل فارسی کلام نہایت پر تاثیر اور وجد آور ہے، اسے پڑھ کر انسان محسوس کرتا ہے کہ دریائے عشق وعرفان میں وہ غوطے لگا رہا ہے۔

تا ابد یا رب تو من لطفہا دارم امید
از تو گر امید برم از کجا دارم امید

ترجمہ: اے میرے رب کریم میں ہمیشہ تجھ سے لطف وکرم کی امید رکھتا ہوں اگر تجھ سے امید نہ رکھوں تو اور کس سے رکھوں۔

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار زار

یک قدح از شربت دارالشفا دارم امید

ترجمہ: میں فقیر ہوں میں غریب ہوں بے کس، بیمار اور ناتواں ہوں بس تیرے شفا بخش شربت کے ایک جام عشق کی امید رکھتا ہوں۔

ناامیدم از خود وز جملۂ خلق جہاں

از ہمہ نومیدم اما زتو دارم امید

ترجمہ: میں خود اپنی ذات سے ناامید ہوں اور دنیا کی تمام مخلوق سے ناامید ہوں سب سے ناامید ہوں لیکن تجھ سے امید رکھتا ہوں۔

✿✿✿

بابِ نمبر ۲:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَشَافِعِ الْمُذْنِبِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ اَجْمَعِيْنَ o

علماء نے دین و محققین کا فرمان ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ وسجانہ نے ارواح مبارکہ پیدا فرمائے تو ان سب سے اپنی ربوبیت اور خالقیت کا اقرار اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا خطاب کر کے کروایا سب ہی انسانوں کے ارواح مبارکہ نے جو کہ روز اوّل سے ابد تک پیدا ہونے والے تھے نے یہ خطاب سنا مگر جواب صرف مسلمانوں یعنی توحید پرستوں نے ہی قَالُوْا بَلٰى کہہ کر دیا تھا۔

اِن جواب دہندہ ارواح مبارکہ نے جو کہ روز اوّل وآخر مسلمان پیدا ہوتے رہے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے اقرار روح پاک سرور دو جہاں سید الانس والجان ﷺ نے دیا ان کی آواز مبارک میں جن برگزیدہ ارواح نے شمولیت اختیار کی وہ انبیاء، رسل اور اولیاء کے ارواح مبارک تھے۔ جو ذرا تاخیر سے بولے وہ بعد میں مسلمان ہونے والے انسانوں کے ارواح تھے مندرجہ بالا روایت یا قول کے اعتبار سے حضور کی روح پاک کی آواز میں شمولیت کرنے والے ارواح داعی اِلَی الحق ہیں اِن کی ذاتی استعداد کے اعتبار سے ان کے تین گروہ ہیں۔

۱ رسل عظام علیہم السلام

یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائے ہدائت اولادِ آدم مختلف اوقات میں

مختلف ممالک میں مبعوث ہوئے تھے یہ اپنے کام اور منصب کے اعتبار سے اوّل درجے کے ہادی اور مصلح ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو شریعت یعنی کتاب یا صحیفہ عطا کرتا رہا ہے اولادِ آدم کے ان اوّل العزم برگزیدہ گروہ کی تعداد ۳۱۳ ہے اس گروہ کے آخری ہادی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں ان کی بعثت کے بعد سے باب رسالت بند ہو گیا ہے اب صرف ہدایت کا سلسلہ بذریعہ ولایت جاری ہے۔

۲ انبیاء کرام علیہم السلام

اس گروہ میں اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ انسان ہیں جو رسول سے درجہ میں کم ہوتے ہیں یعنی نبی صاحب کتاب نہیں ہوتا بلکہ نبی اپنے سے پیشتر رسول کی شریعت میں پیدا شدہ خامیوں کو دور کر کے اولادِ آدم کو صراطِ مستقیم کی طرف بلاتا ہے تو ظاہر ہُوا کہ رسول کے پاس دو عہدے ہوتے ہیں ایک صاحب کتاب ہونے کا اور دوسرا صاحب دعوت ہونے کا۔ اس طرح ایک رسول نبی بھی ہوتا ہے مگر نبی رسول نہیں ہوتا (یہ فرق بعض اہلِ علم کے ہاں ہے) اس گروہ کے برگزیدہ انسانوں کی آمد کا سلسلہ بھی ہمارے آقا و مولا حضور صاحب یوم النشور ﷺ کے ظہور کے بعد ختم ہو گیا ہے اور اب یہ کام بھی اُمتِ محمدیہ کے علماء اور اولیاء کے ذمہ ہے۔

۳ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

اس گروہ میں شامل برگزیدہ اور عظیم انسان اولیاء اُمتِ محمد ﷺ ہیں کیونکہ باب نبوت و رسالت سرورِ کونین ﷺ پر بند ہو گیا ہے اب ہدائت اور اصلاح کا کام بنی نوع انسان اور امتِ مُسلمہ کے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے ذمہ ہے۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا گروہ اپنے کام اور منصب کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں تقسیم ہے جن کی تشریح درج ذیل ہے۔

۱ خلیفہ:

یہ برگزیدہ انسان امتِ محمدیہ کا وہ ہادی ہوتا ہے جس کو اللہ تبارک تعالیٰ

اصلاح دین اور انتظام جہاں بانی کے رموز و اسرار سے آگاہ فرما دیتا ہے یعنی خلیفہ اپنے منصب کے اعتبار سے اُمت کا برگزیدہ فرد ہوتا ہے جو رموزِ خدا دانی اور جہاں بانی کا ادراک رکھتا ہے۔ بدعقیدہ اور لامذہب عہدۂ خلافت کے قابل نہیں ہوتا ہے۔

۲ امام:

اس گروہ میں آئمہ پاک اہلِ بیت شامل ہیں۔ امام کو اللہ تبارک تعالیٰ شریعت محمدی کے رموز اور اسرار کا ادراک عطا کر دیتا ہے امام اپنے منصب کے اعتبار سے اُمت کا برگزیدہ فرد ہوتا ہے اور نزاعی مسائل جو کہ اُمت میں پیدا ہوتے ہیں اُن کی اصلاح کر کے شریعت کی دُرست اور صحیح سمت متعین فرماتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام اپنے وقت کا سرکردہ اور ماہر علوم ظاہری و علوم باطنی ہوتا ہے اُس کا قول اور بیان از روئے قرآن اور حدیث بالکل درست اور مسلمہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اپنے علمی مقام اور مرتبہ کی رو سے اولیاء اللہ کے بہت سے مدارج ہیں ان مدارج کے اندر رہتے ہوئے بے شمار اولیاء اللہ ہر وقت مصروف اصلاح دین میں رہتے ہیں۔ علمائے حق (ابدال) کی تعداد ہر وقت ۳۱۳ رہتی ہے جو روئے زمین کے مختلف مقامات پر رہ کر دعوتِ اِلیٰ الحق دیتے رہتے ہیں ان برگزیدہ اور اللہ کے مقرب بندوں کے مدارج ذیل ہیں۔

غوث:

اُمت کا یہ برگزیدہ شخص رحمت خداوندی کے احکام سرور انبیاء والمرسلین سے وصول کر کے اپنے ماتحت اقطاب کو برائے تعمیل حکم جناب باری تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ دے دیتا ہے۔ پھر اقطاب اس حکم کو اپنے زیر تصرف علاقوں میں بطریق نظام نافذ کرتے ہیں۔

قطب:

زمین کے ہر خطہ میں انتظام باطنی امور اُمت محمدیہ صل اللہ من جانب اللہ

مقرر ہوتا ہے۔ جو احکام از غوث پاک وصول کر کے اپنے زیر ہدائت دیوانین اور اولیاء اللہ سے ان پر عمل درآمد کرواتا ہے یہ ہی نظامِ باطنی کا دستور العمل ہے۔ دیوان اقطاب کے تحت اولیاء کا سردار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اولیاء اللہ اِس نظام باطنی کے اصول و ضوابط کی تشریح فرماتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ظہور سرور الانبیاء حضرت محمد المصطفیٰ ﷺ سے پہلے تمام رسولوں اور انبیاء کی حق سبحانہ تعالیٰ اپنے سرِ خفی کے ذریعہ مدد اور اعانت فرماتا تھا اور ظہورِ رسالت سرورِ کونین کے بعد یہ سرِّ خفی سرِ جلی میں بصورت مولائے کائنات حضرت سید الاولیاء علی المرتضیٰ علیہ السلام بدل گیا ہے۔ اس لئے ہمارے آقا و مولا سید الانس والجان ﷺ کے شیدائی اور پاسبان حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے بہت سے مہمات کو اپنی روح بالفتوح کے ذریعے سَر کرنے کے بارے میں خبر دی ہے۔

مثلاً آپ نے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد اور اعانت اپنی ظاہری پیدائش سے قبل صرف اپنی روح سے فرمائی تھی۔ اسی ضمن میں حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ جو آپ نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے کے سلسلہ میں حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بیان فرمایا تھا کتب تاریخ میں بڑی وضاحت سے درج ہے۔ اب یہی سرِ جلی یا باطنی دیگر اولیاء اللہ میں جاری ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ نعوذ باللہ مسلمانوں میں مسئلہ آواگون موجود ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں سلسلہ ولائت جاری ہے اور سلسلہ ولائت کا جاری رہنا دو طرح سے ہے ایک بذریعہ ولائت وہبی اور دوسرا ولائت کسبی۔ ولائت وہبی عطائی ہے اور ولائت کسبی اپنے مجاہدات اور ریاضیات کا صلہ ہے۔ لیکن اگر وہی ولی اپنے مجاہدات اور ریاضیات کے ذریعے ولائت کسبی کا بھی حامل ہو جائے تو اس کو ولائت کے اعلیٰ مدارج کے منصب پر اللہ تعالیٰ فائز فرما دیتا ہے یعنی ایک ولی اپنی کوشش اور سعی سے غوثیت اور قطبیت کے درجہ پر ترقی کر جاتا ہے۔ بہر حال ہمارے غوث الاعظم حضرت ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات اپنے منصب کے اعتبار سے خلفاء اور آئمہ پاک کے بعد

سب سے برگزیدہ ہستی ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روحانی مقام اور منصب کا بیان کرنا کسی سالک یا عالم کے دل و دماغ میں ہرگز نہیں آسکتا۔ صرف آپ کی ارفع شان کے بارے میں حضور سے استفسار کرنا ناگزیر ہے۔ آپ اپنے روحانی مقام اور منصب کے بارے میں اپنے آباؤ اجداد کی طرح خود ہی قصیدہ غوثیہ اور قصیدہ روحی میں بیان فرماتے ہیں۔ آپ کی لازوال شان و شوکت کے بارے میں آپ کے بیان شدہ قصیدے کا مطالعہ کر کے آپ اپنے قلب و روح کو تازہ اور منور کریں امید ہے کہ آپ کو انشاء اللہ یہ ضرور پسند آئے گا۔ نظام رشد و ہدائت کے علاوہ قدرت نے اہل زمین کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ نظام قائم رکھا ہے۔ جس کا اجمالاً ذکر برائے قارئین کرام پیش ہے۔

نظام باطنی:

مولوی محمد عبد اللہ نقشبندی صاحب اپنے رسالہ عمدۃ الاذکار اور شہزادہ دارا شکوہ قادری رسالہ سفینۃ الاولیاء میں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کے ذریعہ جو نظام باطنی قائم فرمایا ہوا ہے اس میں کل بارہ گروہ ہیں جو ایک مربوط انتظامی نظام کے ذریعے مصروف کار رہتے ہیں یہ نظام اس طرح قائم ہے۔

غوث اقطاب امام و اوتاد
ابدال اخیار ابرار نقباء
نجباء عُمَد مکتومان مفردان

غوث:

غوث یا قطب العالم وقطب الاقطاب یا قطبُ الارشاد ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کا نام عبد اللہ ہوتا ہے اس کا قیام عموماً مکہ معظمہ میں ہوتا ہے۔ اقطاب غوث کے وزیر ہوتے ہیں جو اس کے دونوں طرف بیٹھتے ہیں۔ دائیں طرف والے کا نام عبد

الملک اور بائیں طرف والے کا نام عبد الرب ہوتا ہے۔

قطب:

غوث کے ماتحت بارہ اقطاب اور ہوتے ہیں جن میں سے سات تو سات اقلیم میں رہتے ہیں جو قلیم کہلاتے ہیں اور باقی پانچ اقطاب ولائت کے نام سے موسوم ہوتے ہیں ان کے علاوہ غیر معینہ اقطاب ہوتے ہیں اور ہر شہر میں ایک قطب ہوتا ہے۔

اوتاد:

یہ تعداد میں چار ہوتے ہیں جو دنیا کے چاروں اطراف میں رہتے ہیں یہ زمین کو اپنی جگہ ساکن اور محفوظ رکھ ہوئے ہیں۔

ابدال:

یہ تعداد میں چالیس ہوتے ہیں ان میں سے ۱۲ شام میں اور ۲۸ عراق میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد سے مسلمانوں کو نصرت عطا کرتا ہے۔

اخیار:

اخیار کی تعداد پانچ صد یا سات صد ہوتی ہے یہ سیاح ہوتے ہیں ہر وقت زمین پر سفر کرتے رہتے ہیں۔ ان کو ایک جگہ قرار نہیں ہوتا ان کا نام حسین ہوتا ہے یہ اہل زمین کے لئے اللہ کی نعمتوں کو بانٹتے ہیں۔

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

ابرار:

بعض صوفیاء ابدال کو ہی ابرار کہتے ہیں یہ بھی اسلامی افواج کی پشت پناہی میں مصروف رہتے ہیں۔

نقباء:

ان کی تعداد تین صد ہوتی ہے کہ مغربی ممالک میں مصروف کار رہتے ہیں۔ ان کا نام علی ہوتا ہے۔

نجباء:

یہ تعداد میں ۷۰ ہوتے ہیں اور ان سب کا قیام مصر میں ہوتا ہے یہ لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے ان کا نام حسن ہوتا ہے۔

عمد:

ان کی تعداد چار ہوتی ہے اور یہ دنیا کے چاروں کونوں میں برائے حفاظت موجود رہتے ہیں ان کا نام محمد ہوتا ہے۔ اہلِ زمین کو آفات و بلّیات سماوی سے محفوظ رکھتے ہیں۔

مکتوم:

یہ رجال الغیب ہوتے ہیں جو ہر وقت ہوا میں مصروف سفر رہتے ہیں اور بموجب حکم کارہائے عجائب سرانجام دیتے ہیں۔

فرد:

یہ گروہ عنصریوں کا ہے جو اہل زمین کو جنات اور دیگر بلیات سے محفوظ رکھتا ہے۔

عارفین اور کاملین کے بیان کردہ اسرار و رموز کے مطابق غوث وقت یا قطب الاقطاب کو سب ظاہری اور باطنی اقتدار پر تصرف حاصل ہوتا ہے اور وہ ان سب سے منشائے خداوندی کے مطابق کام لے کر نظام قدرت کو چلاتا ہے۔

بذریعہ کسب اور مجاہدہ ایک سالک عروج کر کے عہدۂ غوثیت تک پہنچ سکتا

ہے۔ اس کسب و مجاہدہ کو نظام باطنی یا علم تصوف کہتے ہیں علم تصوف کے بارے میں اسرار ورموز کو انشاء اللہ اگلے باب میں بیان کیا جائے گا۔

حضرت میاں میر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

آں کیست در راہ ولائت شاہ است
شاہِ ہمہ اولیاء آں درگاہ است
اللہ و رسول گفتش قدما ک
فَوْقَ رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِ اللّٰہ است

✿✿✿

باب نمبر ۳:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ۔

علم طریقت وتصوف:

حضرت علامہ شاہ حسن صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف حقیقت گلزار صابری میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک کے زمانہ میں چند بدعقیدہ لوگ تصوف اور صوفیائے کرام کے خلاف بڑی بڑی نازیبا باتیں بنا کر لوگوں کو صوفیا سے دور رکھنے کی مہم چلائے ہوئے تھے۔

ایک دن ان کا سرغنہ مولوی احمد یمانی بمع اپنے رفقاء کے دربار غوثیت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ یا حضور آپ لوگوں کو جو درس طریقت اور تصوف دیتے ہیں میرے نزدیک یہ بالکل غیر شرعی اور اسلامی اقدار کے منافی کام ہے۔ لوگ اس مجاہدہ میں پڑ کر لاحاصل اپنی عمریں ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ پیری مریدی ایک ڈھونگ ہے جو مسلمانوں کا مال کھانے کے لئے بے کار لوگوں نے وضع کر رکھا ہے۔ پیر یا پیشیوا ایک ایسا کاہل شخص ہوتا ہے جو لوگوں کا مال و زر بلا محنت اور مشقت حاصل کر کے خوش حال زندگی بسر کرتا ہے اور پھر یہی تربیت اپنے ورثاء اور شاگردوں کو دے کر اپنا خلیفہ بنا کے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ایک پیر کے بہت سے مرید تو ہو سکتے ہیں لیکن ایک پیر کے بہت سے پیر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ دین اسلام کو صوفیاء نے ایسا

بدنام اور پیچیدہ بنا دیا ہے جو خود ان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ حضرت جی آپ اپنی خانقاہ سے باہر جا کر عام لوگوں کے ساتھ محنت و مشقت کر کے خود روزی پیدا کریں اور لوگوں کا پیچھا چھوڑ دیں۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس بدعقیدہ شخص کا بیان بڑے صبر و تحمل سے سماعت فرمایا اور پھر مسکرا کر فرمایا کہ برخوردار اگر میں تمہارے سب سوالوں کا جواب دے کر تمہاری تسلی کر دوں تو کیا تم پھر میری بیعت کر کے میرے سلسلہ میں شامل ہو جاؤ گے اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا یا حضرت میں ضرور ایسا ہی کروں گا آپ میرے سوالات کا جواب عنائت فرمائیں میں نے اس ضمن میں بے شمار علماء سے سوالات کئے ہیں مگر وہ میرے سوالات کا جواب نہیں دے سکے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور نعت رسول اللہ پڑھنے کے بعد تصوف کے جو اصول و ضوابط بیان فرمائے ان کا مفہوم و خلاصہ قارئین حضرات کے لیے پیش ہے۔

ولی اللہ:

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک ولی اللہ ایسا بلند حوصلہ اور لاالعزم اور ذی شان و مرتبہ انسان کامل ہوتا ہے جو تمام و کمال علوم ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے اوصاف ذاتی یعنی لطائف۔ انوار کلیات اور اسرار سے کماحقہ آگاہ ہوتا ہے اور اس میں ان اوصاف ذاتی سے ہر آن کام لینے کی صلاحیت ہوتی ہے اسے تصوف کی اصطلاح میں ولی اللہ کہتے ہیں۔ ایک ولی اللہ میں یہ صفات پائی جاتی ہیں۔

صفات اولیاء اللہ:

۱. ولی اللہ عیب پوش ہوتا ہے۔
۲. ولی اللہ رحم دل اور شفیق ہوتا ہے۔
۳. ولی اللہ ہمدرد و رفیق ہوتا ہے۔

۴. ولی اللہ حق کو پسند کرنے والا ہوتا ہے۔
۵. ولی اللہ حق گو اور راست کردار ہوتا ہے۔
۶. ولی اللہ نیکیوں کا منبع اور مصدر ہوتا ہے
۷. ولی اللہ برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔
۸. ولی اللہ شب بیدار ہوتا ہے۔
۹. ولی اللہ عالم شریعت و طریقت ہوتا ہے۔
۱۰. ولی اللہ شجاع اور نڈر ہوتا ہے اور برائیوں کو ختم کرنے والا ہوتا ہے۔
۱۱. ولی اللہ غریب پرور اور غریب نواز ہوتا ہے۔
۱۲. ولی اللہ ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جانے والا ہوتا ہے۔

ولائت

ولی اللہ کی روحانیت و ارتقاء اور دائرہ کار کے مطابق اس کے لیے مخصوص ظاہری اور باطنی عوالم کی متعینہ حدود یا علاقے کو تصوف کی زبان میں ولائت کہتے ہیں۔

اقسام ولائت:

از روئے تصوف ولائت کی درج ذیل دو اقسام ہیں۔

۱. ولائت کسبی
۲. ولائت وَہبی

۱ ولائت کسبی:

اس وَلائت کو وَلائت اَصلی، ذاتی، ظلی اور وَجوبی بھی کہتے ہیں۔ اس میں چودہ انبیاء کے انوار ہوتے ہیں ان تمام انوار کو سرورِ عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو اپنی کمال محبت اور شفقت سے عنائت فرمایا تھا۔ یہ انوار امتِ رسول میں تا قیامت جاری رہیں گے۔ ان انوار کو سالکین اپنے اپنے مُرشدِ کامل کی زیرِ نگرانی بذریعہ مجاہدات

حاصل کرتے رہیں گے۔ اہل مجاہدہ میں درج ذیل صفات کا ہونا لازمی ہے۔

عبادت کی ترتیب:

مومن کو چاہیے کہ پہلے فرائض ادا کرے پھر سنن میں مشغول ہو اور سنن کے بعد نوافل و مستحاب میں۔ فرائض سے فارغ ہونے سے قبل دوسری عبادات میں مشغول ہونا حماقت ہے کہ فرائض کے بغیر وہ قبول نہیں ہوں گی۔

اہل مجاہدہ کی صفات:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ و ریاضت کرنے والوں میں دس صفات کا ہونا ضروری ہے۔

1. وہ جھوٹی یا سچی قسم کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔
2. دروغ گوئی سے ہر حالت میں بچتے ہیں۔
3. کسی سے وعدہ خلافی نہیں کرتے۔
4. اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔
5. مخلوق خدا پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالتے۔
6. متواضع اور منکسر المزاج ہوتے ہیں۔
7. مخلوقات میں سے کسی پر کبھی لعنت نہیں بھیجتے۔
8. کسی کو بددعا نہیں دیتے اور ہر قسم کا جور و ستم خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔
9. طمع اور حرص سے خالی ہوتے ہیں۔
10. ظاہری اور باطنی ہر قسم کے گناہ کبیرہ و صغیرہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی علوم معرفت میں فیضیابی

علمائے دین اس ضمن میں متفق ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے بذریعہ بیعت مندرجہ ذیل اصحابہ کبار کو فیض یاب کیا تھا اور ان کو علوم معرفت ظاہری اور باطنی کے

انوار مرحمت فرمائے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

آپ کو ہادی برحق ﷺ نے بیعت فرما کر کمال شفقت اور محبت سے حضرت یعقوب، حضرت یونس، حضرت اسماعیل، حضرت شیث اور حضرت آدم علیہم السلام کے انوار شریعت کی معرفت یعنی علوم ظاہری عطا فرمائے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

آپ کو نبی المکرم شافع المعظم ﷺ نے بیعت فرما کر کمال شفقت اور محبت سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے علوم معرفت کے اسرار اور انوار ظاہری عطا فرمائے تھے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ:

آپ کو سرور کائنات افضل الخلائق ﷺ نے بیعت فرما کر اپنی کمال شفقت اور محبت سے حضرت یوسف اور حضرت خضر علیہما السلام کے علوم معرفت ظاہری کے انوار عطا فرمائے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

آپ کو سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے بیعت فرما کر اپنی کمال شفقت اور محبت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت علوم ظاہری کے انوار عنایت فرمائے تھے۔ ان علوم کی وجہ سے آپ کا قلب منور ہو گیا تھا۔

حضرت عبدالعزیز مکی رضی اللہ عنہ:

آپ کو سرورِ کونین ﷺ نے بیعت فرما کر اپنی کمال شفقت اور محبت سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے علوم کی معرفت کے انوار ظاہری عطاء فرمائے تھے۔ اس وجہ سے حضرت عبدالعزیز مکی رضی اللہ عنہ کو احکام شریعت میں مہارت پیدا ہوگئی تھی۔

حضرت بلال ؓ:

حضرت بلال ؓ کو سرورِ انبیاء ﷺ نے بیعت فرما کر اپنی کمال محبت اور شفقت سے اپنی کیفیت باطنی کا کیف و سرور عطا فرمایا تھا اس وجہ سے حضرت بلال ؓ پر ہمیشہ کیف و سرور کی حالت طاری رہتی تھی۔

حضرت علی المرتضیٰ ؓ:

حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو خاتم الانبیاء و المرسلین ﷺ نے ۱۵ رجب سنہ ۴۷ نبوت کو بیعت فرما کر اپنی کمال شفقت اور محبت سے اپنے علوم کی معرفت سے سرشار فرمایا یعنی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو چودہ انبیاء اور مرسلین کے علوم ظاہری اور باطنی کی معرفت غائت فرمائی اس طرح آپ کو ہر قسم کے علوم کی معرفت سے فیضیاب کر کے اعلان فرمایا کہ **اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا** میں (یعنی رسول اللہ ﷺ) ہر قسم کے علوم ظاہری اور باطنی کا شہر ہوں اور علی المرتضیٰ ؓ اس کے یعنی علم کے شہر کے دروازہ ہیں اس طرح حضرت علی المرتضیٰ ؓ مولائے کائنات کے جلیل القدر عہدہ کے ساتھ ساتھ وارث علوم رسالت و نبوت کے عہدہ پر سرفراز ہو کر مبلغ اور معلم امت رسول پر فائز ہو گئے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

تاریخ شاہد ہے کہ اکابرین امت کے شریعت و طریقت کے لاینحل مسائل کو آپ کے سامنے جب بھی بیان کیا آپ نے ان کا فی الفور اور نہایت ہی کافی و شافی جواب دیا اور وہ آپ کے علمی مقام کے معترف بن کر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے ہمیشہ واپس ہوئے بلکہ حضرت عمر ؓ نے بار بار یہ فرمایا کہ اگر ہم میں علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہو کر ہلاک ہو جاتے۔

آپ نے خلفاء ثلاثہ کے عہد میں بطور قاضی القضات ہزاروں مسائل کو حل فرما کر فتاویٰ جاری فرمائے اور ملت اسلامیہ کی ہر موڑ پر اپنی لامحدود علمی استعداد کے ذریعہ راہنمائی فرمائی اس طرح علمائے متاخرین کے لیے شریعت محمدی ﷺ کو مکمل طور

پر تدوین کرنے کے لئے راہ ہموار ہو گئی۔ مزید برآں امت رسول اللہ ﷺ کی مزید راہبری اور راہنمائی کرنے کے لیے امت رسول مدنی ﷺ کے بہترین دل و دماغ کے حامل افراد اور صاحب عمل و کردار کو منتخب کر کے ان کی باقاعدہ تربیت فرمائی اور اس علم باطنی کی تعلیم و تربیت کا ایک علیحدہ ضابطہ تیار کر کے ان کے حوالے کیا۔

تصوف و طریقت:

تصوف کے معنی طہارت قلب ہے اور طہارت قلب ہر قسم کی بنیادی آلائشوں سے پاک ہو جانے کے بعد حاصل ہوتی ہے علماء کا بیان ہے کہ یہ لفظ اصحاب صفہ یعنی اہل صف سے لیا گیا ہے۔ تصوف کی اساس نبی المکرم رسول المعظم ﷺ کی درج ذیل ہدایات پر ہے۔

① **اَلشَّرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ**: یعنی شریعت کی اساس میرے اقوال پر ہے۔ جو مسلمانوں کے پاس بصورت قرآن و حدیث محفوظ ہے۔

② **اَلطَّرِیْقَۃُ اَفْعَالِیْ**: یعنی طریقت کی اساس میرے افعال پر ہے جو مسلمانوں کے پاس بطور سُنت رسول محفوظ ہے۔

③ **اَلْحَقِیْقَۃُ اَحْوَالِیْ**: یعنی حقیقت کی اساس میرے احوال پر ہے جن سے اولیاء امت واقف ہیں۔

④ **اَلْمَعْرِفَۃُ سِرِّیْ**: یعنی معرفت کی اساس میرے بھیدوں یعنی عوالم کائنات اور اللہ تعالیٰ کے خفیہ اسرار و رموز پر ہے جن سے میری امت کے عارفین اور کاملین واقف ہیں گویا کہ مسلمانوں کے لئے روحانی طور پر خوب سے خوب تر بننے کے لیے ایک مربوط نظام موجود ہے۔

صوفی:

اس نظام کے تحت روحانی منازل عبور کرنے والے مرد مجاہد کو صوفی، سالک، طالب صادق، یا مرید کہتے ہیں۔ ایک مرد مجاہد یا صوفی میں مندرجہ ذیل صفات ہوتی ہیں۔

صفات صوفیاء:

توحید: دل و جان سے صرف خدا کا ہو جانا توحید ہے۔

دنیا: جو چیز انسان کو اللہ سے دور کرے دنیا ہے۔

فنا: اگر باطن میں خدائے واحد کے سوا کسی کا وجود نہ رہے تو یہ فنا ہے۔

بقا: بقا یہ ہے کہ کسی فانی شے کا اس سے تعلق نہ رہے۔

سکر: عشق الٰہی میں مخمور ہونا سکر ہے یا اللہ کے ذکر کے وقت دل میں جوش پیدا ہونے کا نام سکر ہے۔

شکر: نہائت عجز و انکسار سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا شکر ہے۔

صبر: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''یعنی مشیت الٰہی سے'' سے جو کچھ وقوع پزیر ہو اس پر ثابت قدم رہنے کا نام صبر ہے۔

تعزز: عزت اگر خدا تعالیٰ کے لئے حاصل کی جائے اور اسی کے لئے صرف کی جائے تو یہ تعزز ہے۔

تکبر: عزت اگر اپنی ذات کے لئے حاصل کی جائے اور خواہشات میں صرف کی جائے تو اس کا نام تکبر ہے۔

رضا: جب انسان اللہ تعالیٰ کی قضاو قدر کو اطمینانِ دل سے قبول کر لے اور ہر حال میں سچے دل سے اِس پر راضی رہے تو یہ رضا ہے۔

وصل: جب انسان کو حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے اور وہ اپنے زُہد کو فراموش کر دیتا ہے تو اس حالت کا نام وَصل ہے۔

زہد: دنیا کی فانی چیزوں سے دل سرد ہو جانے کا نام زہد ہے۔

ورع: ورع یہ ہے کہ جس کی شریعت اجازت دے وہ کرے دوسرے کام چھوڑ دے۔ ورع کے لئے دس شرطیں لازمی ہیں۔

① اتباعِ رسول اور اجماعِ مسلمین پر قائم رہے۔

② ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔

③ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔

④ کبر و نخوت سے بچے۔

⑤ کسی کو حقیر سمجھ کر اس کا تمسخر نہ اڑائے۔

⑥ اپنا مال اور دولت راہ حق میں خرچ کرے۔

⑦ راستی اور حق گوئی کو اپنا شعار بنائے۔

⑧ محرمات پر نظر نہ ڈالے اور حرام مشتبہ اشیاء سے پرہیز کرے۔

⑨ زبان کو قابو میں رکھے۔

⑩ غیبت سے بچے۔

حیا: حیا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا وہ اہل نہیں ہے اور حیا یہ ہے کہ خوف سے نہیں بلکہ اللہ سے شرما کر گناہوں کو ترک کر دے۔ کہ وہ خلوت و جلوت ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

خوف: خوف کی چار اقسام ہیں:

① گنہگاروں کا خوف: عذاب و سزا کے سبب سے ہوتا ہے۔

② عابدوں کا خوف: عبادت کا ثواب نہ ملنے کے سبب سے ہوتا ہے۔

③ عاشقانِ خدا کا خوف: بقائے الٰہی کے فوت ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے۔

④ عارفانِ الٰہی کا خوف اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہ خوف زائل نہیں ہوتا۔ اِس لئے سب سے افضل ہے۔ کبھی بھی یہ خوف کم نہیں ہوتا اور سب سے اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور بخشش و احسان ہر قسم کے خوف کو ڈھانپ لیتا ہے۔

حسن خلق: حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں کے جور و ستم کی پرواہ نہ کرے اور لوگوں کی

ان کی حکمت اور ایمان کی وجہ سے تعظیم واحترام کرے۔

رجاء: رجاء یہ ہے کہ بغیر کسی غرض یا طمع یا طلب کے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ مگر اسکی رحمت اور بخشش سے حسن ظن ہو۔

فقر: مقام فقر یہ ہے کہ انسان:

۱۔ کثرت سے نمازیں پڑھے۔
۲۔ کثرت سے روزے رکھے۔
۳۔ ہمیشہ ذکر وفکر الٰہی میں رہے۔
۴۔ راستباز ہو۔
۵۔ وسیع القلب ہو۔
۶۔ کج بحث نہ ہو۔
۷۔ کسی سے برائی کا بدلہ نہ لے۔
۸۔ کسی کا راز ظاہر نہ کرے۔
۹۔ امانت میں خیانت نہ کرے۔
۱۰۔ غیبت نہ کرے۔
۱۱۔ کم سخن ہو اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔
۱۲۔ آواز سے نہ ہنسے صرف متبسم ہو۔
۱۳۔ حق کی تلقین کرے۔
۱۴۔ جاہل کو علم سکھائے۔
۱۵۔ غریب کی مدد کرے اور اسے اپنی مجلس میں جگہ دے۔
۱۶۔ مسکین کو کھانا کھلائے۔
۱۷۔ یتیم پر دست شفقت رکھے اور اس کی مدد کرے۔
۱۸۔ ہمسائیوں کو آرام پہنچائے۔

۱۹۔ صابر، شاکر، متوکل، مغنی اور قانع ہو اور اپنے فکر میں خوش رہے۔
۲۰۔ خوش اخلاق اور حلیم ہو۔

علم الیقین: علم الیقین وہ یقین ہے جو غور وفکر اور دلیل سے حاصل ہو۔

عین الیقین: عین الیقین وہ یقین ہے جو بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو۔

حق الیقین: حق الیقین وہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ حقیقی حاصل ہو جائے اور انسان اپنے وجود سے بے خبر ہو جائے۔

ضرورت شیخ:

مذکورہ بالا صفات اور خصائل کے حامل صوفی یا مردِ مجاہد کو روحانی ارتقاع تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اسلامی تصوف میں شریعت طریقت۔ معرفت اور حقیقت کا ایک مربوط نظام موجود ہے۔ یہ نظام صراط مستقیم کے نام سے موسوم ہے اس صراط مستقیم پر عمل پیرا رہ کر ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے یکساں مواقع موجود ہیں یعنی ہر مسلمان امیر یا غریب کے لیے دنیاوی زندگی ایک میدان عمل ہے جس میں وہ جہاد بالنفس اور دیگر اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنے روحانی درجات بلند کرکے عوالم ناسوت، جبروت، ملکوت اور لاھوت میں محو پرواز رہ سکتا ہے۔

یہ مقام سالک کو طویل اور صبر آزما مجاہدات کے بعد حاصل ہوتا ہے اور بذریعہ مکاشفات وہ عوالم خلق اور امر کے امور کا مشاہدہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ان مجاہدات کے تکمیل کے لیے ایک راہنما کی راہنمائی اور ایک مرد حق آگاہ کا توسل ازحد ضروری ہے اس مرد حق آگاہ کو تصوف میں شیخ یا پیر کامل کہتے ہیں۔

شیخ یا پیر کامل:

جس طرح دیگر دنیاوی علوم وفنون کو حاصل کرنے کے لیے ایک ماہر اور مشاق استاد یا معلم کی ضرورت ہے اس طرح ایک پیر یا شیخ کا بھی اپنے مرید کو رموز

تصوف یعنی انوار مصطفائیہ اور اسرار الٰہیہ سے فیضیاب کرنے کی مہارت کا حامل اور صلاحیت میں کامل ہونا ضروری ہے اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہونی چاہئیں جو اپنی اکسیر نظر سے سالک کو کامل اور کامل کو واصل با اللہ کردے ایک پیر کامل درج ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے۔

صفاتِ شیخ یا مرشد:

① مرشد اوّل درجہ کا متقی اور پرہیز گار ہونا چاہیے۔

② مرشد علم شریعت اور طریقت سے بقدر ضرورت واقف ہو۔ اور ارتکاب کبائر اور اصرار صغائر سے بچتا ہو۔

③ ظاہری اور باطنی اطاعت پر مداومت رکھتا ہو مطلب یہ ہے کہ ضروری عمل کو چھوڑ کر غیر ضروری عمل میں مشغول ہونا بھی فرض عبادات کو چھوڑ کر نفلی عبادات میں مصروف ہونا ہے۔

④ مرشد بزرگوں کی فیض صحبت سے فیوض و برکات حاصل کیے ہوئے ہو۔ وہ اپنے مرید کو تربیت دینے کا اہل ہو۔

⑤ مرشد کی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کی یاد اور خوف خدا بڑھتا ہو۔

⑥ مرشد تارک کسب خود نہ ہو یعنی روزی کے لیے دوسروں پر بوجھ نہ ہو۔ خود رزق حلال پیدا کرتا ہو۔

⑦ مرشد اپنی کرامات و تصرفات کا خود چرچا نہ کرتا ہو۔

⑧ مرشد میں صفات انکساری و بیچارگی تو ہوں مگر تکبر و غرور اور خودسری نہ ہو۔

⑨ مرشد میں صفات حلیمی شفقت اور محبت تو ہوں مگر کینہ و بغض اور حسد نہ ہوں۔

⑩ دنیاوی حرص و ہوا طمع سے پاک ہو گویا کہ سلوک طریقت و تصوف کا عامل اور کامل ہو۔

اگر کسی سالک یا طالب صادق کو ان صفات حمیدہ کا حامل پیر طریقت مل

جائے تو اس سے کسب فیض حاصل کرنے کے لیے اس کی فی الفور بیعت کر کے اس سے کسب فیض شروع کردے۔ مرشد کی بیعت کیے بغیر فیض و برکات کا حصول محال ہے۔

بیعت مرشد:

یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ اصحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے معرفت علوم ظاہری اور باطنی حاصل کرنے کے لیے سرور دو عالم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اس لیے بیعت مرشد ایک ستون اور واجب العمل رکن دین اسلام ہے جس کی اساس نص قرآن و حدیث اور سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ رسول رضی اللہ عنہم کے عمل پر ہے اور اس عمل کا فیض واسطہ در واسطہ امت رسول میں قیامت تک جاری رہنے کا فرمان رسول اللہ ﷺ کتب احادیث و تفاسیر میں موجود ہے۔

اقسام بیعت:

بیعت کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

① اسلامی: بیعت برائے داخلہ در زمرء مسلمین یعنی بیعت اسلامی کو کہتے ہیں۔

② توبہ: بیعت برائے داخلہ در زمرء مومنین یعنی بیعت توبہ کو کہتے ہیں

③ طریقت: بیعت برائے داخلہ در زمرۂ عارفین اور کاملین یعنی بیعت طریقت کہتے ہیں۔

بیعت اسلامی:

جب کوئی انسان کارہائے کفر و شرک سے نفرت کرے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کا اقرار کرے رسالت محمدیہ ﷺ کو برحق تسلیم کر کے کلمہ طیبہ: **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ کر دائرہ دین اسلام میں داخل ہونا چاہے تو وہ کسی عالم دین کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے صدق دل کا اسے گواہ بنائے اور عالم دین سے اکتساب امور دین کر کے اس کا ادا کرنا شروع کرتا ہے۔

بیعت توبہ:

جب ایک مسلمان اپنے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے تائب ہو کر صراط مستقیم پر چلنے کے لیے کسی باعمل عالم یا شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس سے اپنے سابقہ گناہوں سے پاک ہونے کے لیے تعلیم حاصل کرنا چاہے تو وہ شیخ اس کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے صفتِ ایمان اور شش کلمہ جات کی تعلیم فرمائے بیعت توبہ ایک اعلیٰ و ارفع عمل ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے تا کہ اس کی برکت سے سالک اپنے گناہوں سے توبہ حاصل کر کے فلاح دارین حاصل کر سکے یہ مخفی نہیں رہے کہ بیعت توبہ سے پہلے بیعت اسلامی کا ہونا ضروری ہے۔ گویا کہ طالب بیعت مسلمان ہو۔

عورت کی بیعت توبہ:

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی بیعت توبہ کرنا ضروری ہے مگر اس کے لیے مرشد میں ان صفات کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) مرشد اپنے پیشوا سے عورتوں کی بیعت لینے کے لیے صاحب مجاز ہو۔

(۲) مرشد اتنا بوڑھا ہو کہ اسے عورت کی خواہش ہی نہ ہو۔

عورت کو بیعت کرنے کا طریقہ:

(۱) عورت کو رومال یا پگڑی کا پلہ پکڑوا کر اسے بیعت کرے مرد کی طرح ہاتھ میں ہاتھ دینا جائز نہیں ہے۔

(۲) مرد کی طرح عورت کو بھی شش کلمہ جات اور صفات ایمان کا پڑھایا جانا لازمی ہے۔ عورت کی بیعت شریعت کے مطابق پارسائی اور پاک بازی اختیار کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

گونگے اندھے یا دیگر معذور افراد کی بیعت:

اس بیعت کے لیے مرشد کو لازم ہے کہ خود عزم کر کے معذور فرد کی روح کو

بذریعہ تصرف تعلیم کرے تا کہ وہ **امر بالمعروف و نہی المنکر** کو سمجھ کر صرف امر بالمعروف کو اختیار کرے اعمال بد سے نفرت کرنے لگے اور پاک اعمال اپنائے۔

قیدی یا دور بیٹھے ہوئے سالک کی بیعت:

اگر کوئی طالب صادق کسی مرشد سے عقیدت رکھتا ہو مگر بوجہ قید یا دوری اس کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہو تو مرشد پر لازم ہے کہ اس کی روح کو بذریعہ تصرف بلائے یا خود وہاں جا کر بیعت کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو بذریعہ خط اسے بیعت کر کے ہدایات برائے عمل اس کو تعلیم فرمائے۔

قریب المرگ یا بیمار کی بیعت:

اگر کوئی طالب طادق بیمار ہو اور مرشد کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہو تو مرشد پر لازم ہے کہ بذریعہ تصرف اس کی روح کو حاضر کر کے اس پر اپنی روحانی بجلی ڈال کر اس کی بیعت کر لے اور اس کے لطائف کو اپنی روحانیت سے سیراب کرے۔

بیعت طریقت:

کسی سالک کی بیعت طریقت اس کی سابقہ بیعتوں سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں درج ذیل شرائط کو پورا کرنا لازم ہے۔

(۱) سالک کا اپنے سابقہ مرشد سے اجازت حاصل کرنا۔

(۲) اس کا پہلے سے بیعت طریقت کا حاصل نہ ہونا۔

(۳) اس کا منازل سلوک کا عامل ہونا۔

عارفین و کاملین کا فرمان ہے کہ بیعت طریقت کے دس درجات ہیں۔ جب سالک ایک درجہ پر کامیاب ہو جاتا ہے تو مرشد اسے دوسرے درجہ پر ترقی دینے کے لیے پھر بیعت کر کے اس کو اپنی اوراد اور اشغال سے فیض یاب کرتا ہوا درجہ بدرجہ بالائی منزل کے لیے رواں دواں رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کو بیعت طریقت کے دس

درجوں سے مرحلہ وار گذار کر اپنا جانشین یا خلیفہ مرفوع الاجازت بنا دیتا ہے۔ مخفی نہ رہے کہ طریقت کے ہر درجہ کی بیعت کے لیے مرشد اپنے مرید کے واسطے ایک قرطاس تحریر کرتا ہے اور اس کو اپنے شجرات تبرکات اور ملبوسات مرحمت فرماتا ہے جس سے طالب صادق اپنے مجاہدات کے دوران مدد اور اعانت حاصل کرتا رہتا ہے طریقت کے ان درجات عشرہ کو صوفیاء نے اس طرح بیان کیا ہے۔

جب سالک بیعت طریقت کے ان درجات کا حامل ہو جاتا ہے تو ہر درجہ میں اس کی روحانیت کا مقام اور قابلیت مختلف ہوتی ہے۔

(1) بیعت خلافت کے بعد سالک اپنے مرشد کا خلیفہ مرفوع الاجازت بن جاتا ہے یہ سالک کی بیعت ناسوتی ہے۔

(2) بیعت خلافت تفضیلی کے بعد سالک کا مقام مرشد کے خلیفہ مجاز کا ہوتا ہے یعنی مرشد کے دیگر خلفا اور مریدین کا سردار ہوتا ہے۔

(3) بیعت خلافت اجازت: اس درجہ میں سالک اپنے مرشد کا صاحب مجاز خلیفہ ہوتا ہے۔ یعنی مرشد کے دیگر خلفاء اور مریدین کا سردار ہوتا ہے۔

(4) بیعت امامت: اس بیعت کے بعد سالک اپنے مرشد کے مریدین اور سب خلفاء کا امام ہوتا ہے۔ اور اس کا درجہ سوئم سے افضل ہوتا ہے۔

(5) بیعت حوالت یعنی تفضیلی امامت: اس درجہ میں سالک کا درجہ امام ہی کا ہوتا ہے اور اس کی روحانی پرواز عالم جبروت تک ہوتی ہے۔

(6) بیعت ارشادات: اس بیعت کے بعد سالک کا مقام امام الائمہ کا ہو جاتا ہے اور وہ اپنی روحانی پرواز سے عالم جبروت کی سیر کرسکتا ہے۔ گویا کہ اس کے لیے آسمانی اور زمینی فاصلے معدوم ہو جاتے ہیں؟ اسم علیم و بصیر کا عامل ہوتا ہے

(7) بیعت مثالث: اس بیعت کے ذریعہ سالک کا درجہ روحانیت عہدہ امام الائمہ پر ہوتا ہے اور وہ روحانیت کے بلند مقامات پر سرفراز ہو جاتا ہے اس کی

روحانی پرواز کا ارتقاع مقامات روحانیہ مثالیہ تک ہوتا ہے۔ اور اس درجہ پر اُس کو فنا فی الشیخ کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(8) بیعت معالت: اس درجہ پر سالک کا مقام امام الائمہ کا ہوتا ہے اور وہ مقامات لاہوتی کی سیر کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اس مقام پر اُسے فنا فی الشیخ یعنی فنائے ذات فنائے صفات اور فنائے افعال کے اختتام باطنی کا القاء ہوتا ہے۔

(9) بیعت وصالت: اس درجہ پر سالک کا مقام علو العزم و المرتبہ کا ہوتا ہے اور اسکی روحانی پرواز لوح محفوظ کو دیکھ سکتی ہے اور یہ مقام فنا فی الرسول کا ہوتا ہے۔

(10) بیعت برائے شہنشاہی معان: سالک کی روحانیت کا یہ آخری مقام ہے اس سے آگے روحانیت کی اور کوئی منزل نہیں ہے۔ روحانیت کے اس درجہ پر سرفراز کرنے کے لیے مرشد اس کو مندرجہ ذیل اشیاء عطا کر دیتا ہے۔

(1) قرطاس خلافت: اس قرطاس کو قرطاس جانشینی بھی کہتے ہیں۔ اس پر دیگر طریقی برادران کی مواہیر اور دستخط ہوتے ہیں یہ ایک قسم کی سند جانشینی ہوتی ہے۔

(2) اوراد: مرشد اپنے بزرگوں سے حاصل شدہ ورد و وظائف اور دیگر اشغال کی معرفت اپنے جانشین کو از راہ محبت اور شفقت عنائت کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ اس سے روحانی فیض حاصل کر سکے۔

(3) تبرکات: مرشد اپنے بزرگوں سے حاصل شدہ ملفوضات قرطاس اور دیگر مذہبی اور علمی اثاثہ اپنے مرید کو عطا کر دیتا ہے۔

(4) ملبوسات: مرشد اپنے بزرگوں کے استعمال شدہ ملبوسات یعنی عمامہ۔ کلاہ پیراہن چادر یا جانماز وغیرہ اپنے جانشین کو برائے فیض و برکات عطا کر دیتا ہے۔

ولی مادرزاد کی بیعت یا ولایت وہبی

ہر زمانہ میں ولی مادرزاد پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے ظہور کے بارے میں اولیاء کباران کی ولادت کی پیش خبریاں اپنے مریدین کو بذریعہ مکتوبات یا خطاب وغیرہ دیتے رہتے ہیں تاکہ امت رسول اللہ ﷺ اس کی علمی ادبی روحانیت سے فیض یاب ہو۔ جب وہ ولی مادرزاد پیدا ہوتا ہے تو وہ بذریعہ اپنے القاء باطنی جس مرشد سے اسے فیض حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ شہنشاہی ولائت معان کے پاس چلا جاتا ہے اور وہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ شہنشاہی ولائت معان برگزیدہ مرشد اس کی شناخت کرکے اسے اپنے ہاتھ پر بیعت فرما کر اسے تمام اسناد شجرات اور تبرکات عطا کرکے اس کو عہدہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت والمرتبہ علوالعزم شہنشاہی ولائت معان پر فائز کردیتا ہے۔

صفات سجادہ نشین

سجادہ نشین میں ان بارہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

- ☆ دو صفات اللہ جل شانہ کی — عیب پوشی اور رحم دلی
- ☆ دو صفات رسول اللہ ﷺ کی — شفقت اور رفاقت
- ☆ دو صفات حضرت ابوبکر ؓ کی — راستی اور راست گوئی
- ☆ دو صفات حضرت عمر ؓ کی — امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- ☆ دو صفات حضرت عثمان ؓ کی — سخاوت اور ذکر الٰہی
- ☆ دو صفات حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی — علم اور شجاعت

چہاردہ خانوادان طریقت

عہد ماضی میں بے شمار سلسلہ ہائے طریقت جاری ہوئے تھے۔ مگر ان میں سے مندرجہ ذیل سلسلہ ہائے طریقت بہت مشہور ہوئے ہیں ان تمام سلسلہ ہائے

طریقت کی انتہا حضرت حسن بصری ؒ کی ذات بابرکات ہے یہ تمام سلسلہ ہائے طریقت درج ذیل دو گروہوں میں منقسم ہیں۔

گروہ قادریہ:

یہ تمام سلسلہ ہائے طریقت حضرت حبیب عجمی ؒ کے واسطہ سے حضرت خواجہ حسن بصری ؒ تک پہنچتے ہیں ان کی تعداد 9 ہے اب ان تمام سلسلہ ہائے طریقت کے انوار سلسلہ قادریہ میں موجود ہیں۔

گروہ قادریہ میں شامل سلسلہ ہائے طریقت حسب ذیل ہیں۔

1. **حبیبیہ:** یہ سلسلہ حضرت حبیب عجمی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
2. **طفوریہ:** یہ سلسلہ حضرت بایزید بسطامی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
3. **کرخیہ:** یہ سلسلہ حضرت معروف کرخی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
4. **سقطیہ:** یہ سلسلہ حضرت سری سقطی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
5. **سروانیہ:** یہ سلسلہ حضرت ابو اسحاق سروانی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
6. **جنیدیہ:** یہ سلسلہ حضرت جنید بغدادی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
7. **طرطوسیہ:** یہ سلسلہ حضرت علاوالدین طرطوسی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
8. **فردوسیہ:** یہ سلسلہ حضرت نجم الدین فردوسی ؒ سے جاری ہوا تھا۔
9. **سہروردیہ:** یہ سلسلہ حضرت ضیاء الدین سہروردی ؒ سے جاری ہوا تھا۔

گروہ چشتیہ:

یہ تمام سلسلہ ہائے طریقت حضرت عبدالواحد بن زید ؒ کے واسطہ سے حضرت خواجہ حسن بصری ؒ تک پہنچ جاتے ہیں ان کی تعداد پانچ ہے اب ان تمام سلسلہ ہائے طریقت کے انوار سلسلہ ہائے چشتیہ میں موجود ہیں۔

گروہ چشتیہ میں شامل مندرجہ ذیل سلسلہ ہائے طریقت ہیں۔

① **زیدیہ:** یہ سلسلہ حضرت زید بن عبد الواحد ؒ سے جاری ہوا تھا۔

② **ادھمیہ:** یہ سلسلہ حضرت ابراہیم ادھم ؒ سے جاری ہوا تھا۔

③ **ھبیریہ:** یہ سلسلہ حضرت ہبیرہ بصری ؒ سے جاری ہوا تھا۔

④ **نوریہ:** یہ سلسلہ حضرت ابوالحسن نوری ؒ سے جاری ہوا تھا۔

⑤ یہ سلسلہ قاضی عیاض ؒ سے جاری ہوا تھا۔

عہدِ حاضر کے سلسلہ ہائے طریقت:

موجودہ زمانہ میں صرف چار سلسلہ ہائے طریقت مشہور ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① **سلسلہ قادریہ:** اس سلسلہ عالیہ کے بانی حضرت سید محی الملت والدین عبدالقادر جیلانی ؒ کی ذات والائے صفات ہے۔

② **سلسلہ چشتیہ:** اس سلسلہ کے بانی حضرت سید معین الدین چشتی ؒ ہیں۔

③ **سلسلہ سہروردیہ:** اس سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی ؒ ہیں۔

④ **سلسلہ نقشبندیہ:** اس سلسلہ کے بانی خواجہ بہاؤالدین نقشبند ؒ ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ اشاعت وتبلیغ دین اسلام کی ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت کا حامل ہے کیونکہ دنیا کے بے شمار اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی خانقاہیں اور تکیہ جات موجود ہیں جو مقامی لوگوں کے لئے ایک وسیلہ فیض اور منبع اشاعت دین کے مرکزوں کا کام دے رہے ہیں۔ اگر حقائق کو دیکھیں تو دیگر تمام سلاسل کے بانی صوفیاء نے حضور غوث الاعظم ؒ سے کسب فیض کیا ہوا ہے اس لیے یہ سلسلہ ہائے طریقت بھی انوار قادریت سے روشن ہیں۔

چار پیر:

علماء اور صوفیاء کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کسب فیض کے بعد حضور پرنور ﷺ سے جب طریقت کے انوار کی دولت حاصل کر کے ان انوار کو امت رسول ﷺ میں تقسیم فرمایا تو یہ دولت لازوال ان خوش نصیبوں کے ہاتھ آئی تھی جو تعداد میں صرف چار تھے۔ تصوف کے تمام سلاسل ان کے تحت ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① حضرت امام حسن ؓ۔

② حضرت امام حسین ؓ۔

③ حضرت خواجہ حسن بصری ؒ۔

④ حضرت شاہ کمیل ؒ۔

بعد میں حضرت امام حسین ؓ نے حضرت امام حسن ؓ کی بیعت کر کے ان کے انوار طریقت بھی حاصل کر لیے اور حضرت شاہ کمیل ؒ نے اپنا خلیفہ حضرت حسن بصری ؒ کو نامزد کر کے ان کو اپنے انوار تفویض کر دیئے۔ اس لیے طریقت و تصوف کے صرف دو واسطے ہیں۔

جو سلسلہ حضرت امام حسین ؓ سے شروع ہوا ہے یہ سلسلہ قادریہ ہے جو سلسلہ حضرت حسن بصری ؒ سے شروع ہوا وہ سلسلہ چشتیہ ہے۔ حضرت سعدی شیرازی ؒ نے سلسلہ قادریہ کو گلستان اور سلسلہ چشتیہ کو بوستان کے نام دیئے ہیں۔ اور اپنی تالیف شدہ کتب کے نام اِسی نسبت سے موسوم کیے ہیں۔

تعددِ پیر:

یہ ہم وضاحت کر چکے ہیں کہ کسی سلسلہ کا بانی صرف روحانیت کے رسالت اور نبوت کے خاتم النبیین مہر رسالت کے سلسلہ کے ختم ہوجانے کے بعد یہ سلسلہ امت محمدیہ کے سپرد ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ سبحان اللہ

ماضی کے سلسلہ ہائے تصوف کے بند ہو جانے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوئی ہیں۔

① کسی سلسلہ کے سالکین میں روحانیت کی کمی واقع ہو گئی۔

② سالکین میں اسلامی اقدار کی بجائے غیر اسلامی رسومات نے جگہ حاصل کر لی اس کی وجہ سے سالکین انوارِ معرفت سے محروم ہو گئے۔

③ کسی نئے مجدد کا ظہور ہو گیا اور سالکین اس کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

④ مرشد کو اپنے سلسلہ میں قابل سالک میسر نہ ہوا تو ان نے اپنا فیض دوسرے سلسلہ کے سالک کو عنایت کر دیا۔

اس طرح کسی سالک کے ایک یا زیادہ پیر بھی ہو سکتے ہیں۔

حضرت شاہ محمد صابری رحمۃ اللہ علیہ حقیقت گلزار صابری میں بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نورانی تقریر کا اختتام فرمایا تو معترض لاجواب ہو گئے اور فی الفور توبہ کر کے سلسلہ قادریہ میں شامل ہو گئے اللہ نے ان کو دین و دنیا کی فلاح عطا فرمائی سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

احقر کی اپنے قارئین حضرات سے عرض ہے کہ سلسلہ ہائے تصوف کو بھی غیر اسلامی نہ کہیں کیونکہ اس کی اساس شرح محمدیہ ﷺ پر ہے۔

طریقت و تصوف کے اس باب میں تصوف کے چند ضروری مسائل کی حسب مقدور وضاحت کی گئی ہے کچھ مسائل کی وضاحت اس سے قبل شائع ہونے والے رسالہ خزینۃ العلم والعرفان یعنی ذکر حضرت شاہ بدر دیوان سرکار متانیاں شریف میں کیا گیا ہے تصوف و طریقت کے مزید مسائل کی وضاحت انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں ضرور کی جائے گی۔ الحمد للہ۔ ولائت کے بلند ترین مقام شہنشاہی ولائت کے عہدہ پر سرفراز شدہ ولی اللہ ہی ہوتا ہے جو اپنے وقت کا مجدد ہوتا ہے جو امت خیر الانام ﷺ کو صراط مستقیم کی طرف راغب کر کے ان کو واصل باللہ ہونے کے اسرار سے آگاہ کرتا ہے۔ اس طرح امت رسول ﷺ گمراہی کے اندھے گڑھے میں گرنے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

✿✿✿

باب نمبر ۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی کشف لاولیائہٖ مالا یحیط بعلم العقل والقیاس و اوصل محبیھم و معتقدیھم الی مالا یمکن الوصول الیہ بسائر الناس والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی ورسولہ المجتبی الذی لا یمکن العروج الی مراتب العلی الا بمتابعتہ فیما اتی فمن کان متابعتہ اکثر ففضلہ اعظم کما قال تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم وعلی الہ واصحابہ النجوم الھدی وعلی جمیع تابعیھم اھل الکرم والتقی۔

ذکرِ حضرت غوثِ الاعظم محبوب سبحانی
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اسم پاک: حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

کنیت: ابو محمد رضی اللہ عنہ ہے۔

القاب: قطب الاقطاب، سید السادات، فرد الاحباب، شیخ شیوخ العالم شیخ الاسلام، غوث الاعظم، غوث الثقلین، امام العارفین، شیخ الطالبین و السالکین، محی الملت والدین، شریف الطرفین، نجیب الجانبین، محبوب سبحانی، غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

نسبت شرفی: الحسنی ؓ الحسینی ؓ، اس لیے کہ آپ والد کی جانب سے حضرت امام حسن ؓ اور والدہ کی جانب سے امام حسین ؓ کی اولاد امجاد سے ہیں۔

اللھم صل علی محمد و آلہ و علی غوث الصادقین سید عبدالقادر جیلانی بغیر حساب الحسنی و الحسینی رضی اللہ عنہ دائما أبدوام الملک۔

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوۃ و السلام علی سیدنا محمد و آلہ و علی غوثنا قطب ربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی شیخ الملک والجن والانس حضرت سید شاہ محمد محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مدحتِ غوث پاک

خدا شمس الضحیٰ کردت خدا بدر الدجیٰ کردت
شہ شاہ و گدا کردت بعرفاں راہنما کردت
علیم علم جسمانی، فہیم سر روحانی
کمال فضل انسانی و محی الدین جیلانی
زہے دولت زہے حشمت زہے شان و زہے شوکت
زہے عزت زہے حرمت زہے عفت زہے عصمت
زہے رفعت زہے عظمت زہے قوت زہے طاقت
زہے جرأت زہے ہمت زہے صورت زہے سیرت
بعشق از عاشقاں برتر بعقل از عاقلاں برتر
بفضل از فاضلاں برتر بعلم از عالماں برتر

تو ہنگام پریشانی، تو در وقت پشیمانی
خبر گیری مریدانی و محی الدین جیلانی
بدنیا شاہ دینداری بعقبیٰ امیر ابراری
زہر حالت خبرداری، بہر صورت مددگاری
بحکم ایزد باری، بکاری خلق مختاری
بعالم فیض تو جاری بدنیا حکم تو جاری
خطا بخش مریدانی عطا باش فقیرانی
تو شہنشاہ ذیشانی و محی الدین جیلانی

(از حضرت زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ)

نسبت بلدی کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سادات بنو فاطمہ کے خمیر میں بے شمار ظاہری اور باطنی خصوصیات اور خوبیاں عطا فرمائی ہوئی ہیں ان کی سرشت میں فقر و غناء، صبر و بردباری اور شکر برعطائے خداوندی کے اعلیٰ اوصاف اور اخوت و محبت اور سیرت و کردار دینی علوم و فنون اور معاملہ فہمی کی بے مثل صفات کے ساتھ ساتھ جوشِ جہاد، اعلائے کلمۃ الحق، ثابت قدمی، جرأت و ہمت اور اشاعت اسلام اور احیائے دین کے معاملات کے ساتھ اپنی دائمی وابستگی کے لازوال جوہر موجود ہیں اس لیے ایمان و تقویٰ والے مسلمان ان کے خاندانی شرف و بزرگی کا اعتراف کر کے ان کے ہمیشہ گرویدہ رہے ہیں مگر خاندان بنو امیہ اور بنو عباس کے حکمرانوں نے سادات بنو فاطمہ کے اعلیٰ مقام اور ارفع شان کو کبھی تسلیم نہ کیا اور ان کی عظمت و بزرگی کو کم کرنے کے لیے اپنے درباری اور خرید شدہ برائے نام علماء اور فقہاء سے اپنی حمایت دین اور رفاع عامہ کی خدمت کے نام پر بے شمار ایسے کام کیے جن کی بدولت ان کی حکومت کو استحکام اور دوام حاصل ہوسکتا تھا جس سے دین محمدی کو خطرہ لاحق تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر ان

کے خلاف آلِ رسول اور ان کے مریدین نے احتجاج فرمایا اور ان کی اسلام دشمن کارروائیوں کو روکنے کے لیے کئی بار جہاد کیا اور ان کے خلاف تحریری، تقریری اور حربی محاذ پر مزاحمت کی جنگ لڑی گئی۔ مگر افرادی قوت کی کمی ہر بار ان کی ناکامی کا باعث بنتی رہی جس کے نتیجہ میں سادات بنو فاطمہ اور ان کے مریدین میدان جنگ قید خانوں اور اپنے گھروں میں زہر اور خنجر کے خفیہ اور علانیہ استعمال کے نتیجہ میں شہید ہوتے رہے ان اصلاحات کا ذکر (بعض کے نزدیک) درج ذیل ہے۔

۱. نظریہ اسلامیہ کے تحت تقویٰ: مساوات، مشاورت اور اخوت کے سنہری اصول و ضوابط پر قائم شدہ فلاحی خلافت کو موقوف کر کے اس کی جگہ قیصر و کسریٰ کی طرز پر ملوکیت کو بزورِ شمشیر رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔

۴. بیت الحرام پر پہلے آگ اور پتھر پھینکے گئے پھر اس کی بنیادیں کھود کر اس کی تعمیر نو کی گئی۔

۵. مسجد نبوی کی توسیع اور تزئین کے لیے سادات بنو فاطمہ کے گھروں کو مسجد میں شامل کیا گیا اور ان کو بغیر معاوضہ گھروں سے دن دیہاڑے نکال دیا گیا۔

۶. شہدائے اُحد اور کربلا کی قبور کو حیلوں اور بہانوں سے کھودا گیا اور شہداء کے اجساد کی بے حرمتی کی گئی۔

۷. حضرت علی المرتضیٰ اور امام حسین کے روضے کو کئی بار بنا کر مسمار کیا گیا اور مخالفین یعنی سادات اور ان کے مریدین کو بے دریغ قتل کیا گیا۔

۸. حاکم وقت کو ہر قسم کی غلطی سے ماورائی تسلیم کیا گیا اور اس کو قرآن اور سنت کے خلاف احکام نافذ کرنے کا مجاز تسلیم کیا گیا۔

۹. بیت المال کو حاکم وقت کی ذاتی ملکیت تسلیم کیا گیا اور اس میں اضافہ کرنے کے لیے عوام پر بھاری ٹیکس لگائے گئے اور ان ٹیکسوں کو زبردستی وصول کیا۔ بیت المال پر حاکم وقت کو من مانی کارروائیاں کرنے کا اختیار دیا گیا وہ اس

میں سے کنیزوں اور درباریوں کو انعامات دینے اور فحاشی اور بدکاری کی محافل جمانے پر بے دریغ خرچ کیا کرتا۔ ان اسلام دشمن کاردائیوں کو روکنے کے لیے آلِ رسول ﷺ کے جانباز داعی اور مبلغ ہر قسم کے سود و زیاں کی پرواہ کیے بغیر کئی بار میدان کارزار میں بلاخوف کود گئے۔ مگر ہر بار امراء اور منافقین کی عین وقت پر بے وفائی اور افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے ناکام رہے۔

حکومتِ الٰہیہ کا قیام:

ایک طویل جدوجہد کے بعد سنہ ۵۳ ۳ ہجری میں حضرت سید جعفر بن حضرت سید محمد الاکبر الحسنی ؒ طبرستان میں حکومت الٰہیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ نے تمام سادات بنو فاطمہ کو اور ان کے مریدین کو طبرستان میں آکر آباد ہو جانے کی دعوت دی۔ جس کے نتیجہ میں سادات بنو فاطمہ کے اشراف اور نقیب مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، سامرہ، بغداد، کوفہ اور بصرہ سے نکل کر طبرستان میں آباد ہو گئے۔

ان نقل مکانی کرنے والوں میں حضرت سید محمد الروحی بن حضرت سید یحییٰ الزائد ؒ اور حضرت محمد الصرج بن حضرت سید ابوالعطاء محمد الحسینی ؒ بھی شامل تھے جو دیارِ طبرستان کے علاقہ ویلم اور قصبہ گیلان میں آباد ہو گئے۔

ان دونوں خاندانوں کے آپس میں دیرینہ محبت اور اُخوت و قرابت کے لازوال بندھن موجود تھے اور ان شریف اور نجیب خاندانوں کے صاحب شرف و فضیلت افراد یعنی حضرت سید موسیٰ ابو صالح بن حضرت سید عبداللہ الجیلی ؓ اور حضرت سیدہ امۃ الخیر فاطمہ بنت حضرت سید عبداللہ الصومعی رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ اس نوری گھرانے کے حصہ میں نوری مخلوق کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی جن کا نام و لقب اور نسب سید السادات جامع الکمالات ابو محمد عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی غوث الصمدانی الحسنی والحسینی ؒ ہے جو مخلوق خداوندی کے غوث الاعظم اور ہمارے دستگیر ہیں۔

حضرت ابو محمد سید عبد القادر الحسنی و الحسینی قصبہ جیلان یا گیلان میں پیدا ہوئے اس لیے آپ الجیلانی یا الگیلانی ہیں اس لیے کہ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق قصبہ جیلان سے ہے۔

نسبت بلدی:

قصبہ جیلان کو آپ کے آباؤ اجداد سے سکنی نسبت ہے کیونکہ آپ کے والدین آپ کی پیدائش کے وقت قصبہ جیلان میں تھے قصبہ جیلان کو جیل عجم، گیل عراق یا گیل عجم بھی کہتے ہیں یہ قریہ دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے اور بغداد سے واسط کو جاتے ہوئے مدائن کے پاس آتا ہے۔ جیلان عربی میں بولا جاتا ہے اور گیلان فارسی میں بولا جاتا ہے۔ ورنہ یہ جگہ ایک ہی ہے اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تبلیغ دین کے بارے میں تشریف لے گئے تھے۔

طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد آپ کی کشتی کوہ جودی پر آکر ٹھہر گئی تھی۔ یہ پُر فضا اور شاداب جگہ اسی بابرکت پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔

مورخین اور جغرافیہ دان حضرات کا اندازہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں اولاد آدم علیہ السلام کی ابتداء اور نشوونما ہوئی تھی مگر آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کی نشوونما اس بابرکت جگہ سے ہوئی تھی اس لیے انبیاء اور صالحین اس کی زیارت کو آتے رہتے تھے۔

ولادتِ باسعادت:

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو پیدا ہوئے تھے حضرت محمد اختر دہلوی نے اپنی مشہور کتاب اولیائے ہند و پاک میں آپ کی ولادت کے بارے میں یہ شعر نقل کیا ہے:

ہر حسن و کمال ماہ جیلے — ہر دیدہ کہ دید گفت عاشق
تا ولادتش زعارف — ہر کس کہ شنید گفت عاشق

لفظ عاشق کے اعداد: ع۔ الف۔ ش۔ ق

۷۰+۱+۳۰۰+۱۰۰=۴۷۱ھ

ولادت کے بارے میں مشاہدات و بشارتیں:

آپ کی ولادت سے پہلے آپ کے بارے میں بہت سی بشارتیں اور مشاہدات کا ظہور ہوا تھا ان میں سے چند ایک کے مشاہدات یا اخبار کا ذکر یہاں پر بطور تبرک کیا جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ:

آپ کے والد ماجد حضرت موسیٰ کا بیان ہے کہ جس رات حضرت غوث الاعظم پیدا ہوئے سرور کائنات، فخر موجودات، منبع کمالات، حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ اپنے صحابۂ کرام، اولیاء الاعظم، آئمہ الہدیٰ، اصفیاء اوصیاء کے ہمراہ ان کے گھر رونق افروز ہوئے اور ان الفاظ مبارک سے حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا:

یا ابا صالح اعطاک اللہ ابنا وھو ولی و محبوبی و محبوب اللہ تعالیٰ وسیکون لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل۔

ترجمہ: اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے، جو ولی ہے، جو میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

اس دن سے حضرت موسیٰ ابو صالح مشہور ہو گئے کیونکہ سرور دو عالم ﷺ نے اُن کو اِس نام سے خطاب کیا تھا۔

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ:

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنا سجادہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچانے کے لیے اپنے ایک مرید کو وصیت فرمائی کہ اس کو حضرت غوثِ الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچانے کے لیے کسی مردِ صالح کو دے دینا جو اس کو مزید کسی مردِ نیک اور صالح کو دے تا کہ یہ سجادہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچ جائے جو پانچویں صدی ہجری میں ظاہر ہوں گے ان کو میرا اسلام پہنچا دینا۔ یہ سجادہ حضرت ابو صالح کے ذریعہ ان تک پہنچ گیا تھا۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی ہجری میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اطہار سے ایک قطب عالم پیدا ہو گا۔ جن کا لقب محی الدین ہوگا۔

ملقبا بمحی الدین وسمی بالسید عبدالقادر وھو الغوث الاعظم ومولدہ من جیلان یقول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ من الاولین والاخرین سوی الصحابۃ و الآئمۃ من ذریۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ترجمہ: فرمایا کہ جن کا لقب محی الدین، اسم مبارک سید عبدالقادر اور وہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ گا اس کی پیدائش گیلان میں ہوگی اس کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور آلِ اطہار میں سے آئمہ کرام کے علاوہ اوّلین و آخرین کے ہر وَلی اور ولیہ پر فضیلت ہوگی اور وہ کہے گا کہ "میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" اُس کو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہنے کا حکم ہوگا۔ (تفریح الخاطر)

مکاشفۂ جنید رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دو سو

سال پہلے گزرے ہیں ایک دن مراقبہ میں تھے کہ یکایک انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا:

قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ۔

یعنی اس کا قدم میری گردن پر، اس کا قدم میری گردن پر۔

جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو خدام نے ان کے ارشادات کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا: "مجھے اشارہ غیبی ہوا ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے آخر میں ایک عظیم بزرگ کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوں گے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:

محمد بن سعید زنجانی اپنی کتاب روضۃ الناظر و نزہۃ الخواطر میں بیان فرماتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ حضرت غوث پاک کی ولادت کا ذکر کیا کرتے تھے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ سے لے کر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک جتنے بھی اولیاء اللہ تھے اُن کا ذکر اپنی کتابوں میں کر دیا تھا اور سب نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خبر دی ہے۔

شیخ محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے پیرِ طریقت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اوتاد آٹھ ہیں جو عراق میں رہتے ہیں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت شنبکی نے عرض کیا کہ یا حضرت سید عبد القادر کون ہیں ارشاد فرمایا کہ وہ شرفاءِ عجم میں سے ہیں۔

عجمی شریف سیکون بغداد ظهورہ فی خامس وھو احد الصدیقین او تاد الافراد اعیان الدنیا اقطاب الزمان۔

ترجمہ: شرفاءِ عجم میں سے ایک شریف بغداد میں سکونت اختیار کرے گا وہ

زمانہ پانچویں صدی ہجری کا ہوگا۔ وہ شخص اوتاد افراد اور اقطاب زمانہ ہوگا۔ اس سے بہت سی کرامات ظہور میں آئیں گی۔

شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی سے کسی نے دریافت کیا کہ اِس وقت کون قطب وقت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قطب وقت اس وقت مکہ میں ہے اُن کو صالحین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عراق میں ایک عجمی شخص ہے جن کا نام حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہے، اُن کا ظہور ہونے والا ہے اس سے کرامات اور خرق عادات بکثرت ظہور میں آئیں گی وہ غوث اور قطب وقت ہوگا اور مجمع عام میں فرمائیں گے اور وہ حق بجانب ہوں گے۔ (قلائد الجواہر)

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔

جس کے منبر نیں گردنیں اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عمل برائے زیارت رسول اللہ ﷺ

اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو تو وہ دوشنبہ کی رات کو پاک صاف ہو کر نیا لباس پہنے، خوشبو لگائے اور نمازِ عشاء کے بعد پوری یکسوئی سے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرے اور صِدق دل سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ اے سرور کونین ﷺ کے جمال اقدس کی زیارت نصیب کرے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت سوز و دردمندی کے ساتھ یہ درود شریف پڑھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ

اس کے بعد سو جائے انشاء اللہ خواب میں حضور رسول مقبول ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

عمل برائے زیارت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

اگر کسی شخص کو جناب غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا اشتیاق ہو تو وہ آدھی رات کے وقت اٹھ کر غسل کرے اور برہنہ سر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز نفل بہ نیت کشف الروح اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد جا نماز پر کھڑا ہو جائے اور اپنے دل میں سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خیال کرے۔

زیارت قبور اور ایصال ثواب:

جب کوئی کسی قبر کی زیارت کرے تو قبر کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس کو بوسہ دے۔ کیونکہ یہ یہودیوں کی عادت ہے اور گیارہ دفعہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ** پڑھے اور دیگر آیاتِ قرآنی پڑھ کر اس کا ثواب قبر والے کو ہبہ کرے اس طرح کہ اے اللہ! قرآن پاک کی ان آیات کے پڑھنے کا ثواب دے۔

افضل الذکر:

تمام اذکار سے افضل اور بہتر **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کا ذکر ہے جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے اس کا ورد روزانہ صبح، عشاء اور نمازوں کے بعد کرے۔

مراقبۂ توحید یا عمل اِستقامت:

نماز تہجد کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ** پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد ان کلمات کا سو بار ورد کیجیے۔

لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ

اس عمل سے قلب نورِ معرفت سے لبریز ہو جاتا ہے اور سوائے اللہ کے دل میں؟

استخارہ قادریہ:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیتِ استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ پھر رسول کریم ﷺ پر گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ۔ اَلسلامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاهُ۔

اس کے بعد یہ کلمات ایک ایک سو بار پڑھیں:

يَا عَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ — يَا بَشِيْرُ بَشِّرْنِيْ

يَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ — يَا مُبِيْنُ بَيِّنْ لِيْ

اس کے بعد سو جائیں انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء بستر پر لیٹ کر ایک ہزار مرتبہ **يَا هَادِيُ، يَا رَشِيْدُ، يَا خَبِيْرُ** کا ورد کرے اور پھر کسی سے کوئی بات کیے بغیر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔ اگر نہ ملے تو دوسری رات پھر یہ عمل کرے۔ دوسری رات بھی جواب نہ ملے تو تیسری شب پھر یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ ضرور جواب ملے گا۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد سر شمال کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف کر کے **الظاهر الباسط** پڑھتا ہوا سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

عملِ فاتحہ:

خیر و برکت، آسودہ حالی، کشائش رزق اور حصول روزگار کے لیے یہ عمل عجیب و غریب اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی سنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے سورہ فاتحہ وصل بسم اللہ کے ساتھ یعنی **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ**۔۔۔ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ نماز کے بعد خشوع و خضوع سے حصولِ مقصد کے لیے دعا مانگیں انشاء اللہ بگڑے کام بن جائیں گے۔

قربِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند کو چاہیے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد ان اذکار و اشغال میں مصروف ہو جن کی وہ طاقت رکھتا ہو اور ہر لحظہ یہ خیال کرے کہ اس کا اٹھنا، بیٹھنا، دوڑنا، بھاگنا، رونا، ہنسنا، غرض ہر قول و فعل اللہ کے لیے ہے۔ اس کا نتیجہ محبت الٰہی ہے اور محبت الٰہی حاصل ہو جائے تو انسان کو کسی کی احتیاج نہیں رہتی۔

اسمِ اعظم:

اسم اعظم ''اللہ'' ہی ہے۔ اس کا اثر البتہ اس وقت ہوتا ہے جب پڑھنے والے کے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہ ہو۔ عارف کا بسم اللہ کہنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا کُن کہنا۔ اسمِ اعظم کے اثر سے دنیا کی ہر مصیبت دور ہو جاتی ہے اور ہر آرزو پوری ہو جاتی ہے۔

عملِ کشائش رزق:

فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اور فرض ادا کرنے سے پہلے اس دعا کا روزانہ

سو بار ورد کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ رِزْقًا کَثِیْرًا۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کثیر رزق عطا فرمائے گا۔

عملِ غوثیہ:

یہ عمل کشائش رزق، دفع بلا، ازالہ سحر، ادائیگی قرض، ترقی علم، حصول زہد و توکل، مصائب آسمانی و ارضی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے نہایت عجیب الاثر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد گیارہ بار درود پڑھے پھر گیارہ بار بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ یَا رَبِّیْ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسُ رِضْوَانَکَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر جناب سرکار کائنات ﷺ کے توسل سے اپنی آرزو بارگاہ رب العزت میں پیش کرے۔ بہت جلد اثر ظاہر ہوگا۔ حضور کا تصور کر کے دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

یَا مِیْرَاں سَیِّدْ مُحْیِ الدِّیْن اَحْضَرُوْا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔

پھر کسی سے بات کیے بغیر سو جائے انشاء اللہ خواب میں سیدنا غوث الاعظم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اگر پہلے دن گوہر مقصود حاصل نہ ہو تو تین دن تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ مراد بر آئے گی۔

درود شریف قادری اویسی

یہ درود شریف ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ میں معمول ہے اور انوار الٰہی قرب سرور کائنات ﷺ اور کشائش باطنی کا موجب ہے۔ روزانہ پانچ سو بار یا ایک ہزار بار درود کرے۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

پریشانیوں سے نجات:

آپ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص پریشانیوں میں گھر جائے تو وہ پاک صاف ہو کر اول سورۂ فاتحہ سات بار، پھر سورہ الم نشرح سات بار۔ پھر سورۂ اخلاص سات بار، پھر درود شریف گیارہ بار پڑھے اور پھر سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے:

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ وَیَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَیَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اس کے بعد سرور کونین جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کے توسل سے بارگاہ خداوند میں پریشانیوں سے نجات کے لیے التجا کرے انشاء اللہ اس کی آرزو پوری ہوگی، دیگر امور میں کچھ مشغول نہ ہو تو ایسے معاملہ کو جائز بیان کرنا یا اس پر عمل کرنا بدعت ہے اور بدعت سے ہر حال میں بچنا واجب ہے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کے کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ بدعت سے تائب نہ ہو۔

پیدائش سے قبل کی کرامات

حضرت ابو المعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی بلند پایہ تالیف تحفۂ قادریہ میں ایک واقعہ کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا غوث الاعظم رحم مادر میں تھے تو آپ کی والدہ چند کنیزوں کے ساتھ باغ میں سیر فرما رہی تھیں اور وہیں باغ میں ایک درخت سے سیب توڑنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ آپ کے شکم میں درد پیدا ہوا آپ زمین پر بیٹھ گئیں اسی اثنا میں ایک زہریلا سانپ درخت سے نمودار ہوا۔

چنانچہ جب غوث پاک پانچ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے کسی بات پر حضرت کے منہ پر طمانچہ مارا تو حضرت غوث پاک نے کہا کہ امی حضور جو ناخن میں نے آپ کے جگر میں سانپ سے بچانے کے لیے مارا تھا آج اس کی تلافی ہوگئی ہے۔

حضرت شاہ بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تالیف انیس القادریہ میں ایک واقعہ کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا گھر میں اکیلی تھیں کہ ایک سائل نے برائے خیرات صدا دی آپ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا اس کو خیرات دینے کے لیے گئیں تو وہ سائل جو حقیقت میں چور تھا زبردستی گھر میں گھس آیا۔ اس وقت ایک شیر گھر کے صحن میں نمودار ہوا اور اُس چور پر حملہ کیا اور اُسے اٹھا کر غائب ہوگیا۔

جب حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ پر دیر سے گھر لوٹنے پر ناراض ہوئیں اور غصہ فرمایا۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امی حضور میرا آپ پر حق ہے۔ آپ کی والدہ نے پوچھا کہ کون سا حق؟ آپ نے عرض کیا کہ امی حضور آپ بھول گئیں۔ یاد کریں فلاں تاریخ کو فلاں وقت

ایک چور گھر کے صحن میں گھس آیا تھا جس کو ایک شیر اٹھا کر لے گیا تھا وہ شیر میں ہی تھا۔

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مناقب غوثیہ میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اس دن خاندان جیلان میں ایک ہزار لڑکے پیدا ہوئے۔ ان ایک ہزار میں ایک بھی لڑکی نہ تھی یہ سب لڑکے بعد میں اولیاء اللہ اور مقربین اور مقبول درگاہِ خداوندی ہوئے۔

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
تیرے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

ختم شریف قادریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۱۱ بار درود شریف **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ**، ۱۱۱ بار کلمہ تمجید، ۱۱۱ بار **یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرُ**، ۱۱۱ بار **سُورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ**، ۱۱۱ بار سورۃ یٰسین، ۱ بار **یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ**، ۱۱۱ بار **بِحُرْمَۃِ شَاہْ مُحْیِ الدِّیْن مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْر**، ۱۱۱ بار **یَا حَضْرَتُ غَوْثِ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ**، ۱۱۱ بار **سَہِّلْ فَسَہِّلْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَار**، ۱۱۱ بار اور مندرجہ ذیل اسماء شریف سیدنا مولانا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار۔

1. **الٰہی بحرمت مسکین محی الدین قدس اللہ**
2. **الٰہی بحرمت مخدوم محی الدین برہان اللہ**

③ الٰہی بحرمت فقیر محی الدین شاہد اللہ

④ الٰہی بحرمت سید محی الدین سِرّ اللہ

⑤ الٰہی بحرمت مولانا محی الدین نور اللہ

⑥ الٰہی بحرمت اولیا محی الدین امان اللہ

⑦ الٰہی بحرمت سلطان محی الدین سیف اللہ

⑧ الٰہی بحرمت غوث محی الدین قطب اللہ

⑨ الٰہی بحرمت خواجہ محی الدین فرمانُ اللہ

⑩ الٰہی بحرمت شیخ محی الدین الدین فضلُ اللہ

⑪ الٰہی بحرمت درویش محی الدین آیت اللہ

بعد ختم شریف یہ اسما پھر ایک بار پڑھے جائیں۔

باب نمبر ⑤:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلِيَآئِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

نو عمری کی کرامات

حضرت غوث صمدانی، محبوب سبحانی، شہباز لامکانی میراں محی الدین شیخ الطالبین و السالکین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی اللہ تھے اور احکام شریعت کے پابند تھے ایک مشہور روایت کے مطابق ماہ رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نوش نہیں فرماتے تھے ایک دفعہ بادلوں کی وجہ سے رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا تو رمضان کے انعقاد پر مسلمانوں میں نزاع پیدا ہوا۔ آخرکار اکابرین دین باہمی مشورے کے بعد حضرت سیدہ اُم الخیر رحمۃ اللہ علیہا والدہ محترمہ جناب غوث پاک کے در دولت پر آئے اور آپ سے استفسار کیا کہ یا سیدہ آپ ارشاد فرمائیں، آپ کے فرزند ارجمند نے دودھ نوش فرمایا تاکہ ہم رمضان مبارک کے شروع ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کریں ارشاد ہوا کہ بچے نے آج دودھ نوش نہیں فرمایا اس لیے آج رمضان المبارک کا آغاز ہے اور روزہ رکھا جائے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت سیدہ اُم الخیر رحمۃ اللہ علیہا حافظ قرآن الحکیم تھیں اور حضرت غوث پاک بھی پیدائشی حافظ قرآن المجید تھے آپ نے علم شریعت اور

فقہ کو بالکل اوائل عمر میں پڑھ لیا تھا۔

اس قسم کے بے شمار واقعات کا علمائے دین نے اپنی اپنی تالیفات یا تصنیفات میں ذکر فرمایا ہے جن کو اس کتاب میں طوالت کے خوف سے بیان کرنا مشکل ہے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کرامات کا ذکر جو آپ کی پیدائش سے قبل ظہور میں آئی تھیں اپنے قصیدہ میں بیان فرمایا ہے جن سے آپ کی ارفع اور اعلیٰ شان کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ آپ نوعمری کے زمانے میں اس قسم کی پیہم عالم غیب سے آوازیں سنتے رہتے تھے کہ اے عبدالقادر آپ کو اس لیے اللہ نے پیدا نہیں فرمایا کہ آپ دیگر بچوں کی طرح کھیل کود میں مشغول رہیں! آپ علم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں آپ نے مزید فرمایا کہ ایک دفعہ میں ایک بیل کے پیچھے اُسے مارنے کے لیے دوڑا تو بیل نے بالکل انسان کی طرح کلام کیا کہ یا عبدالقادر آپ ان کاموں کے لیے نہیں ہیں۔ آپ تو جملہ خلائق کی اصلاح کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت غوثِ پاک کو اپنی ولایت کا علم:

حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ یا حضرت آپ کو اپنی ولایت کا علم کب ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ

انا ابن عشر سنین فی بلدنا اخرج من دارنا و اذهب الی المکتب فاری الملائکة علیهم السّلام تمشی خولی فاذا وصلت الی المکتب سمعت الملائکة یقولون قوموا لو الله حتّٰی یجلس۔

ترجمہ: یعنی میں بارہ برس کا تھا اور اپنے ایک شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لیے جایا کرتا تھا جب میں مدرسہ جاتا تو ملائکہ جن کو میں اپنے آگے پیچھے پھرتے دیکھا کرتا تھا۔ بلند آواز سے کہتے کہ پرے

ہٹ جاؤ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔

دوسری روایت:

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ انسان کی شکل میں میرے پاس آیا کرتا تھا اور مجھے مدرسہ لے جاتا اور خود بھی میرے قریب آ کر بیٹھ جاتا۔ میں اس کو نہیں جانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے ایک روز میں نے پوچھا کہ تکون۔ تم کون ہو۔ اُس نے جواب دیا:

انا ملك من ملائكة عليهم السلام ارسلني الله تعالى اكون معك في المكتب۔

ترجمہ: میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔

میدانِ عرفات کا مشاہدہ:

غوث الاعظم جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے مکان کی چھت پر کھڑا تھا کہ مجھے میدان عرفات میں لوگ ارکین حج ادا کرتے ہوئے دکھائی دیے تو میرے دل میں علم حاصل کرنے کے لیے ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوا اور میں نے بغداد جا کر علم حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

تحصیلِ علم کے لیے بغداد کا سفر:

حضرت شیخ الشیوخ علامہ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی کھیل میں مصروف ہوتے تو آواز آتی، اے برکت والے ادھر آ۔ آپ کھیل ختم کر کے اپنی والدہ کی گود میں چلے جاتے۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی ذی وقار صالحین کے بارے میں فرماتے ہیں۔

سوئے دگر مباز مرا راحت جاں
سوئے ما آ کہ ترا وفادار منم

اس لیے حضور غوث پاک ﷫ بڑے تنہائی پسند اور خاموش طبع تھے اور شاہد حقیقی کی تجلیات اور القائے الٰہی کے خوش کن نظارے کرتے تھے۔ آپ ابھی بچپن میں ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد انتقال کر گئے تھے اس لیے آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی تعلیم وتربیت پر بڑی توجہ فرمائی تھی اور حضور غوث پاک ﷫ کو چھوٹی عمر میں علم فقہ اور قرأت قرآن الحکیم کے بارے میں ابتدائی تعلیم مکمل کروا دی تھی مگر حضور غوث پاک ﷫ کو مزید تحصیل علم کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ ایک روز آپ عرفہ کے دن اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور دیکھا کہ ایک قافلہ بغداد کی طرف جا رہا ہے۔ آپ فوراً نیچے اترے اور اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ امی حضور آپ مجھے اللہ کی راہ میں ہبہ کر دیں آپ کی والدہ محترمہ نے وجہ دریافت فرمائی تو آپ نے بیل اور عرفات میں حجاج اکرام کو مناسک حج ادا کرتے ہوئے دیکھنے کا پورا واقعہ اُن کو بیان کر دیا اور آپ نے عرض کیا کہ امی حضور میں بغداد جا کر مزید علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

اس عارفہ کاملہ ولیہ صادقہ نے آپ کو زادِ راہ کے لیے ۴۰ دینار دے کر بے شمار دعائیں دیں اور نصیحت فرمائی کہ بیٹا ہر حالت میں سچ بات کہنا بس یہی ایک تمہارا امتحان ہے والدہ محترمہ سے اجازت حاصل کر کے حضور غوث پاک ﷫ بغداد جانے والے قافلہ میں شامل ہو کر بغداد آ رہے تھے کہ ہمدان کے نزدیک ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے قافلہ پر حملہ کر کے سب مسافروں سے اُن کا سامان چھین لیا، حضور غوث پاک ﷫ سے ایک ڈاکو نے دریافت کیا کہ اے لڑکے بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے؟ حضور ابھی جواب بھی نہ دے پائے تھے کہ وہ آگے چلا گیا اور دوسرے نے یہی سوال دہرایا غوثِ پاک ﷫ نے فرمایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں جب ڈاکو نے تلاشی لی تو اُسے کچھ نہ ملا۔ ڈاکو سمجھا کہ یہ لڑکا جھوٹ بول رہا ہے اس نے پھر کہا کہ اے

لڑکے تمہارے پاس کیا ہے؟ جب اس مرتبہ بھی حضور غوثِ اعظم ﷫ نے وہی جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں، تو وہ شخص آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور بولا کہ سردار یہ لڑکا کہتا ہے کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں لیکن اس کے پاس کچھ نہیں سردار نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے جھوٹ کیوں بولا جبکہ تمہارے پاس کچھ نہیں، آپ نے بڑے آرام اور تحمل سے جواب دیا کہ میں نے جھوٹ ہرگز نہیں بولا، چالیس دینار میرے کُرتے کی آستین میں سلے ہوئے ہیں جب ڈاکوؤں کے سردار نے دیکھا تو سچ مچ چالیس دینار سلے ہوئے تھے۔ سردار بہت حیران ہوا اور بولا کہ اے لڑکے تم نے سچ کیوں بولا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے میری ماں نے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا اس لیے میں نے سچ بولا۔ ڈاکوؤں کا سردار آپ کے کلام سے بہت متاثر ہوا اور سوچنے لگا کہ ایک چھوٹا سا بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار ہے اور میں اتنا بڑا خدا کے حکموں کی نافرمانی کرتا ہوں یہ سوچ کر سردار کے دل و دماغ پر بڑا اثر ہوا اس نے سارا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا اور گناہوں سے توبہ کر لی اور باقی ماندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری میں بسر کی اور بعد میں ایک ولی اللہ بن گیا۔

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بغداد میں تشریف آوری:

حضرت علامہ ابی الحسن نور الدین بن یوسف الشطنوفی ﷫ اپنی تالیف لطیف بہجۃ الاسرار فی معدن الانوار میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ الاعظم ﷫ ماہ صفر ۴۸۸ھ میں بغداد شریف تشریف لائے تھے اس وقت عباسی خلیفہ بامر اللہ تختِ خلافت پر بیٹھا تھا اس وقت سے بغداد شریف کی سعادت مندی کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوئے ہیں۔ شعر

ترجمہ: بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کا مبارک قدم پہنچتے ہی رحمت کی بدلیاں چھا گئیں باران رحمت کے بادل نثار ہوئے جس سے

اس سرزمین میں رشد و ہدایت کی روشنی میں دوگنا اضافہ ہو گیا اور گھر گھر اجالا ہو گیا۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بغداد میں سکونت اختیار کرنے کے بعد بغداد جو پہلے صرف بغداد تھا، بغداد شریف بن گیا کیونکہ آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی زیارت حاصل کرنا یا آپ کی مجلس پاک میں شامل ہو کر علم و عرفان کی باران رحمت سے فیض حاصل کرنا دنیا بھر کے اولیاء اللہ سالکین اور عارفین کا عقیدہ تھا اور اَب بھی ہے، سالکین اپنے مرشد کی سکونت کو احتراماً شریف کہتے ہیں۔

وَلی کیا رُسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وَعظ کی محفل ہے یا غوث

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد قیامت تک ہر اولیاء اللہ عارف یا سالک حضور سے فیض حاصل کرنے کا پابند ہے کیونکہ اس کے بغیر معرفت الٰی اللہ کا حاصل ہونا محال اور ناممکن ہے۔

رئیس السلطان العارفین حضرت سلطان باہو قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابیات میں بار بار زیارت بغداد کی سعادت حاصل کرنے کی آرزو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اُچیاں لمیاں، چیراں ہُو
لُے تن، میرا ٹکڑے ٹکڑے جیوں درزی دیاں لیراں ہُو
انہاں لیراں دی کفنی پا کے رَل ساں سنگ فقیراں ہُو
شہر بغداد دے ٹکڑے پن ساں تے کرساں میراں میراں ہو

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے در کا ہر کوئی گدا ہے آپ ہر سائل کے فریاد رس اور دستگیر ہیں۔

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی!
وہ تیری ہے دولتِ سرا غوث اعظم

حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ:

علمائے دین اور صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس پر متفق ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد حافظ قرآن اور علم لدنی سے فیض یافتہ تھے اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا واسطہ علمی فیض عطا کیا تھا۔ آپ نے بعد میں صرف علم اور اس میں مہارت اور بَرکات حاصل کرنے کے لیے اکتسابِ علم کیا تھا حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے اپنی والدہ ماجدہ جو بڑی اعلیٰ اور ارفع درجہ کی ولیہ کاملہ تھیں علم حاصل کیا پھر جیلان کے مکتب اور اساتذہ سے اِکتساب علم فرمایا تھا۔ اپنی مزید علمی تشنگی کو بجھانے کے لیے حضور غوث الاعظم بغداد شریف لائے اور بغداد کے معروف اساتذہ اور علمی و ادبی شخصیتوں سے اکتسابِ علم ظاہری فرمایا تھا۔ یہ علمی و اَدبی ہستیاں اپنے اپنے علمی حلقوں اور میدانوں میں یگانہ روزگار تھیں، مثلاً

قرآن الحکیم:

آپ نے قرآن الحکیم کو اس وقت کی معروف حافظ شخصیت علامہ ابو طالب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تجوید بمع قرأت پڑھا تھا اور اس میں کمال حاصل کیا تھا۔

سَیّد عالی نسب در اولیاء است
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است
سال مولودش زاوج کبریاء
گفت ہاتفِ زیب تاج اولیاء

علم حدیث:

آپ نے علم حدیث شریف کی سماعت علامہ حضرت محمد بن الحسن الباقلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ ابو سعید محمد بن عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ ابو الغنائم محمد بن محمد القرشی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوبکر احمد بن ابو جعفر المظفر رحمۃ اللہ علیہ القاری حضرت علامہ ابو القاسم

بن علی الکرخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ ابوبرکات ہبۃ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ ابو الحسن بن المبارک الطیفوری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ حضرت ابوبرکات طلحۃ العاقولی علیہم الرحمۃ سے کی تھی۔

علم اَدب:

آپ نے علم اَدب علامۃ الدہر حضرت ابوذکریا یحییٰ بن علی تبریزی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔

علم تصوف:

آپ نے علم تصوف واصل باللہ علامہ حضرت شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی اور علامہ حضرت ابوسعید الہنکاری علیہم الرحمۃ سے حاصل کیا تھا اور اس علم میں کمال حاصل کیا تھا۔

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام:

امام ربانی عبدالوہاب الشعرانی، شیخ المحدثین علامہ حضرت عبدالحق دہلوی اور حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور غوث الاغیاث میراں محی الملت والدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ **یتکلم فی ثلاثۃ عشر علما**، یعنی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تیرہ زبانوں اور علموں میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔

پیش او جملہ فصیحان عرب عجمی شدند
کہ بسے ناز کی و لطف و فصاحت دارد

مذکورہ بالا علمائے کرام نے صرف تیرہ علوم کا ذکر کیا ہے مگر احقر کا خیال ہے کہ ان علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کو خود ہی تیرہ علموں کا ادراک ہوگا ورنہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تو انسانوں، جنوں، ملائکۃ وارواح اور چرند پرند کی زبانوں کو جانتے تھے۔ سبحان اللہ!

ریاضت ومجاہدہ:

امام المحدثین علامہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تصنیفات اخبار الاخیار اور زبدۃ الاسرار میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی شدت سے حصول علم دین اور ان پر عمل کرنے میں جس قدر ریاضات ومجاہدات کیے ہیں اس کی مثال کسی بھی مشائخ عصر میں موجود نہیں ہے آپ نے ایک مدت تک کامل قلب وروح اور نفس کی موافقت سے کتاب وسنت کی پیروی کرتے ہوئے مشاہدہ کیا تھا۔

علامہ حضرت محمد اختر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ومعروف تالیف اولیائے پاک و ہند میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ، چار سال تک قائم اللیل اور صائم الدہر رہے تھے اور متواتر پندرہ برس تک ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر ریاضت اور مشاہدہ میں مصروف رہے تھے اور ایک رات میں قرآن الحکیم ختم کر لیتے تھے۔

حضرت علامہ غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تصنیف خزینۃ الاصفیاء میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ سال تک بغداد شریف کے بُرج عجمی میں متواتر کھڑے رہ کر خلوت میں عبادت اور مشاہدہ کیا۔ بغداد کا یہ بُرج آپ کی نسبت سے بُرج عجمی مشہور ہوگیا تھا۔

حضرت علامہ ابوبکر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط پڑ گیا تو میں نے کئی روز تک نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا صرف جنگلی گھاس اور درختوں کے پتے کھا کر گزارا کیا۔

حضرت علامہ ابوالمسعود العریفی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ نے اپنے نفس کے لیے ہر قسم کا مجاہدہ اور ریاضت کی تھی آپ نے پچیس برس تک عراق کے جنگلوں میں بسر کیے اور نفس کو طرح طرح کی مشقت اور ریاضت میں ڈالتے رہے حتیٰ کہ آپ نے ایک سال تک صرف جنگلوں کی گھاس کھا کر گزارا کیا مگر پانی ہرگز نہ پیا۔ پھر ایک سال تک پانی پیتے رہے اور کچھ نہ کھایا اور پھر

ایک سال تک نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔

ایک دفعہ آپ نے بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کی تو اچانک ایک طرف سے کالی گھٹا آئی اور خوب برسی پھر اچانک ایک روشنی نمودار ہوئی اس میں سے ایک آواز آئی کہ اے عبدالقادر ہم نے تمہیں اجازت دی ہے۔ آپ پر ہر چیز حلال ہے جو جی میں آئے کھاؤ آپ نے جواب میں لاحول پڑھا تو اس نے ایک چیخ ماری۔ پھر آواز آئی اے عبدالقادر میرے اس وار سے آپ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے ورنہ میں نے اس سے بے شمار اولیاء اللہ کو درگاہِ خداوندی سے دور کر دیا ہے۔ آپ نے دوبارہ لاحول پڑھا اور فرمایا کہ دور ہو جا مردود تو اَب بھی میرے نفس میں علم کا غرور اور سرکشی پیدا کرنا چاہتا ہے مگر مجھ پر رحمتِ خداوندی ہے کہ میں تیرے پھندے میں نہیں آیا ہوں۔ (قلائد الجواہر)

حضرت علامہ ابو الفتح ؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک ؒ کے ساتھ وہ چالیس سال تک رہے تھے۔ آپ نے ہمیشہ عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔

ثابت قدمی:

حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی اپنی تالیف جامع البرکات میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت غوثِ الاعظم ؒ جبکہ آپ برج عجمی میں مصروف عبادت تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عہد فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے خود نہ کھلائے میں کچھ نہ کھاؤں گا۔ آپ اس عہد پر قائم رہے حتیٰ کہ آپ اتنے کمزور ہو گئے کہ شہر کے لوگوں نے آپ کی وفات کا یقین کر کے کفن دفن کا انتظام کر لیا۔ چنانچہ حضرت خضر ؑ کچھ دودھ اور روٹی لے کر آئے حضرت خضر ؑ نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اس لیے آپ میرے ہاتھ سے کھا لیں تب آپ نے کھایا۔

دوسری روایت:

حضرت عثمان حیرتی ؒ کی روایت سیرتِ غوثِ اعظم ؒ کے مؤلف نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور غوث الاعظم ؒ اپنے نفس کی سرکشی کو مٹانے کے لیے جب اپنے آپ کو بڑے بڑے مجاہدوں اور ریاضتوں میں ڈالتے تو آپ کو غیب سے کئی قسم کی آوازیں سنائی دینے لگتی تھیں آپ بے چین ہو کر جنگلوں میں چلے جاتے۔ وہاں استغراق کی حالت میں پھرتے رہتے لوگ آپ کو دیوانہ سمجھ کر شفاخانے لے جاتے وہاں آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جاتی اور پھر جلد ہی ٹھیک ہو جاتی۔

حضور غوث الثقلین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خضر ؑ میرے پاس آئے میں اُس وقت انہیں پہچانتا نہ تھا۔ حضرت خضر ؑ نے فرمایا کہ یا عبدالقادر میں آپ کی ہمراہی میں رہنا چاہتا ہوں بشرطیکہ آپ میری کسی بات اور میرے کسی کام میں مخالفت نہ کریں آپ نے حضرت خضر ؑ سے عہد کر لیا۔ چند دن کے بعد حضرت خضر ؑ نے فرمایا کہ دوست میں ایک کام کے لیے جا رہا ہوں میری واپسی تک یہاں میرا انتظار کرنا، سال بھر کے انتظار بعد وہ واپس آئے اور دوبارہ یہی کہہ کر چلے گئے۔ حضرت غوث پاک ؒ اس جگہ بیٹھے رہے حضرت خضر ؑ پھر آئے اور پھر یہی کہہ کر چلے گئے۔ اس طرح متواتر تین سال تک اسی جگہ بیٹھ کر انتظار فرماتے رہے اسی عرصہ میں حضرت غوث پاک کے سامنے دنیاوی خواہشات مختلف اشکال میں آپ کے سامنے پیش ہوتی رہیں۔ مگر آپ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُن کی طرف التفات نہ فرمایا اور کامیاب رہے۔

شیاطین سے جنگ:

حضرت شیخ عثمان الصیر فینی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خود حضرت غوث الاعظم ؒ فرماتے تھے کہ آپ شب و روز بیابان میں رہتے تھے تو آپ کے پاس شیاطین کے گروہ مختلف اشکال میں ظاہر ہوتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے تھے کبھی مجھ پر

آگ پھینکتے تھے کبھی ہیبت ناک شکلیں بدل کر ڈراتے۔ مگر مجھے غیب سے آواز آتی کہ اے عبدالقادر اٹھو ان کا مقابلہ کرو ہم تمہاری مدد کریں گے جب میں اُن کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں بھاگ جاتے بعض دفعہ اُن میں سے ایک شخص آکر مجھ سے لڑائی کرنے کی دعوت دیتا۔

جب میں لاحول پڑھتا تو جل کر خاک ہو جاتا۔ ایک دفعہ ایک بدصورت انسان میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عبدالقادر میں شیطان ہوں آپ نے میرے گروہ کا صفایا کر دیا ہے میں نے کہا ملعون دور ہو جا۔ اُس وقت غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اُس کے سر پر زور سے طمانچہ مارا تو وہ زمین میں دھنس گیا مگر وہ ملعون پھر میرے پاس آیا اور شرک و وساوس کے جال مجھ پر پھینکے، مگر آپ اللہ کے فضل سے بچ گئے اِس طرح اُس نے کئی بار حملے کیے مگر آپ صاف بچ گئے۔ آخر تنگ آکر وہ آپ کا تابع ہو گیا آپ پر آپ کا باطن منکشف ہو گیا، سبحان اللہ!

راہنما کی تلاش:

حضرت عبدالرحمان جامی ؒ اپنی تالیف لطیف نفحات الانس میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد میں بہت بڑا فتنہ و فساد پھیل گیا۔ حضور غوث پاک ؒ نے بغداد سے چلے جانے کا فیصلہ کر لیا اور اپنی رہائش گاہ سے رخصت ہو کر باہر جا رہے تھے کہ راستہ میں آپ کی ملاقات ایک اجنبی شخص سے ہو گئی اس اجنبی شخص نے حضور غوث پاک ؒ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھتے نہیں ہو شہر میں فتنہ و فساد پھیلا ہوا ہے اس میں ہر شخص کی جان و مال اور ایمان کو خطرہ ہے اس لیے میں اس شہر سے باہر جا رہا ہوں۔ تا کہ میرا دین اور ایمان سلامت رہے اس اجنبی شخص نے آپ سے التماس کیا کہ یا حضرت ایسا نہ کریں۔ شہر میں ہی رہیں کیونکہ آپ کے قیام سے مخلوقِ خدا کو نفع ہوگا۔ حضور غوث پاک ؒ نے فرمایا کہ بھائی میں تو صرف اپنے دین کی سلامتی کی خاطر جا رہا ہوں۔ خلقت سے مجھے کیا کام۔ اس اجنبی شخص نے بیان کیا آپ کا دین سلامت رہے گا یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہو گیا

آپ نے اُسے اِدھر اُدھر بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ اس واقعہ سے آپ پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جو کہ آپ کی برداشت سے باہر تھی۔ آپ نے دعا مانگی کہ یا خداوندا! مجھے کسی ایسے شخص سے ملا دے جو ان حالات کو مجھ پر ظاہر کر دے۔

دوسری صبح کو جب آپ گھر سے باہر نکلے تو آپ کو ایک اور اجنبی شخص ملا۔ اُس نے کہا: اے عبدالقادر ؒ میرے ساتھ چلو۔ میں آپ کو اس شخص سے ملوا دوں۔ جو آپ کا حال آپ پر ظاہر کر دے۔ حضور غوث پاک ؒ نے فرمایا کہ مجھے اپنے آدمی کی ضرورت نہیں میرے لیے میرا اللہ کافی ہے۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ بعد میں آپ کو کل والا واقعہ یاد آیا۔ آپ اس شخص کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔ مگر وہ آپ کو کہیں نہ مل سکا۔ ایک دن اتفاق سے وہی شخص مل گیا آپ نے اُس کو پہچان لیا۔ اب آپ اس سے حصول فیض کے لیے آتے رہتے۔ مگر وہ شخص کچھ نہ بتاتا بلکہ یہ کہتا رہتا کہ اے عبدالقادر ؒ آپ یہاں کیوں آتے ہیں۔ آپ خود فقیہ ہیں، فقیہوں کے پاس جائیں۔ آپ کا یہاں کوئی کام نہیں مگر آپ خاموش رہتے اُس کی بے رُخی دیکھ کر اس کے حاشیہ نشین حضرت غوث پاک کو تنگ کرتے رہتے تھے۔

ایک دِن اُس بزرگ نے اپنے حاشیہ نشینوں کو بُری طرح جھڑکا اور فرمایا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پسندیدہ وَلی ہیں۔ اس وقت روئے زمین پر ان کی شان کے برابر کوئی دوسرا انسان موجود نہیں ہے۔ میں تو صرف ان کو امتحان کی غرض سے تکلیف دیتا ہوں تا کہ ان کی روحانی تربیت میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے اور یہ شخص رجال الغیب میں سے تھا۔

علامہ حسن میاں ؒ (برادر حضرت احمد رضا بریلوی ؒ)

تمہیں وصل بے فصل حاصل ہے شاہ دین سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث الاعظم کو

جہاد بالنفس:

حضرت علامہ عبدالرحمان جامی ؒ اپنی بلند پایہ تالیف نفحات الانس میں

بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے بُرج عجمی بغداد میں یہ عہد فرمایا کہ جب تک اللہ مجھے خود اپنے ہاتھ سے نہ کھلائے میں کچھ نہیں کھاؤں گا نہ پانی پیوں گا۔ چنانچہ آپ کو بغیر کچھ کھائے پیے چالیس یوم گزر گئے۔ اسی دوران آپ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ نفس مجھے عہد توڑنے پر مجبور کر رہا تھا اور میں اِس کی اَلْجُوْع، اَلْجُوْع کی متواتر آواز سن رہا تھا مگر اللہ کے فضل سے میں اپنے عہد پر قائم رہا۔ سبحان اللہ! ایک دن اتفاقاً حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ اس طرف سے گزر رہے تھے شور سُن کر میرے پاس آئے اور میرا حال دریافت کیا اور کہنے لگے کہ یہ شور کیسا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ نفس سرکشی کر رہا ہے مگر روح بالکل پرسکون ہے آپ نے فرمایا کہ اٹھو میرے گھر آؤ اور یہ کہہ کر چلے گئے لیکن میں پھر بھی اپنے عہد پر قائم رہا بالکل اُن کے گھر نہ گیا۔

اسی اثنا میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اٹھو ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں۔ چنانچہ ہم دونوں جب حضرت ابو سعید کے پاس گئے وہ گھر سے باہر ہمارے منتظر تھے آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا۔ اے عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ آپ نے میرا کہنا کافی نہ سمجھا حضرت خضر کو ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔

چنانچہ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے گھر کے اندر لے گئے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو کھانا کھلایا اور پھر ذو الحجہ ۵۲۰ھ میں آپ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو خرقہ خلافت پہنایا۔ سبحان اللہ!

حضرت شیخ ابو المعالی مولف تحفۂ قادریہ

حسن آدم پیش بہ تو عاشقاں
ذات تو ہست قبلۂ ایماں عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیری
دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

❁❁❁

باب نمبر ۶ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَ عَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَوْلِيَائِهِ الْاَكْرَمِيْنَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

منزلاتِ العروجِ الغوثیہ

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والائے صفات کے عالم ظاہری میں ظہور کے بعد آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو ترقی درجاتِ روحانی و جسمانی، ظاہری و باطنی، دینی و دنیاوی اور آخروی عطاء ہوئے ان کی منزلات یا درجات کی ترتیب سعودی یا عروجی اس ترکیب سے ہے:

العروج الاول:

عروج اوّل کی منزل تین ادوار پر محیط ہے جو کہ حضور غوث پاک کے عرصہ قیام در قصبہ جیلان پر مشتمل ہے اور یہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک کے اولین اٹھارہ برس شمار کیے جاتے ہیں اس اٹھارہ سالہ زندگی میں آپ نے مختلف مراحل میں ابتدائی علوم حاصل کیے تھے۔

مرحلہ اُولیٰ:

اس مرحلہ میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بزرگ و محترم والد حضرت سید

موسیٰ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت پائی۔ آپ نے اپنے اہمیت کے حامل، صاحب توقیر اور ذیشان وصد افتخار نور نظر کی اپنے خاص خاندانی طریقہ سے تربیت فرمائی اور ہر قسم کے خاندانی تبرکات آپ کو تفویض فرما دیے تھے۔

اہل دانش وخرد کا قول ہے کہ ہر بچے کے اولین معلم اس کے والدین ہوتے ہیں اور اولین درسگاہ اس کا اپنا گھر ہوتا ہے۔ علم فلسفہ اور اخلاق کے ماہرین کا فیصلہ ہے کہ عظیم لوگوں کی عظمت کا سبب ان کی والدہ کی عظمت و بزرگی ہوتی ہے۔ یعنی بڑے آدمیوں کی مائیں بڑی ہوتی ہیں اگر اللہ کا فضل شامل حال ہو جائے اور کسی کو باعظمت والدین نصیب ہو جائیں تو ان کی اولاد کی عظمت اور بزرگی کا اندازہ کرنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ بہر حال سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی رفعت شان کی طرف آپ کی والدہ ماجدہ کا تاکیدی حکم کہ بیٹا اپنا ہر معاملہ سچائی کی بنیاد پر رکھنا اور کبھی جھوٹ نہ بولنا تھا جو سلوک کا اولین سبق ہے اور تمام سالکین کا درس اولین سچ بولنے سے شروع ہوتا ہے اور تمام پیر ولی، استاد، غوث، قطب، نبی اور رسول اپنے اپنے تلامذہ کو ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

فرمان غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ محمد قائد الاولی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ سے عرض کیا کہ حضور! ارشاد فرمائیں کہ آپ کو یہ عظمت اور بزرگی کس طرح حاصل ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا میری عظمت اور بزرگی کا دارومدار سچائی پر ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں نے کذب بیانی تو اپنے زمانہ طالب علمی میں بھی نہیں کی تھی، سبحان اللہ!

میرا اپنا تجربہ ہے کہ بچوں کو دین دار یا بے دین بنانے کے لیے گھر کی ورک شاپ بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ بچہ ابتدائی عمر میں جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے وہ سب کچھ اس کے نرم و نازک دل و دماغ پر نقش ہو جاتا ہے اگر گھر میں دین غالب ہو تو بچہ خواہ مخواہ دین کی طرف راغب ہوگا مطلب یہ ہے کہ حضور غوث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صالح

باپ اور خیر و عافیت پر عاملہ ماں سے راہ سلوک کی ابتداء فرمائی تھی۔

مرحلہ ثانیہ:

جب حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تو آپ کے عظیم نانا بزرگوار حضرت سیدنا عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ہر طرح سے تعلیم و تربیت شروع فرمائی اور ساتھ ہی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو جیلان کے ابتدائی مدرسہ میں بغرض حصول تعلیم ظاہری چھوڑ آئے آپ نے اپنے قول و فعل کے ذریعے اپنی اعلیٰ شان اور بلند ہمتی کا ہر جگہ مظاہرہ کیا۔

عروج دوئم حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت

حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت ام الخیر یعنی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نانا محترم تھے۔ حضرت عبداللہ اپنے وقت کے اولیائے کبار میں شامل تھے۔ آپ بہت بڑے زاہد و عابد اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ بڑے بڑے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے کسب فیض کیا تھا۔

نسب پاک:

حضرت علامہ عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند پایہ تصنیف نفحات الانس من حضرات القدس میں آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے یعنی حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید ابو جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابو طاہر محمود رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابو العطاء عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن سید کمال الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن ابو علاء الدین محمد الجواد امام تقی رحمۃ اللہ علیہ۔

اوصاف:

حضرت شیخ ابوعبداللہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا تھے۔ آپ بہت جلالی طبیعت کے مالک تھے نحیف البدن ہونے کے باوجود نوافل اور دیگر عبادات بڑی کثرت سے ادا کرتے تھے۔

حضرت علامہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کان یخبر بالامر قبل وقوعہ فیقع کما یخبر۔

ترجمہ: آپ (حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ) اکثر امور کے واقع ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے تھے۔

اور پھر واقعات اُسی طرح رونما ہوتے تھے جس طرح کہ آپ بیان فرماتے تھے۔

کرامات:

امام عفیف الدین عبد اللہ الیافعی اپنی مستند تالیف روض الریاحین میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ اُن کے چند احباب اپنا مال تجارت سمرقند کو لے جا رہے تھے کہ اچانک صحرا سے ڈاکوؤں کے ایک بہت بڑے گروہ نے نکل کر قافلہ پر حملہ کر دیا اہل قافلہ نے اس مشکل وقت پر حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ سے مدد اور اعانت کے لیے فریاد کی تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت صومعی رضی اللہ عنہ۔

ھو قائم بیننا و نادی سبوح قدوس ربنا اللہ تفرقی یا خیل عنا۔

ترجمہ: آپ (حضرت صومعی) ہمارے درمیان کھڑے ہیں اور **سَبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبَّنَا اللهُ تَعَرَّقِي يَا خَيْلُ عَنَّا** کا ورد پڑھ رہے ہیں۔

تمام ڈاکو خوف و ہراس کی وجہ سے پہاڑوں میں چھپ گئے۔ بعد میں اہل قافلہ نے آپ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ کہیں نہ ملے اہل قافلہ نے جیلان آ کر یہ واقعہ بیان کیا تو اہل جیلان نے کہا:

مَا غَابَ الشَّيْخُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ترجمہ: دریں اثناء شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔ سبحان اللہ۔

حضرت سید موسیٰ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ دراز تک آپ کے ساتھ رہ کر

اکتساب فیض کیا تھا۔ آپ کو حضرت عبد اللہ صومعی کی صحبت نے درجۂ کمال تک پہنچایا تھا اگرچہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے جلیل القدر والد محترم سے کماحقہ فیض حاصل کرنے کا ان کی بے وقت موت نے موقع نہ دیا لیکن آپ کے پیر و مرشد حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے جنہوں نے اس کمی کو قدرے پورا کیا اور آپ کو ہر طرح کے ظاہری اور باطنی علوم سے آراستہ کر کے خاندانی تبرکات عطا کر دیے، مگر جب یہ بھی وصال کر گئے تو ان کی والدہ محترمہ جو اپنے والد اور خاوند کے علوم و اخلاق کی وارث تھیں اور انہوں نے آپ کی تربیت خاندانی روایات کے عین مطابق فرمائی حتیٰ کہ جب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خلیق اور شفیق والدہ سے انہیں راہ خدا میں فدیہ یا ہبہ کر دینے کی التجاء کر کے بغداد جا کر اکتساب علم کی خوشی ظاہر فرمائی تو اس وَلیّہ، کاملہ، صادقہ اور عارفہ نے آپ کی درخواست منظور کر کے اپنے جگر گوشہ کو بے شمار نصیحتیں فرما کر ڈھیروں دعائیں دیں، آپ نے اللہ کے حضور سجدہ ہائے شکر ادا کر کے اپنا نور نظر اس کی تحویل میں دے کر بغداد روانہ کر دیا۔ (اے حضور تیرے اس کردار کو سلام)

عروج سوئم حضرت شیخ ابو سعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض

حضرت شیخ ابو سعید المبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قاضی القضات تھے۔ آپ مجمع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ آپ شیخ ابو الحسن الھنکاری کے مرید تھے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیل علوم ظاہری کے بعد جو جذب اور مجاہدات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اسے بخیر و خوبی پورا کر چکے تھے۔ گویا کہ علوم باطنی اور علوم معرفت کے بیج بونے کے لیے زمین تیار ہو چکی تھی اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کے برج عجمی میں اپنے آخری چلہ کشی میں مصروف تھے اور چالیس یوم سے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ کچھ پیا تھا مگر برابر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دن رات مصروف تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کو ابو سعید

المبارک ؒ کے پاس لے گئے حضرت ابو سعید ؒ اپنے گھر سے باہر نکل کر آپ کا
انتظار فرما رہے تھے جب آپ حضرت خضر ؑ کی ہمراہی میں حضرت ابو سعید ؒ کے
گھر پہنچے تو وہ حضور کو لے کر اندرون خانہ چلے گئے۔ پھر اپنے ہاتھ سے حضور غوث
پاک ؒ کو کھانا کھلایا، کھانا کیا تھا ایک امرت تھا، ایک روح پرور روح افزاء ملکوتی
غذا تھی جس کے ہر لقمہ کے ساتھ حجابات کے پردے دور ہوتے چلے گئے اور علوم باطن
و عرفان کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ یہ سب باتیں عقول و افہام سے بالا تر ہیں۔
اس تک خاص و عام کے فہم و ادراک کی رسائی ناممکنات میں ہے۔ یہ دنیائے دنیائے
راز و نیاز ہے اس منزل تک رسائی حاصل کرنے کے لیے عارفین اور سالکین بڑے
بڑے کٹھن مجاہدات سے گزرتے ہیں۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سلطان العارفین سید السالکین امام
طریقت محرم راز معرفت و حقیقت جامع علوم ظاہری و باطنی حامل کمالات اسرار خفی و جلی
رفیق و ندیم حضرت خضر ؑ حضرت شیخ ابو سعید المخزومی ؒ نے حضور غوث الاعظم ؒ
کو اپنے پہلو میں بٹھا کر فرمایا کہ یا عبد القادر ؒ آپ کو میں جو خرقہ خلافت دے رہا
ہوں یہ خرقہ وہ مقدس خرقہ ہے جو ختمی المرتبت، محسن انسانیت، محبوب ربوبیت، حضرت محمد
مصطفیٰ ﷺ نے سید الاولیاء و الاصفیاء حضرت علی المرتضیٰ ؑ کو عطا فرمایا تھا۔ پھر یہ
بابرکت اور منبع فیض و عرفان خرقہ مبارک حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ حبیب
عجمی ؒ حضرت داؤد طائی ؒ حضرت معروف کرخی ؒ حضرت سری سقطی ؒ
حضرت جنید بغدادی ؒ حضرت شیخ شبلی ؒ حضرت عبد الواحد تمیمی ؒ شیخ ابو
الفرح یوسف طرطوسی ؒ اور حضرت شیخ ابو الحسن الہنکاری ؒ سے ہوتا ہوا مجھ فقیر تک
پہنچا ہے۔ اب میں یہ خلعت نورانی خدائے عزوجل کے حکم سے آپ کو عطا کرتا ہوں۔
میں یہ بات پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اے سید عبد القادر ؒ تم ہی اس خلعت
نورانی کے بہترین حقدار اور لائق ہو۔ الحمد للہ حق بہ حقدار رسید۔ یہ سعادت حضور کو بروز

جمعۃ المبارک کو عطا ہوئی۔

خرقہ مبارک:

یہ وہ بابرکت خرقہ مبارک تھا جو رب العالمین نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ، رحمۃ
اللعالمین ﷺ کو معراج کی شب عرش معلیٰ پر عطاء فرمایا تھا اور اس خلعت کے ساتھ
علوم و اسرار باطنی منسلک تھے حضور سید المرسلین ﷺ نے یہ خرقہ اپنے محبوب بھائی
حضرت علی المرتضیٰ ؑ کو عطاء فرمایا جو درجہ بدرجہ منتقل ہوتا ہوا محبوب سبحانی و محمد
مصطفیٰ ﷺ کے دلبند، حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے فرزند حضرت عبد القادر جیلانی ؒ
کی زیب و زینت بن گیا تھا۔ اس خرقہ پاک کی ضیاء باریوں اور عظمتوں کا بیان کیا ہو
سکتا ہے جس کو خود رسول اللہ ﷺ نے زیب جسم فرمایا ہو اور پھر ایک عرصہ تک سید
الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے دوش مبارک کی زینت بنا رہا ہو اور اب یہ خلعت
محبوب سبحانی غوث الصمدانی میراں محی الدین عبد القادر جیلانی ؒ کے دوش مبارک پر
آویزاں ہو گیا تھا۔ جونہی یہ خرقہ حضور غوث پاک ؒ نے اوڑھا آپ پر ایک وجدانی
کیفیت طاری ہو گئی آپ کو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ آپ پر کشف و عرفان کے اسرار و
رموز روشن ہو رہے ہیں اور ہر طرف سے ہزاروں قسم کے انوار ان پر برس رہے ہیں
اور فرش سے عرش تک کی تمام فضائیں اسرار و رموز کے نغمات سے لبریز ہیں۔ ہر طرف
تجلیات ہی تجلیات ہیں۔

جامع علوم ظاہری و باطنی:

خرقہ مبارک کے عطاء ہونے سے قبل حضور غوث پاک ؒ علوم ظاہری کے
منبع تھے اب خرقہ علوم باطنی کے عطا ہو جانے پر آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بھی بن
گئے تھے اس طرح ہر قسم کے علوم و فنون کی تاج داری آپ کو حاصل ہو گئی تھی اور یہ
تاجداری آپ کو تا قیامت حاصل رہے گی۔ بلکہ تا قیامت آپ اِس عہدہ جلیلہ پر فائز
رہیں گے۔ سبحان اللہ!

آپ نے اپنی ابدی علوی شان کے بارے میں خود ارشاد فرمایا ہے:

اَفلَت شموس الاولین وَ شمسنا
ابداً علٰی افق العلٰی لا تغرب

عروج چہارم فیض مصطفٰی ﷺ

حضور سیدنا و سندنا غوث الثقلین و غیاث الکونین امام العارفین و السالکین محبوب سبحانی ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو حالت بیداری میں قبل از نماز ظہر شہنشاہ کون و مکان سرورِ مرسلاں نبی غیب دان، حامیٔ بے کساں، شافع مجرمان احمد مجتبٰی محمد المصطفٰی ﷺ کی زیارت کا شرف ہوا تو رسول اکرم نبی معظم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رسول اعظم ﷺ: اے بیٹے تم واعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ: عرض کیا کہ اے میرے بزرگوار والد گرامی خیر الانامی میں ایک عجمی (دیہاتی گنوار) شخص ہوں فصحاءِ بغداد شہر کے علماء فضلاء اور دانشوروں) کے سامنے کس طرح تقریر کروں۔

رسول اعظم ﷺ: حکم فرمایا کہ بیٹا اپنا منہ کھولو۔

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ: حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنا منہ مبارک کھول دیا۔

رسول اعظم ﷺ: سات مرتبہ اپنا لعاب دہن حضور غوث پاک ﷺ کے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ بیٹا اب جاؤ بندگانِ خدا کو نیکی کی ہدایت کرو۔

سبحان اللہ! یہ سعادت ۱۷ رجب المرجب ۵۲۱ھ کو ملی۔

عروج پنجم فیض مرتضوی علیہ السلام

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب آپ نماز ظہر سے فارغ ہوئے

تو آپ کے جد بزرگوار مولانا و ملجانا و ماویٰ نا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے حضرت علی المرتضٰی سید الاولیاء و الاصفیاء نے کمال شفقت اور محبت سے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے تم لوگوں کو ہدایت کرنے کے لیے وعظ کیوں نہیں کرتے؟

حضرت غوث: اے ابا بزرگوار آپ کو معلوم ہے کہ میں قصبہ جیلان میں پیدا ہوا ہوں اور میں لسانی لحاظ سے عجمی ہوں کیونکہ اہل جیلان کی مادری زبان فارسی ہے اور اہل بغداد زیادہ تر ایسے لوگ ہیں جو لسانی لحاظ سے عربی ہیں اور اہل عرب کی سی فصاحت اور بلاغت مجھ میں نہیں ہے بقول عربی دان طبقے کے سوائے ان کے تمام اولاد آدم عجمی ہے، یعنی گونگے ہیں۔

حضرت علی: بیٹا اپنا منہ کھولو۔

غوث اعظم: آپ نے کمال ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا دہن مبارک کھول دیا۔

حضرت علی: آپ نے چھ مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دہن مبارک میں اپنا لعاب ڈالا اور فرمایا کہ بیٹا اب وعظ کہا کرو تیری وعظ و نصیحت سے خلق کثیر کو فائدہ ہوگا اور دین رسول مقبول میں ترقی ہوگی اور امت رسول اللہ ﷺ ہدایت پائے گی اور طریقت پر چلتے ہوئے بے شمار لوگ صالحین، واصلین کے زمروں میں داخل ہوں گے اور وَاصل باللہ ہوں گے۔

غوث اعظم: آپ نے بڑی نیاز مندی اور انکساری سے عرض کیا: اَبا حضور آپ نے میرے منہ میں صرف چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کے منہ میں سات مرتبہ اپنا لعاب مبارک ڈالا ہے۔

حضرت علی: بیٹا اَدَبًا مَعَ رَسُولِ اللہ یعنی اے بیٹے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ادب کو ملحوظ رکھا ہے۔

حضور غوث پاک ؒ فرماتے ہیں، اسی اثناء میں رسول پاک صاحب لولاک دوبارہ تشریف لائے اور آپ کو کمال شفقت اور محبت سے فرمایا کہ بیٹا یہ خلعت پہن لو۔

غوث الاعظم ؒ: اے میرے جد مکرم و معظم، خاک پا کو فرمایا جائے کہ یہ خلعت کیسی ہے؟

رسول معظم ﷺ: **هٰذِهٖ خِلَعَةِ وَ لائیتكَ قُطْبِيَةِ عَلٰى اَوْلِيَاء الله**۔ یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے جو قطب اور اولیاء سے مخصوص ہے۔

غوث اعظم ؒ: آپ نے جب یہ خلعت نورانی زیب تن فرمائی تو تمام خلائق جوق در جوق آپ کے حلقہ میں داخل ہونی شروع ہو گئی یہ فیوضات بطریق اویسی تھے جو بعد از نماز ظہر ۱۷ رجب المرجب ۵۲۱ھ کو عطاء ہوئے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلم دان گیا

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبد القادر
ذاتی ست ولائے وجہ عبد القادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے
عبد القادر بوجہ عبد القادر

عروج ششم حضور غوثِ پاک ؒ کا عہدہ جلیلہ محبوب سبحانی پر سرفراز ہونا

حضرت سید سیف الدین عبد الوہاب ؒ نے اپنی تالیف لطیف مصدر الو؟؟ میں تحریر فرمایا ہے کہ سترہ ربیع الاول ۵۳۶ھ کی شب کو ان کے کانوں میں کچھ غیر

مانوس آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کو اپنے مکان کے اردگرد بے شمار مخلوق خدا کا ہجوم محسوس ہوا جو کسی غیر معروف زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ جن کا مطلب آپ کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا۔

جب آپ نے اپنے بستر سے اٹھ کر اس شور کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی تو ان پر یہ انکشاف ہوا کہ ان کی رہائش گاہ کے چاروں طرف غیر مرئی اور اجنبی شکل و صورت کے انسان اِدھر سے اُدھر آ اور جا رہے تھے آپ نے ان سے استفسار فرمایا کہ دوستو! یہ کیسی مصروفیت ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت جی ہم کیا عرض کریں خود ہی عالم باطن کی طرف رجوع کر کے احوال معلوم کر لیں۔ چنانچہ وہ فی الفور عالم باطن کی طرف متوجہ ہوئے تو ان پر یہ انکشاف ہوا کہ دنیا بھر کے اولیاء اللہ، ابدال، اوتاد، اقطاب اور رجال الغیب عالم باطن کی طرف متوجہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اہم حکم کے صادر ہونے کے منتظر تھے۔ اس وجہ سے سب اہل مشاہدہ پر کبھی غلبہ صحو طاری ہوتا اور کبھی وہ غلبہ سکر میں غرق ہوتے اس طرح کبھی وہ سیر فی اللہ میں مست الست ہو جاتے اور کبھی مع اللہ سے خوش ہو جاتے اور کبھی وہ سیر من اللہ میں غرق ہو جاتے تھے اور پھر کبھی سیر الی اللہ کی کیفیت پا کر جھومتے تھے۔

حضرت سید سیف الدین عبد الوہاب ؒ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اہل مشاہدہ کو اس حالت میں دیکھ رہے تھے تو ان پر استغراق کی حالت طاری ہو گئی اور انہوں نے عالم ملکوت میں مشاہدہ کیا کہ ملائکہ جوق در جوق عالم جبروت میں جا کر ایک دوسرے کو مبارک باد دے کر آپس میں مصافحہ اور معانقہ کر رہے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد آپ نے مشاہدہ کیا کہ ایک الماس کے تخت پر حضور سرور کائنات فخر موجودات احمد المجتبیٰ محمد المصطفیٰ ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ان کے دائیں طرف ایک اور ذی شان اور ذی وقار نورانی شخصیت تخت پر زینت افروز ہے۔ جب تخت آپ کے نزدیک آیا تو انہوں نے مشاہدہ کیا کہ تخت پر دوسری ذی شان شخصیت مجمع الانوار لاہوتی محرم اسرار

جبروتی، حقیقت مآب طریقت انتساب حضور غوث پاک ؒ کی تھی۔

جب تخت آپ کے نزدیک سے گزر گیا تو آپ اپنی اصلی حالت میں آ گئے مگر اس بات پر آپ کی طبیعت بڑی بے چین تھی کہ آپ نے جو مشاہدہ کیا ہے اس کی اصلیت کیا ہے اس لیے آپ اٹھ کر حضور غوث پاک ؒ کے حجرہ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ ان کی طرح سب سالکین بیدار تھے اور محوِ عبادت و ریاضت تھے اور حضور غوث پاک بھی محوِ عبادت تھے اور ان کے حجرہ مبارک سے نور کی لطیف کرنیں چھن چھن کر باہر آ رہی تھیں۔

آپ میں حجرہ میں جانے کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے وہ واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف آ گئے۔ راستہ میں کسی پکارنے والے کی آواز آپ کو سنائی دی۔

الٰہی بحرمت قطب ربانی، غوث الصمدانی، میراں محی الملت والدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی، محبوب سبحانی کریم الطرفین الحسنی والحسینی ؒ نقطۂ دائرہ ہدایت کتاب کرامت **اغثني وكرمني بلطفك وكرمك في سبيل الله۔**

اس وقت آپ پر یہ انکشاف ہوا کہ خدائے ذو الجلال والکرام نے اپنی شان کریمی کے تحت حضور غوث پاک ؒ کو مرتبہ محبوبیت پر سرفراز فرمایا ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ رب العالمین۔

جب صبح ہوئی تو اطراف عالم سے تمام اولیاء اللہ، قطب ابدال، غوث، اوتاد، رجال الغیب، جنات، ارواح، اور ملائکہ برائے تہنیت آستانہ غوثیت پر آنے شروع ہوئے اور ہر طرف سے سبحان اللہ، مرحبا یا شاہ جیلانی ؒ مبارک ہو یا محبوب سبحانی کی صداؤں کا شور بلند ہونا شروع ہو گیا ہے ہر طرف سے فتوح، نذرانے اور تحفے تحائف پیش کیے جانے لگے۔ یہ حال متواتر تین روز تک جاری رہا ان تین ایام میں اطراف عالم سے آنے والے زائرین جن میں اس وقت کے مشہور و معروف مشائخ علماء اولیاء اللہ صوفیاء جنات، ملائکہ، ارواح مبارکہ اور دیگر خلائق عالم شامل تھی۔ حضور قبلۂ دو جہاں

و کعبہ جاوداں کاشف الاسرار، ملک و ملکوت، ناظر الانوار تقدس و جبروت ابو محمد سید عبد القادر جیلانی ؒ محبوب سبحانی، شہباز لا مکانی غوث الصمدانی نجیب الطرفین الحسنی و الحسینی ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مبارک باد و تہنیت پیش کیں۔ ان بے شمار مبارک باد اور نذرانہ ہائے عقیدت پیش کرنے والے زائرین نے حضور غوث پاک ؒ کو جن جن القابات سے خطاب کیا ان کا شمار کرنے کی تو کسی شخص میں طاقت نہیں ہے البتہ ان میں سے ۹۹ القابات کا ذکر علامہ عبد القادر الاربلی ؒ نے اپنی معروف تالیف تفریح الخاطر میں فرمایا ہے جو قارئین حضرات کے لیے ان کے اپنے مقام پر پیش کر دیا جائے گا۔

درود غوثیہ شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى غَوْثِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى غَوْثِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى غَوْثِ الصَّالِحِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى غَوْثِ الْمُصْلِحِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى غَوْثِ الصَّادِقِيْنَ۔

درود شریف قادری

یہ درود شریف سیدنا و مولانا غوث الاعظم ؒ کی طرف منسوب ہے اور حضور کی تالیف ہے اور موجب فیوض و انوار اور ازدیاد محبت سرورِ کائنات ﷺ ہے۔ روزانہ ایک سو یا پانچ سو بار پڑھے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ننانوے (۹۹) اسماء شریفہ

عبدالقادر	سیّدٌ	موَیّدٌ	کریمٌ
عظِیمٌ	شَرِیفٌ	ظَرِیفٌ	اِمَامٌ
ھُمَامٌ	سَالِکٌ	نَاسِکٌ	مُوقِنٌ
مُومِنٌ	مُنعِمٌ	مکرّمٌ	طَبِیبٌ
طَیّبٌ	مُطِیبٌ	جوّادٌ	مِنقَادٌ
قائمٌ	صَائمٌ	عَابِدٌ	زَاھِدٌ
سَاجِدٌ	وَاجِدٌ	جِیلیٌ	حَنبلیٌ
تَقِیٌ	نَقِیٌ	کَامِلٌ	بَاذِلٌ
زَکیٌ	صُفِیٌ	جَمِیلٌ	جَلِیلٌ
مَاضٍ	مناصٍ	سَعیدٌ	رَشِیدٌ
سَخِیٌ	وَفِیٌ	نَاصِحٌ	فَاتِحٌ
وَاضِحٌ			
پارساء	نقیبٌ	نجیبٌ	خَاضِعٌ
خَاشِعٌ	صَاحِبٌ	ثَاقِبٌ	وَارِثٌ
وَارِعٌ	یَارِعٌ	فَایِقٌ	حَارِثٌ
لَایِقٌ	رَاسِخٌ	شَامِخٌ	وَلِیٌ
خَفِیٌ	ظَاھِرٌ	طَاھِرٌ	مُطِیعٌ
مُنِیعٌ	لَبِیبٌ	حَبِیبٌ	شَاھِدٌ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاً للہ

رَاشِدٌ	زَاہِدٌ	قَاہِدٌ	بشیر
مُنِیرٌ	سِراجٌ	تاجٌ	فَاتِحٌ
فَاتِحٌ	مُقرّبٌ	مُھذّبٌ	خَلِیلٌ
دَلِیلٌ	صَادِقٌ	حَاذِقٌ	سُلطَانٌ
بُرھَانٌ	حَسَنِیٌ	حُسَینیٌ	عَالِمٌ
حَاکِمٌ	مُعِینٌ	مُبِینٌ	مِصبَاحٌ
مِفتَاحٌ	شَاکِرٌ	ذَاکِرٌ	مَلَاذٌ
مُعَاذٌ	صَالِحٌ		

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر ست
سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر ست

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ عالم شاہِ عبدالقادر ست

عارف باللہ شیخ نور الدین ابو الحسن بن یوسف علیہ الرحمۃ

غوث الورٰی غیث الندی نور الھدٰی
بدر الدجٰی شمس الضحٰی بل انوار

و له الفضائل و المكارم و الندى
و له المناقب فى المحافل تنتشر

ما فى علاهٔ مقالة المخالف كل
فى مسائل الجماع فيه تسطر

❁❁❁

باب نمبر ۵:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ وآلك واصحابك یاسیدی یاخیرخلق اللہ۔ برحمتك یا ارحم الرحمین۔

پیش گوئی بابت ظہور سرکار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

علامہ حضرت شاہ محمد صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ کتاب حقیقت گلزار صابری میں امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی تصنیف مبارک قوی القربات کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ شب جمعۃ المبارک ۱۰ ھ بتاریخ تیرہ ربیع الاول کو رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور دیگر اصحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مدینہ کے جانب شمال روانہ ہوئے، پانچ ہزار قدم کے فاصلہ پر ایک کیکر کے درخت کے پاس ہی تین کھجوروں کے درخت تھے جو باہم دس یا پندرہ قدم کے فاصلہ پر تھے۔ حضور نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تفریح کے طور پر چہل قدمی فرمانے لگے اور ساتھ ہی مستقبل میں رونما ہونے والے آثار و واقعات کے بارے میں ارشادات فرمانے شروع کیے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اندیشہ ہے کہ دیگر اُمتوں کی طرح جیسا کہ قرآن الحکیم میں ذکر ہے کہ وہ جلد یا بدیر گمراہ ہو گئیں کہیں امت مسلمہ بھی گمراہ نہ ہو جائے۔ اس ضمن میں کچھ ارشاد ہو۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر! الحمد للہ! میری امت کو اللہ جل شانہٗ نے اس کی تعلیم و تربیت کے لیے اولیائے کرام کے وجود سے جاری رکھنے کا وعدہ فرمالیا ہے اس لیے مجھے میری امت کے گمراہ ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے میری امت کے اولیاء یا علماء ربانی بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہوں گے جو اپنی شان و مرتبہ کے لحاظ سے ہر روز نئی شان کے مظہر ہوں گے۔ یہ علماء یا مجدد اپنے الہامات سے میری اُمت کو صراطِ مستقیم کی طرف ہمیشہ راہ نمائی کرتے رہیں گے اس طرح میری امت گمراہی سے ہمیشہ بچی رہے گی۔ یہ مجددین اپنے الہامِ باطن کی طالبین اور سالکین کو دو طرح سے تعلیم فرمائیں گے۔

1. وہ کبھی کسی طالب صادق کی اَسفل طبیعت کو ذات اَحدیت حرفہ تک سیر عروجی کروائیں گے۔ اس سے مراد بندہ کا ذات احدیت سے وَاصل یا مقام فناء فی اللہ تک پہنچنا ہے۔
2. اور کبھی کسی طالب صادق کو ذات احدیت صرفہ سے بندہ کی طبیعت اسفل تک سیر نزولی کروائیں گے یعنی ذات احدیت صرفہ نزولی شکل میں بندہ پر منکشف ہو جایا کرے گی۔

علماء اور صوفیاء نے منازلِ عروجی و نزولی کے مندرجہ ذیل مدارج مقرر فرمائے ہوئے ہیں۔

منزلاتِ عروج و نزول:

حضرت شیخ ابو سعید المبارک المخزومی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مرشد حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ نے اپنی کتاب ''تحفہ مُرسلہ'' میں منزلات عروج و تنزلات کی مندرجہ ذیل حدود مقرر فرمائی ہیں۔

منزلاتِ نزول کی وضاحت:

عارفین و کاملین نے ان کو تعیناتِ کے ناموں سے تعبیر کیا ہے یعنی ذات حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا اپنی تجلیات کے ذریعے اَعیان ثابتہ پر اَجمالی طور پر ظہور فرمانے کو تنزلات کہتے ہیں۔ تنزلات جمع نزول کی ہے۔ اس ضمن میں کچھ بیان کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے سالک ایمان کامل رکھے کہ ذات حق سب قسم کی شراکت سے پاک ہے یعنی ذات حق جس طرح ان تنزلات پر ظہور فرمانے سے قبل بے مثل و مثال تھی۔ وہ ان تنزلات کے بعد بھی بے مثل و مثال ہے نہ اس میں کفو کو دخل ہے نہ اس میں کل کو راہ ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ صرف ذات حق اپنی اجمالی شان سے اعیان ثابتہ پر نزول فرماتی ہے۔ عارفین نے اس اجمالی نزول کے بذریعہ کشف و الہام مندرجہ ذیل تنزلات بیان فرمائے ہیں۔

1. نزول اول: یہ نزول ذات حق کا اجمالی طور پر خود اپنی ہی ذات پر تجلی فرمانے کے عمل کا نام ہے اس کو تصوف کی اصطلاع میں احدیت واحدیت کہتے ہیں۔
2. نزول دوئم: یہ نزول ذات حق کا اجمالی طور پر خود اپنی ہی ذات پر تجلی فرمانے کے عمل کا نام ہے اس کو صوفیاء حقیقت محمدیہ ﷺ کا نام دیتے ہیں اور یہی ماہیت وعینیت ہے۔
3. نزول سوئم: اس میں حقیقت ذات عینیت و ماہیت یعنی محمدیہ ﷺ کا ''اپنی اجمالی شان سے اپنی تجلی حیوانات پر ڈالنے کا نام ہے اس کو حقیقت انسانیہ کہتے ہیں۔
4. نزول چہارم: اس میں حقیقت ذات انسانیہ کا اپنی اجمالی شان سے اپنی تجلی روح پر ڈالنے کا نام ہے صوفیاء اس کو عالم ارواح، عالم امثال یا عالم برزخ

کا نام دیتے ہیں۔

- نزول پنجم: اس مین حقیقت روحیہ کا اپنی اجمالی شان سے تجلّی اجسام پر ڈالنے کا نام ہے اس کو صوفیاءؒ لطائفِ کونیہ کا نام دیتے ہیں۔
- نزول ششم: اس میں حقیقتِ لطائف کونیہ کا اپنی اجمالی شان سے اپنی تجلّی تمام موجودات پر ڈالنے کا نام ہے اس کو جمع الجمع کہتے ہیں۔
- نزول ہفتم: اس میں تمام عوالم یعنی عالم کونیہ و امکانیہ، روحیہ، ملکوتیہ انسانیہ، عینیہ، ماہیہ شامل ہیں، یعنی اس آخری تجلّی میں ذاتِ حق اپنی اجمالی شان سے ہر چیز کو اس کی استعداد کے مطابق فائدہ پہنچاتی ہے۔

منزلاتِ عروج:

علماء ربانی و عارفین و کاملین اپنے سالکین یا مریدین کو پروازِ عروجی کی سیر بذریعہ کشف کروا دیتے ہیں مثلاً ایک سالک کو یہ یقین دلوایا جاتا ہے کہ تیرے اندر سب کچھ ہے بقول حضرت سلطان باہوؒ

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ہو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے تے وِچے ونجھ مہانے ہو
چوداں طبق دلیدے اندر تنبواں وانگوں تانے ہو
جو دل دا محرم ہووے باہو سو یو رب پچھانے ہو

یعنی مرشد کامل اپنے مرید کو پہلے سب اعیان ثابتہ یا موجودات حاضرہ کی معرفت سے آگاہ کرتا ہے۔ پھر اس میں سے اس کو اشیاء عالم سفلی و علوی کی معرفت سے آگاہ کرتا ہے۔ پھر اس کو لطائف کونیہ کی معرفت حاصل کرواتا ہے۔ بعد ازاں اس کو عوالم ارواح کی سیر کرواتا ہے۔ پھر اس کو انسان کے ہر مرتبہ مقام سے آگاہ کرتا ہے اس کو اس کے بعد رازِ حقیقتِ محمدی ﷺ سے آگاہ کرتا ہے۔ بعد ازاں اس کو الٰی اللہ

اور فی اللہ کا درس دیتا ہے۔ یہ مضمون آئندہ کسی باب میں مذکور ہوگا۔ انشاء اللہ!

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ارشاد فرمائیں کہ آپ کی امت کے اولیاء کرام رحمہم اللہ کی کیا شان ہے اور وہ امت کو کس طرح تعلیم فرمائیں گے؟

حضور نے کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے معلوم ہے کہ روز میثاق کو اپنے خالق کے معبود اور رب ہونے کے اقرار کے بعد تمام ارواح کو عبودیت و ربوبیت کے سجدے کرنے کا حکم صادر ہوا تو اُن ارواح نے چار صفوں میں کھڑے ہو کر ذاتِ حق تعالیٰ و سبحانہٗ کو عبودیت و ربوبیت کے سجدے کئے تھے اُن کی ترتیب یہ تھی:

- صف اول: اس میں تمام انبیاء اور مرسلین کی ارواح کھڑی تھیں۔
- صف دوئم: اس میں تمام اولیاء اللہ کی ارواح کھڑی تھیں، مگر روح غوث اعظمؒ کی جگہ بالکل میرے پیچھے تھی۔ اس نے میرے پاؤں کے نشانات پر سجدے کیے تھے۔ اس لیے اسے میرے جسم کا فیض حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔
- صف سوئم: اس صف میں اہل ایمان و یقین کی ارواح کھڑی تھیں۔
- صف چہارم: اس میں مشرکین اور ضالین کی ارواح کھڑی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ارشاد فرمائیں کہ یہ غوث اعظم کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اولادِ حسنین و کریمین سے ہے۔ جو تمام اولیائے امت میں سے سرکردہ اور سب کے سردار ہیں اور ولائت کا عطا ہونا غوث الاعظمؒ کی منظوری یا اجازت پر منحصر ہے آپ کو کسی کی ولائت موقوف کرنے یا بحال کرنے کا اختیار ہے۔

جیہڑے سینے وچہ عشق دا سیک ہووے
مرشد اوس نوں نظراں وچہ انگدے نیں
اوس مرید تے نظر کرم دی کر کے
صِبْغَةُ اللہ دے رنگ وچہ رنگدے نیں
جیہنوں مرشد دے قدماں وچہ تھاں ملے
او پھر جنت فردوس نہ منگدے نیں
اوتھے محفل دا ہندا نزول حافظ
ڈیرے غوث دے جتھے ملنگدے نیں

✿✿✿

باب نمبر ۸:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین۔ و آلہٖ الطیبین الطاہرین۔ و اصحابہٖ الاکرمین واولیائہٖ المقربین۔ برحمتك یاارحم الرحمین۔

احوال پیش خبری برائے ظہور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

علماء و محدثین و مفسرین و مورخین و دیگر راویان اسلام نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کے متعلق بے شمار پیش گویاں اور مژدہ ہائے تحسین ارشاد فرمائے ہیں۔ یہ پیش خبریاں اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ سب کا ذکر اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں ہے۔ صرف چند اخبار یا پیش خبریاں بطور چلو بھر از بحر بے گراں کے مصداق برائے تازگیٔ ایمان حضرات قارئین پیش ہیں۔ تا کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ارفع اور اعلیٰ شان مزید آشکار ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ محمد حسن صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف تالیف ''حقیقت گلزار صابری'' میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تالیف لطیف ''کشف الغیوب'' کے حوالے سے بیان فرماتے کہ گیارہ رجب المرجب ۱۴۰ھ کی شب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تلاوتِ درودِ پاک اور دیگر اوراد مبارکہ کے وظائف میں مصروف تھے کہ

آپ کو غلبۂ توم بڑی شدت سے محسوس ہوا۔ آپ نے ہر چند کوشش فرمائی کہ روزانہ کے معمولات وظائف پورے کیے جائیں، مگر طبیعت میں نیند کا غلبہ بڑی تیزی سے بڑھتا ہی گیا۔ آخر تنگ آ کر آپ نے کیفیت باطن کی طرف توجہ فرمائی تو آپ پر احسان ہوا کہ ایک پُر بہار گلستان میں ایک نوری محفل کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں تمام ارواح مبارکہ آئمہ اطہار، صحابۂ رضوان اور اولیاء مقربین نہائت ہی مؤدب طریقہ سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہیں حضرت امام جعفر صادق ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ انکشاف ہوا کہ اولیاء اللہ کی ارواح مبارکہ میں تین گروہ ہیں، صعودی ارواح، نزولی ارواح اور ارواح اولیاء اللہ در عالم ناسوت یا عالم سفلی۔

صعودی ارواح:

اس سے مراد ایسے اولیاء اللہ کی ارواح مبارکہ ہیں جو اس عالم ناسوت سے اپنی مدت قیام ختم کر کے بعد از وصال عالم برزخ میں روز حشر کا انتظار کر رہی ہیں یہ برگزیدہ ارواح اس پر اپنے تاسف اور افسوس کا اظہار کر رہی تھیں کہ کاش ان کو بھی محبوب سبحانی غوث الصمدانی میراں محی الدین سید عبد القادر جیلانی ؒ کے زمانہ ظہور کا وقت میسر ہوتا اور وہ بھی حضور کی محفلوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے لطف اندوز ہوتے۔

نزولی ارواح:

اس سے مراد ایسی اولیاء اللہ کی ارواح ہیں جو ابھی تک عالم ارواح میں ہیں اور اپنی باری کا انتظار فرما رہی ہیں کہ کب ان کو عالم ناسوت میں جانے کا حکم ملے اور وہ دنیا میں جائیں۔ ان کو یہ شوق تھا کہ کاش ان کو حضور غوث پاک کا زمانہ عالم ناسوت میں میسر آئے اور وہ حضور غوث پاک ؒ کی مریدی اور کفش برداری کا شرف

حاصل کر سکیں۔

اولیاء عالم سفلی کی ارواح:

اولیاء اللہ اہل زمانہ یا عالم ناسوت کی ارواح بے چین تھیں کہ کاش ایسا ہو جائے کہ اللہ کریم ہمارے زمانے میں اپنے محبوب کا ظہور فرما دے تو وہ بھی ان سے اپنی بخشش کا پروانہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو جائیں ان حالات کا مشاہدہ کر کے حضرت امام جعفر صادق ؓ ایک مقام پر رک گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت انس بن مالک ؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یا حضرت آپ کا سرورِ دو جہاں ﷺ بڑی دیر سے انتظار فرما رہے ہیں جلدی تشریف لے چلیں چنانچہ آپ حضرت انس بن مالک ؓ کے ہمراہ ایک موتی نما خیمہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور سرور عالم ﷺ ایک تخت جمال پر جلوہ افروز ہیں۔ اور اہل بیت عظام درجہ بدرجہ تشریف فرما ہیں آپ نے حضور سرور کائنات فخر موجودات افضل التسلیمات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کو سلام عرض کیا۔ حضور نے امام جعفر صادق ؓ کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم فرمایا جب آپ بیٹھ چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا صرف تین یوم بعد تم عالم سفلی سے کوچ کر کے یہاں آ جاؤ گے۔ ہمارا حکم ہے کہ تم اس عالم میں آنے سے پہلے اس محفل میں کیا ہوا مشاہدہ لکھ کر عالم ناسوت میں چھوڑ آؤ۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

جب محفل اچھی طرح جم چکی تو حضرت امام جعفر صادق ؒ نے مشاہدہ فرمایا کہ دو ارواح آگے پیچھے چلتی ہوئیں تخت مبارک کے پاس تشریف لائیں ان میں سے ایک روح کا نور سفید الماس کی طرح تھا اسے حضور علیہ السلام نے اپنے دائیں زانو پر بٹھا لیا یہ روح مبارک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تھی۔

دوسری روح جو سرخ یا قوتی رنگ کی تھی۔ اسے حضور سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھا لیا۔ یہ روح مبارکہ حضور مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ؒ کی تھی۔

آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا عبد القادر جو محی الدین ہے یہ اولاد الحسن والحسین میں سے ہے اسے میرے جسم اطہر سے مناسبت ہے اس لئے یہ شان رحیمی کا حامل ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت علی احمد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ علی احمد ہے جو علاؤ الدین ہے۔ یہ اس عبد القادر کی اولاد امجاد سے ہیں۔ اسے میرے محبوب اور تیرے جد علی المرتضیٰ سے جسمی اور روحی مناسبت ہے۔ اس لئے اس میں شان قہاری کا ظہور ہوگا۔

بعد ازاں سرور کائنات فخر موجودات محمد المصطفیٰ ﷺ تخت مبارک سے نیچے تشریف لے آئے اور یوں یہ محفل پاک اختتام پزیز ہوئی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب خواب سے بیدار ہوئے تو طبیعت پر کسی قدر خوشی اور مسرت کا حال طاری تھا۔ آپ نے فی الفور اس مشاہدہ اور معائنہ کے احوال تحریر فرمائے اور ان کو محفوظ فرما لیا اور تین دن بعد شہید ہوئے۔

حضرت شاہ حسن صابری ؒ اپنی تحقیق و تصدیق کی بنا پر ارشاد فرماتے ہیں کہ دیگر اولیاء اللہ جو حضرت امام جعفر صادق ؒ کے ہم عصر تھے۔ انہوں نے بھی اپنے مکتوبات نطاب میں اس مشاہدہ کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً حضرت امام موسیٰ کاظم ؒ نے اپنی تصنیف شق البدر میں حضرت عبد اللہ محض ؒ نے اپنی تصنیف شہود الاسرار میں حضرت خواجہ ابراہیم ادھم ؒ نے اپنی تصنیف محیط الناصر میں اور حضرت حبیب عجمی ؒ نے اپنی تصنیف صفات وحدت میں حضرت امام ابو حنیفہ ؒ نے بدیع الشائق میں یہی ذکر کیا ہے۔

از حضرت مولانا شاہ احمد نورانی ؒ

وہ ہیں نورِ نگاہِ شاہِ طیبہ
وہ دلبند جنابِ مرتضیٰ ہیں
نہیں ان سا کوئی واللہ باللہ
اَمام اولیاء واصفیاء ہیں

مناقب غوث پاک

شاہان ملک بحر و برسران سرزمین یکسر
سلاطین جہاں چہ فریدوں و دارا و سکندر
چہ نادار وچہ اہل زرچہ اصغر و اکبر
خلائق کہتہ مہتہ نگوں دار و بپائت سر
تو ز و روشور جسمانی تو کان لطف احسانی
تو دینی بلکہ ایمانی و محی الدین جیلانی
تو محبوب مصطفیٰ ہستی چراغ مرتضیٰ ہستی
تو پور مجتبیٰ ہستی دل خیر النساء ہستی
امام مقتدا ہستی بعالم پیشوا ہستی
جہاں را راہنما ہستی جوان دلبربا ہستی
بہ ہمت شاہ مردانی بہ ہیبت شیر یزدانی
تو قیصر بلکہ خاقانی و محیی الدین جیلانی
زہے رخسار نورانی ز ہے خندہَ پیشانی
زہے منظور حقانی و محیی الدین جیلانی

تو محبوبی و سالاری تو مطلوبی و سرداری
تو دلداری و غم خِواری دوائے جملہ آزاری
بمشکل مکینی یاری پذیرائے کنی زاری
بنا چاری و نادارِی بحکم ایزدِ باری
زگنج فیض ربانی کنی ہر دم زر افشانی
تو بیشک ابر نیسانی و محی الدین جیلانی
(از حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ)

جاں بخش مرا بپائے عبدالقادر
جا بخش تہ لوائے عبد القادر
از صد چو رضا گزشتے از بہر رضائش
اینہم بعلم برائے عبد القادر

✿✿✿

باب نمبر ۹:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَدِّ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

شجرہ نسب حضرت سیدنا غوث الثقلین ابومحمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیران پیر سید ابومحمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شجرہ نسب میں بعض ناشرین یا مصنفین کی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑی تفاوت پائی جاتی ہے۔ احقر نے اِس سلسلہ میں بے شمار کُتب و رسائل کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اَخذ کیا ہے کہ ناشرین اپنی تصنیفات میں حوالہ جات بیان کرتے ہوئے کماحقہ تصدیق یا جستجو سے کام لے کر درست حوالہ جات بیان کرنے کی سعی و کوشش نہیں کرتے اِن کی یہی سہل نگاری اور لاپرواہی کے نتیجہ میں عوام الناس اپنے پڑھے ہوئے حوالہ جات پر یقین کر کے صرف اُن کو ہی درست جانتے ہیں اور دوسرے مقررین یا مصنفین کے خلاف مصروف پیکار ہو جاتے ہیں۔ جو بعد میں ناخوشگوار واقعات کا باعث بن جاتے ہیں۔

حضرت سیدنا محی المِلت والدین غیاث المستغیثین کی ذات والہ صفات اپنی لامحدود رفعت شان اور محبوب خالق وخلائق عوالم کی وجہ سے بڑی اہم اور ذی شان ہے اِن کے نسب نامہ کے ساتھ ہر ایک مسلمان کو روحانی اور جسمانی لگاؤ ہے اگر حضور کے نسب نامہ میں بھی تفاوت موجود ہو تو دیگر بنی آدم کے انساب کے انساب میں تفاوت یا نامکمل ہونے کی دلیل کو کیونکر رَد کیا جا سکتا ہے، مثلاً:

۱ طبقات ابن سعد میں حضور کا نسب نامہ اس طرح درج ہے۔
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید موسیٰ ابو صالح ؒ بن سید عبداللہ الجیلی ؒ بن سید یحییٰ زاہد ؒ بن سید محمد ابوبکر ؒ بن سید داؤد ؒ بن سید موسیٰ ثانی ؒ بن سید عبداللہ الصالح ؒ بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض ؒ بن سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت امام حسن ؑ بن حضرت سید السادات مولائے کائنات علی المرتضیٰ ؓ۔

۲ پیر غلام دستگیر نامی صاحب رسالہ نسب نامہ رسول میں حضرت کا نسب نامہ اس طرح بیان کرتے ہیں:
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید موسیٰ الصالح ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید عمر یحییٰ زاہد ؒ بن حضرت سید محمد رومی ؒ بن سید داؤد امیر ؒ بن سید موسیٰ ثانی ؒ بن سید عَبداللہ الصالح ؒ بن حضرت سید موسیٰ الجون ؒ بن حضرت سید عبد اللہ محض ؒ بن حضرت سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت سیدنا امام حسن ؑ بن حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔ یعنی نمبر ۳، ۴، ۵ اور ۶ میں فرق ہے۔

۳ سید احمد حسن گیلانی اپنے رسالہ باغ بدر میں حضرت غوث پاک کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں۔
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید ابوصالح موسیٰ ؒ بن سید عبداللہ الجیلی ؒ بن یحییٰ زاہد ؒ بن سید محمد شمس الدین ؒ بن سید ابوبکر داؤد ؒ بن سید موسیٰ ؒ بن سید عبداللہ مورث ؒ بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض ؒ بن حضرت سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت امام حسن ؒ بن حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔

۴ مولانا مولوی اختر حسین دہلوی اپنی تالیف اولیائے ہند و پاک میں غوث پاک ؒ کا شجرہ نسب اس طرح بیان فرماتے ہیں:
سید عبد القادر جیلانی ؒ بن سید موسیٰ ؒ بن سید عبد اللہ ؒ بن سید یحییٰ زاہد ؒ بن محمد ؒ بن سید داؤد ؒ بن سید موسیٰ ثانی ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید موسیٰ الجون ؒ سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت امام حسن ؑ بن مولائے کل حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔

۵ حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری ؒ اپنی تالیف سیرت غوث ثقلین میں جناب غوث پاک کا شجرہ نسب اس طرح بیان فرماتے ہیں:
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید موسیٰ ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید یحییٰ زاہد ؒ بن حضرت سید داؤد ؒ بن سید موسیٰ ثانی ؒ بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض ؒ بن سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت سیدنا امام حسن ؓ بن حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔

۶ حضرت مولانا فیض محمد صاحب ؒ اپنی تالیف سیرت غوث میں حضرت غوث پاک کا شجرہ نسب یوں بیان فرماتے ہیں:
حضرت سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید ابوصالح ؒ بن سید عبداللہ الجیلی ؒ بن سید یحییٰ زاہد بن سید شمس الدین زکریا ؒ بن سید ابوبکر داؤد ؒ بن سید موسیٰ ثانی ؒ بن سید عبداللہ الصالح ؒ بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت امام حسن ؓ بن حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔

۷ حضرت علامہ علی قاری ؒ اپنی تالیف ''نزہۃ الخاطر'' میں جناب غوث پاک کا شجرہ نسب اس طرح بیان کرتے ہیں۔
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید ابو صالح بن سید عبداللہ ؒ بن سید یحییٰ بن سید داؤد ؒ بن سید موسیٰ ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض ؒ بن سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت سیدنا امام حسن ؓ بن شاہ مردان حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ۔

۸ حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تالیف ''زبدۃ الاثار'' میں حضور کا شجرہ نسب اس طرح بیان فرماتے ہیں:
سید عبدالقادر جیلانی ؒ بن سید ابوصالح ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید یحییٰ الزاہد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ؒ بن سید عبداللہ ؒ بن سید موسیٰ الجون ؒ بن سید عبداللہ محض ؒ بن سید حسن مثنیٰ ؒ بن حضرت سیدنا امام حسن ؓ بن امام الاولیاء حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ۔

⑨ حضرت سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "گلستان بدریہ" میں حضرت سید ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح تحریر کیا ہے:

سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بن سید بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید یحییٰ الزاہد رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد زکریا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابوبکر داؤد رحمۃ اللہ علیہ بن سید موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبد اللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ بن سید موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبد اللہ محض رحمۃ اللہ علیہ بن سید حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

اس طرح دیگر بہت سی کتب میں حضور کے بزرگوں کے اسمائے گرامی یا اُن کے القاب میں تفاوت ہے۔ بعض مصنفین حضرات نے حضور کے بزرگوں کے اسماء کا اندراج ہی نہیں کیا۔ اِن کتب و رسائل پر تبصرہ ہم نے طوالت کے خوف سے ترک کر دیا ہے اور صرف مستند کتب تاریخ و سیر میں سے بڑی محنت اور کاوش سے حضور کے نسب نامہ میں شامل بزرگوں کے مختصر حالاتِ زندگی کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ امید ہے قارئین حضرات اس تھوڑے سے بیان کو ہی کافی تصور کر کے اپنی علمی پیاس بجھائیں گے۔ انشاء اللہ۔

وردِ حضوریٔ سرورِ کائنات ﷺ

① اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ ایک سوبار

② سورۃ لِاِیْلٰفِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔ ایک سوبار

③ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ اَغِثْنِیْ وَاَمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ ایک سوبار

راج کس شہر پہ کرتے نہیں تیرے خدام — باج کس شہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر — کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

❀❀❀

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَافِعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت سید موسیٰ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سید موسیٰ بن حضرت سید عبد اللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کی کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ ۲۷ رجب ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۶۰ھ میں اپنے والد کی بیعت کر کے خرقہ خلافت پہنا۔

کنیت ابو صالح کی وجہ:

آپ حضرت ابو محمد شیخ محی الدین غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں جو کہ تمام اولیائے امت محمدیہ ﷺ کے سردار ہیں۔ آپ کی پیدائش کے وقت حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ اکرام اور اولیائے عظام، آئمہ الہدیٰ، اوصیاء اور صوفیاء، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ہمراہ مبارکباد دینے کے لیے اُن کے گھر تشریف لائے اور فرمایا:

یا ابا الصالح اعطاک اللہ ابنا وھو ولی و محبوبی و محبوب اللہ تعالٰی وسیکون لہ شانٌ فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل۔

ترجمہ: اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں ایسی ہی شان ہو گی جس طرح میری انبیاء اور رسل میں ہے۔

غوث الاعظم درمیانِ اولیاء — چون محمد ﷺ درمیانِ انبیاء

اس دن سے حضرت سید موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیت ابو صالح اختیار کر لی اور آپ اس کنیت سے مشہور و معروف ہو گئے۔

لقب جنگی دوست کی وجہ:

کتب تاریخ میں اور سیر میں یہ واقعی بڑی وضاحت کے ساتھ درج ہے کہ آپ امورِ شریعت کے بارے میں بڑی سختی سے عمل کرتے تھے اور مخلوق خدا کو اراکینِ شریعت کے بارے میں تبلیغ دینِ ربانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ جہاد بالسیف سے بھی کام لیتے تھے اور خلافِ شرع کاموں کو زور سے ختم کر دیتے تھے اس لیے آپ عوام الناس میں لقب جنگی دوست سے مشہور تھے۔ جنگی دوست کا مطلب مجاہد ہے۔ یعنی جہاد بالنفس کا عامل۔ سالک یا صوفی وغیرہ۔

روایت ہے کہ ایک دن آپ جامع مسجد بغداد کو جا رہے تھے کہ راستہ میں خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے اپنے سروں پر اٹھائے جا رہے تھے۔ حضرت سید موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا اور ان کے مٹکے توڑ دیئے۔ ان کے تقدس اور احترام بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور دوڑتے ہوئے خلیفہ وقت کے پاس گئے اور سب واقعہ بیان کیا۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ سید موسیٰ ؓ کو اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ چنانچہ خلیفہ کے ملازموں نے حضرت موسیٰ کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا۔ خلیفہ عباسی بڑے غصہ کی حالت میں تھے۔

خلیفہ عباسی: اے موسیٰ تم نے میرے نوکروں کی محنت کو کیوں ضائع کیا ہے؟

حضرت موسیٰ: میں محتسب ہوں میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ عباسی: آپ کس کے حکم سے محتسب ہیں؟

حضرت موسیٰ: بڑے رعب اور دبدبے کے ساتھ فرمانے لگے کہ جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ اصل محتسب تو ہم ہیں اور حکمران بھی ہم ہیں اگر ہم چاہیں تو تیری گدی اور تخت کسی اور کے حوالے کر سکتے ہیں۔

آپ کا ارشاد سن کر خلیفہ سہم گیا اور ڈر کر خاموش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد گویا ہوا۔

خلیفہ عباسی: یا حضرت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بڑھ کر مٹکوں کو کیوں توڑا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ: آپ کو عذابِ آخرت اور رسوائی سے بچانے کے لیے۔

خلیفہ عباسی: اس پر میں آپ کو اپنی طرف سے سلطنتِ اسلامیہ کے محتسب اعلیٰ کے عہدہ پر فائز کرتا ہوں آپ اس عہدہ کو قبول فرمائیں تو میری عزت افزائی ہوگی۔

حضرت موسیٰ: ہم مامور من اللہ ہیں ہم کو مامور من الخلق کی ضرورت نہیں ہے۔

اور آپ یہ کلمات ارشاد فرما کر دربار سے چلے گئے۔

اس دن سے آپ کا لقب جنگی دوست مشہور ہو گیا۔ آپ متجلی بجلال الٰہی اور خاصانِ الٰہی کا مقام رکھتے تھے۔ آپ کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آپ حنفی المذہب تھے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر　　گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

سیب کا بخشوانا:

روایت ہے کہ ایک دفعہ عالمِ جوانی میں حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ایک دریا کے کنارے چلہ کشی میں مصروف تھے۔ آپ نے کئی دن سے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ کچھ پیا تھا۔ اتفاق سے دریا میں ایک بہت خوش رنگ اور قدرے بڑا سا سیب بہتا ہوا آ رہا تھا۔ آپ نے وہ سیب اٹھا کر کھا لیا تو بعد میں آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ خدا معلوم یہ سیب کس کا تھا، مَیں نے بغیر مالک کی اجازت کے سیب کھا کر جرم کیا ہے۔ اس فعل نے آپ کے دل پر بہت اثر کیا اور آخر کار آپ نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اس سیب کے مالک کے پاس جا کر یا تو اسے بخشوایا جائے یا پھر اس کی قیمت ادا کر دی جائے۔ اس فیصلہ پر عمل کرنے کے لیے آپ سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے مخالف سمت میں سفر کرتے ہوئے بڑی دور تک چلے گئے اور ایک لمبی مسافت طے کرنے کے بعد آپ اس جگہ پہنچ گئے جہاں پر ایک سرسبز و شاداب وادی میں بہت بڑا باغ لہلہا رہا تھا اور سیب کے درختوں کی شاخیں دریا کے پانی پر جھوم رہی تھیں جن پر بہت سے سیب لگے ہوئے تھے۔ آپ سمجھ گئے کہ ضرور اس باغ سے

ہی سیب ٹوٹ کر دریا میں گر گیا ہوگا اور پانی کے ساتھ بہتا ہوا میری جائے عبادت پر پہنچ گیا۔ یہ خیال کر کے آپ باغ کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے دیکھا کہ باغ کے اندر ایک روشن اور نورانی چہرے والا بوڑھا اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا تھا جو کہ محوِ عبادت تھا۔ آپ اس کے نزدیک گئے اور دعا سلام کے بعد اپنا مدعا بیان کیا کہ یا حضرت آپ کے باغ سے ایک سیب ٹوٹ کر دریا میں گر گیا تھا اور پانی پر تیرتا ہوا میری جائے عبادت پر آ گیا تو میں نے اسے کھا لیا اس طرح مجھ سے آپ کا سیب آپ کی اجازت کے بغیر کھانے کا جرم ہو گیا۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ وہ سیب مجھ کو فی سبیل اللہ بخش دیں یا اس کی قیمت وصول کر لیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

یہ بزرگ ہستی حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ جو حضرت امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک سے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یعنی حضرت سید عبداللہ صومعی بن سید کمال الدین عیسیٰ، بن حضرت سید ابو علاء الدین، بن حضرت محمد جواد سید امام علی تقی علیہ السلام جو اپنے وقت کے بڑے ولی کامل اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ انہوں نے نووارد کا کلام سنا تو دل میں بڑے حیران ہوئے اور اسے سر سے لے کر پاؤں تک کئی بار دیکھا اور اسے جواب دینے کے متعلق دل میں سوچا کہ کیا جواب دیں۔ آخر کار اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ یہ شخص بہت ہی پرہیزگار اور صالح ہے جو اپنے آپ کا اس قدر محاسبہ کرتا ہے۔ اگر اس کی مزید تربیت کی جائے تو یہ دربارِ خداوندی میں ایک مقبول ہستی بن سکتی ہے۔ یہ سوچ کر آپ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ بیٹا سیب تو ہرگز معاف نہیں ہو سکتا اور اس سیب کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ تم اس کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہو ہم اس معاملہ میں کیا جواب دیں۔

حضرت موسیٰ: یا حضرت آپ میرے حال پر شفقت فرمائیں میرا دل بہت پریشان ہے تاکہ اسے کچھ تسلی اور سکون نصیب ہو۔

حضرت عبداللہ صومعی: برخوردار میں پہلے ہی واضح کر چکا ہوں کہ سیب میں ہرگز معاف نہیں کر سکتا اور اس سیب کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ تم کبھی بھی ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ: نہیں حضرت ایسا ہرگز نہ کریں آپ اس کی قیمت کا حکم کریں میں

اس کو ضرور ادا کروں گا چاہے مجھے کسی کا غلام ہی کیوں نہ بننا پڑے۔

حضرت عبداللہ صومعی: برخوردار تو پھر میری ہی ملازمت میں ۱۲ سال خدمت کرو۔ ہم بعد میں فیصلہ کریں گے سیب کی قیمت وصول ہو گئی ہے یا نہیں۔

حضرت موسیٰ: بہت اچھا بزرگوار میں حاضر ہوں مجھے کام بتا دیا جائے۔

حضرت عبداللہ صومعی: اس باغ میں بارہ سال دن رات کھدائی اور پانی دینے کا کام کرو۔ خبردار اس کام میں کسی قسم کا تساہل یا سستی نہ ہونے پائے۔

حضرت موسیٰ: ٹھیک ہے حضور والا۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ کام میں مشغول ہو گئے۔ ٹھیک بارہ سال بعد آپ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھر جانے کی اجازت چاہی۔

حضرت عبداللہ صومعی: برخوردار ایک کام اور ہے وہ بھی کرو۔

حضرت موسیٰ: ٹھیک ہے حضور والا۔ ارشاد ہو، بندہ حاضر ہے۔

حضرت عبداللہ صومعی: برخوردار معاملہ یہ ہے کہ تم سیدزادے ہو۔ اس باغ میں کافی مدت رہتے ہوئے گزر گئی ہے۔ مجھے تم سے دلی انس ہو گیا ہے اور ذاتی لگاؤ کی وجہ سے مجھے تم پر بہت سی امیدیں ہیں۔ میری ایک ہی لڑکی ہے جو معذور ہے اگر اسے قبول کرو تو تمہیں سیب کھانے کی معافی مل جائے گی اور گھر جانے کی اجازت ہوگی۔

حضرت موسیٰ: یا حضرت مجھے یہ بھی منظور ہے۔ آپ مہربانی فرما کر مجھ پر شفقت کریں۔

حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ صومعی کا نکاح حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست سے کر دیا۔ یہی وہ عالی قدر اور ذی وقار خاتون ہیں، جن کے بطن پاک سے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی نے جنم لیا۔ ان کا تفصیلی ذکر ان کے اپنے مقام پر آئے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ میاں اب تم گھر تشریف لے جاؤ اور اپنی زوجہ کو ملو۔ جب حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اذن پا کر گھر

تشریف لے گئے تو گھر میں ایک نوجوان اور خوبصورت دوشیزہ دیکھ کر آپ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اتنے میں حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ گھر میں تشریف لے آئے اور فرمایا: اے موسیٰ! یہی تمہاری زوجہ فاطمہ ہے اس سے ملو۔ حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: یا حضرت آپ نے تو ایک معذور لڑکی کا ذکر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: موسیٰ ٹھیک ہے مَیں نے ایسا ہی کہا تھا مگر فاطمہ کو معذور اس لیے کہا گیا تھا کہ اس نے پیدائش سے لے کر اب تک گھر سے باہر قدم نہیں رکھا۔ کسی غیر مرد کی آواز نہیں سنی اور نہ ہی کسی غیر مرد کو دیکھا ہے۔ تم کو مبارک ہو جو اتنی پارسا بیوی کے خاوند ہو پھر اپنی بیٹی کی طرف منہ کر کے فرمانے لگے کہ فاطمہ تم کو بھی مبارک ہو کہ تم اتنے بڑے ولیِ کامل اور پرہیزگار شخص کی بیوی ہو جو جلد ہی مقبول درگاہِ خداوندی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دین و دنیا میں سرفراز کرے۔ آمین ثم آمین۔

اس طرح حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ جو بعد میں حضرت ابوصالح کی کنیت مبارک کے باوصف نام و لقب سے مشہور و معروف ہوئے اور حضرت فاطمہ جو ام الخیر کی کنیت سے سرفراز ہوئیں اور اولادِ آدم کی ماؤں اور بیٹیوں کے لیے ایک مثالی ماں اور بیوی مشہور ہوئیں۔ کیونکہ ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول اور اس کے بندوں کے غوث و راہنما اور اللہ کے دین کو دوبارہ جہان عالم میں زندہ اور تابندہ کرنے والے یعنی محی الدین والملت پیدا ہوئے تھے۔ جو حضور اکرم ﷺ کا لاڈلا بیٹا اور تمام اولیاء اور اقطاب کا سردار اور راہنما ہے۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۱ ذیقعد ۴۸۱ھ میں ہوا تھا اور آپ کا مزار بغداد شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد:

حضرت احمد اوائل عمر میں ہی وصال کر گئے تھے یہ بھی روایت ہے کہ آپ کی ایک بہن حضرت عائشہ بھی تھیں جو بہت بڑی پارسا اور ولیہ کاملہ تھیں۔

ایں نورد سرور شیرات از صبح زچینت — دودیست مگر ز شمع عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و آلہٖ و اصحابہٖ و اولیائہٖ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حضرت سید عبداللہ الجیلی بن حضرت سید یحییٰ الزاہد رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی سید عبداللہ الجیلی، کنیت ابوموسیٰ اور لقب کریم تھا۔ آپ ۱۲ رمضان المبارک ۳۶۵ھ کو جیلان میں پیدا ہوئے تھے، کیونکہ آپ کے جدامجد حضرت یحییٰ الزاہد گیلان یا جیلان میں آباد ہو گئے تھے۔

آپ نے اپنے والد حضرت یحییٰ الزاہد کی بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ آپ اپنے وقت کے اولیائے کبار میں سے تھے۔ آپ بڑے صاحب جلال اور بڑے جوش کے مالک تھے۔ آپ اپنے وقت کے خلیفہ کے خلاف بھی حق بات کہنے سے نہ ڈرتے تھے۔ اس لیے آپ عوام الناس میں "تمار" کے لقب سے مشہور تھے۔

ذاتی اوصاف:

آپ بہت بڑے فقیہ، مفسر، محدث اور بے ریا بزرگ تھے۔ آپ ہمیشہ سچ بات کہتے اور سچی بات کہنے پر کسی امیر یا حاکم سے بالکل مرعوب نہ ہوتے تھے۔ آپ بڑے باکمال صوفی اور صاحبِ عمل بزرگ تھے۔ تصوف کے موضوع پر اکثر کلام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید قیلولی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ابوصالح

جو بغداد کے اولیائے کبار میں سے تھے انہوں نے اہلِ زمانہ کو درسِ توحید اور معرفت دیا تھا۔ ان کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔ وہ ہمیشہ برائی کے خلاف مصروفِ جہاد رہتے تھے۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک سالک نے عرض کیا کہ حضرت یہ فرمائیں کہ صوفیائے متقدمین سے بے شمار کرامات اور خرق عادات واقعات ظہور میں آتے ہی رہے ہیں مگر اب کیوں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا: خرقِ عادات وتصرفات اور خرقِ عادات واقعات کا مشاہدہ کرنے کے لیے بھی ایسے اللہ والے لوگ ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کرامات یا تصرفات کا مشاہدہ کرنے کا ادراک عطا کیا ہوتا ہے۔ ورنہ ہر شخص کو اس کا شعور نہیں ہوتا ہے یعنی کرامات وتصرفات یا خرق عادات کا مشاہدہ کرنے کے لیے اس کے ادراک کا شعور ہونا لازمی ہے۔ ورنہ اس کا مشاہدہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ولی ہی ولی کی شناخت کرتا ہے۔

وصال:

حضرت عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ ربیع الاول ۳۷۴ھ کو بروز پنج شنبہ وصال فرمایا۔ آپ کا مزار قصبہ جیل میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولادِ اطہار:

آپ کو اللہ نے پانچ فرزند اور ایک لڑکی حضرت عائشہ عطا فرمائی تھی جن کے دل اور دماغ توحید اور معرفت کے نور سے بھرے ہوئے تھے۔ جس سے اہلِ زمین نے اپنے آپ کو منور کر لیا تھا۔ آپ کے ان لڑکوں میں سے حضرت موسیٰ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ عالم و فاضل اور عمل میں امتیازی شان کے مالک تھے۔ ان لیے حضرت عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اُن کے جانشین اور خلیفہ حضرت موسیٰ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ ہی مقرر ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ بنت عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہا اپنے وقت کی ولیہ کاملہ تھیں۔ ایک دفعہ

بارش کے نہ ہونے سے ملک قحط سالی کا شکار ہو گیا۔ بڑے بڑے اکابرین سلطنت، علماء اور صوفیاء حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہا کے پاس برائے دعا حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنے گھر کے صحن میں جھاڑو دیا اور پھر آسمان کی طرف منہ کر کے عرض کی کہ خدایا میں نے صحن میں جھاڑو دے دیا ہے اب آپ چھڑکاؤ فرما دیں۔

روایت ہے کہ ایک لمحہ کے بعد بارش شروع ہو گئی اور خوب برسی جس سے بغداد کے گلی کوچے اور میدان جل تھل ہو گئے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نُور کا

حضرت عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت یحییٰ الزاہد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور جانشین بنے تھے۔

آپ سے کئی اوراد اور وظائف مروی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل اوراد بہت مشہور ہیں۔

اورادِ ہفت کلید درِ گنج حکیم

الاسم الاول: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ ایک ہزار بار پڑھنے سے سالک میں حقائق باطن کا ادراک کرنے کا جوہر پیدا ہو جاتا ہے۔

الاسم الثانی: یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اس اسم کو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے سے سالک اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر اور سرچشمہ بن جاتا ہے۔

الاسم الثالث: یا حیّ یا حیّ یا حیّ ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے سے سالک میں تقویت روح اور قلب پیدا ہوتی ہے اور علومِ باطنی اس پر کھل جاتے ہیں۔

الاسم الرابع: یا واحد ایک لاکھ بار ورد کرنے سے سالک متوکل بن جاتا ہے۔

الاسم الخامس: اسم یا عزیز کا ایک لاکھ بار ورد کرنے سے سالک عزیز خلائق ہو جاتا

ہے۔

الاسم السادس: اسم یا وہاب ایک لاکھ بار ورد کرنے سے سالک کو غنا عطا ہو جاتی ہے۔

الاسم السابع اسم یا وَدُوْدُ کا ایک لاکھ مرتبہ ورد کرنے سے سالک عزیز خلائق ہو جاتا ہے۔

جب سالک ان اسما کا ورد کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ہفت کلید کے خزانے اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں۔

عظیم المرتبت دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ قادریست آنکہ بحکم خدا
برہمہ قادر بود تا ہمہ دنیا بود

(سفینۃ الاولیاء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ جد الطیبین الطاہرین وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم علیہ۔

حضرت سید یحییٰ الزاہد بن
حضرت سید محمد الرومی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی حضرت یحییٰ اور لقب الزاہد تھا۔ آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔ آپ ۱۷ شعبان ۳۴۰ھ کو مدائن میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ اپنے والدِ محترم حضرت محمد الرومی کے مرید اور خلیفہ تھے اور آپ نے ۳۷۰ھ کو خرقہ خلافت پہنا تھا۔

آپ اپنے وقت کے بڑے باکمال عالم دین اور بزرگ شخصیت تھے۔ جب آپ کے علم اور شرف کا چرچا خلیفہ وقت کے دربار میں پہنچا تو خلیفہ نے خوفزدہ ہو کر آپ کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ اس طرح آپ ایک عرصہ تک قید و بند کی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ جب آپ رہا ہوئے تو قید کی اذیتوں اور تکالیف کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس لیے جلد ہی وصال پا گئے۔

وصال:

آپ کا وصال ۴۰۰ھ رمضان المبارک کی ۲۴ تاریخ کو ہوا اور آپ نے بغداد میں وفات پائی۔ آپ کے جنازے میں بے شمار علما اور مشائخ نے شرکت کی۔

اولاد:

آپ نے دوشادیاں کی تھیں، ایک بی بی رضیہ سے اور دوسری سیدہ نور العین بنت حضرت سید ابومحمود طاہر بن حضرت سید عبداللہ بن حضرت سید کمال الدین بن حضرت سید عیسیٰ بن حضرت سید علاؤ الدین بن حضرت سید محمد بن حضرت سید علی بن حضرت سید امام جعفر صادق سے۔

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر
ناید بخلف بدیل عبدالقادر
مثلش گر از اہلِ قرب جوئی گوئی
عبدالقادر مثیل عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

حضرت محمد الرومی بن حضرت داؤد امیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد الرومی عابدالدین بن حضرت داؤد امیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم حضرت داؤد امیر رحمۃ اللہ علیہ کے شہید ہو جانے کے بعد حجاز مقدس سے ملک روم (ترکستان) کی طرف ہجرت کر گئے۔ بعد میں آپ ایران کے صوبہ گیلان یا جیلان میں آباد ہو گئے۔ آپ نے اس جگہ اپنا وقت عبادت میں گزارنا شروع کر دیا۔

چونکہ آپ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے اور دنیاوی کاموں میں بالکل دلچسپی نہ لیتے اس لیے آپ اس جگہ عابدالدین کے لقب سے مشہور ہو گئے آپ بڑے مستجاب الدعا تھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور سچے عاشق رسول تھے۔

وصال:

آپ کا وصال ۳۵۴ھ بروز دوشنبہ ہوا اور آپ کا مزار شہر فرات میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد:

عبدالوہاب، حضرت عبدالرزاق، حضرت عبدالقادر، حضرت احمد اور تین لڑکیاں حضرت آمنہ، حضرت زینب، حضرت عائشہ تھیں مگر آپ کے جانشین حضرت یحییٰ الزاہد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

اس کے علاوہ دوسرے حرم سے دس بیٹے تھے جن کے نام حضرت داؤد، سید حسن اکبر، سید حسین اصغر، سید علی، سید احمد، سید عیسیٰ، سید اسحاق، سید سلیمان، سید یوسف، سید صالح اور سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہم تھے۔ یہ سب بزرگ اپنے وقت کے اولیائے کبار اور راہنمائے دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا حبیب اللہ وآلك واصحابك یا نورٌ من نور اللہ و بارك وسلم علیه۔

حضرت سید داؤد امیر بن حضرت سید موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید داؤد امیر بن حضرت موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ زینب بنت حضرت ابراہیم المرتضیٰ بن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھا۔ آپ کی ولادت ۱۲ رمضان المبارک ۲۹۹ھ کو مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی۔ آپ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد حجاز سے ہجرت کر کے ترکستان کی طرف چلے گئے تھے۔ بعد میں آپ آ کر گیلان میں آباد ہو گئے۔ آپ کی اولاد اس لیے گیلانی یا جیلانی کہلاتی ہے۔

آپ نے تمام عمر عبادت و ریاضت میں صرف کر دی اس لیے آپ کا لقب عابد الدین ہے آپ بہت جوشیلے اور خطیب ساحر البیان تھے۔ آپ نے اپنے خطبات کے ذریعے بنو عباس کی حکومت کے خلاف ایک بہت بڑی جمعیت اکٹھی کر کے جہاد شروع کیا۔ آپ کا عقیدہ تھا کہ اسلام میں قیصر و کسریٰ کی طرزِ حکومت کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر یہی طرزِ حکومت ٹھیک تھی تو پھر قیصر و کسریٰ کی حکومتوں میں کیا خرابی تھی کہ اسلام نے ہزاروں صحابہ کو شہید کروا کر اس کو ختم کروایا تھا۔

آپ کے ساتھی عین میدانِ جنگ میں اگر ساتھ نہ چھوڑ جاتے تو آپ کی فتح

یقینی تھی۔ مگر دنیا کے لالچ میں آ کر آپ کے ساتھی بنو عباس سے مل گئے مگر آپ آخری دم تک لڑتے رہے اور شہید ہو گئے۔

شہادت:

آپ کی شہادت ۲ شعبان ۳۲۱ھ کو ہوئی تھی اور مکہ مکرمہ میں دفن ہیں۔

اولاد:

آپ کے پانچ بیٹے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت محمد الرومی، حضرت علی امیر، حضرت حسین امیر، حضرت قاسم اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت محمد الرومی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین ہوئے تھے۔

مدحت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں پہ وہ ہے تلوا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن قاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

تجھ سے در، در سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو ہیں وہ نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھ لائیں ثنا خوانوں میں چہرہ تیرا

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

عطفا عطنا عطوف عبدالقادر
رافا رافا رؤف عبدالقادر

اے آنکہ بدست تست تصرف امور
اصرف عنا الصروف عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا سیدی یا خیر خلق اللہ وبارک وسلم علیہ۔

حضرت شیخ الصالح موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب شیخ الصالح اور کنیت ابوعمر تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت طیبہ، طاہرہ، سیدہ ہالہ رحمۃ اللہ علیہا بنت امام جعفر علیہ السلام تھا۔ آپ ۶ محرم کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت دلیر عالم فاضل اور ایک بلند مرتبہ شاعر تھے۔ آپ خود اعمال صالح سرانجام دیتے اور دیگر لوگوں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتے تھے۔

حاسدین اور جاہ طلب لوگوں نے حاکم وقت کو خبر پہنچائی کہ مدینہ میں حضرت موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ خلیفہ سے زیادہ پروقار زندگی گزار رہا ہے اور خلیفہ کے خلاف جہاد کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے اس پر معتز باللہ عباسی کے ایک جرنیل سعید بن حاجب نے آپ کو مدینہ سے گرفتار کر لیا اور بغداد کو لے کر روانہ ہو گیا۔ زبالہ کے مقام پر قبیلہ بنو فرازہ جو کہ آپ کے رشتہ دار تھے انہوں نے سعید بن حاجب پر حملہ کر دیا مگر سعید نے موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو زہر دے دیا جس کے اثر سے موسیٰ ثانی زبالہ کے مقام پر شہید ہو گئے مگر فرازہ نے آپ کے بچوں کو چھڑا لیا۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۹۳ھ میں زبالہ کے مقام پر ہوا اور آپ اسی مقام پر

دفن ہیں۔

اولاد:

آپ کی اولاد حضرت علی، حضرت امیر، حضرت داؤد امیر، حضرت یحییٰ، حضرت صالح، حضرت ادریس، اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے۔

عین آمدہ ابتدائے عبدالقادر
از رویت امر رائے عبدالقادر

از رویت او عین مرا روشن کن
روشن کن عین ورائے عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نورٌ من نور اللہ و آلك و اصحابك یا سیدی یا خلق اللہ و بارك وسلم علیه۔

حضرت شیخ الصالح عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے باکمال عالمِ دین اور ولی کامل تھے۔ آپ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے یا پھر عوام الناس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہتے تھے۔ خلیفہ مامون آپ کا بڑا مداح تھا اور آپ کو کسی ملک کا حاکم مقرر کرنے کا خواہشمند تھا مگر آپ نے معذوری ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ بس مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ آپ ایک دور دراز قصبہ میں رہائش اختیار کر کے محو عبادت اور ریاضت ہو گئے اور اسی شغل میں اپنی بقیہ زندگی پوری کر کے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گئے۔ سبحان اللہ

وصال:

۹ ربیع الآخر ۲۱۴ھ کو بعمر ۶۱ برس ہوا تھا۔ اُس دن جمعۃ المبارک تھا۔ آپ کا مزار قصبہ زبالہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد:

آپ کی اولاد آپ کے چار بیٹوں سے جاری ہے جو ملک عرب میں بہت پھیلی ہوئی ہے۔

❶ حضرت صالح بن عبداللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ جد پاک آل ابوضحاک، آل ندیم آل

حسن ہیں۔

- حضرت سلمان بن عبداللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ یہ جدِ پاک آلِ ابوالغنیم اور آلِ ابوالحمد کے ہیں۔ یہ سادات سویقی بھی کہلاتے ہیں۔
- حضرت احمد بن عبداللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ یہ جدِ پاک آلِ عمق، آلِ المطر اور آلِ حمزہ ہیں۔ قبیلہ بنوسراج بھی ان میں سے ہے۔ جو اعلیٰ قسم کے گھڑ سوار مشہور ہیں۔
- حضرت موسیٰ الثانی بن عبداللہ الصالح رحمۃ اللہ علیہ یہ جدِ پاک حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ موجودہ شاہِ اردن سابقہ شاہ فیصل بھی ان کی اولاد سے ہیں۔ ان کی اولاد میں سے ملک پاک و ہند میں بے شمار اولیاء اللہ آئے ہیں۔ مثلاً کلیر شریف والے، سدھوارہ شریف والے، مثانیاں شریف والے، اچ شریف والے اور گولڑہ شریف والے سادات حسنیہ سے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب نفحات الانس

گویم ز کمال تو چہ غوث الثقلینا

محبوب خدا و ابن حسن رضی اللہ عنہ و آل حسینا رضی اللہ عنہ

سر در قدمت جملہ نہادند و گفتند

تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

ما عاجز و حیران بماندیم بگرداب

لَا مُخْلَصَ اِلَّا بِكَ بِاللّٰهِ لَدَيْنَا

ما تشنہ چو ماہی در دشت فتادیم

اے ابرِ کرم بار تو بشتاب الینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ۔

حضرت سید ابوالحسن موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابوالحسن موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ رنگت کے سانولے تھے اس لیے عوام الناس آپ کو الجون کے نام سے پکارتی تھی۔ آپ اپنے والد اور دیگر اقربا کے ساتھ قید خانہ میں بنوعباس کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے تھے کہ منصور عباسی نے آپ کو رہا کر کے اپنے انعام و اکرام کا وعدہ کر کے مکہ مکرمہ بھیجا تا کہ آپ اپنے برادران حضرت محمد نفس ذاکیہ وابراہیم نفس راضیہ کو گرفتار کروادیں۔ مگر حضرت موسیٰ الجون خود بھی مکہ مکرمہ میں جا کر اپنے برادران کی فوجوں میں شامل ہو گئے اور ان کی شہادت کے بعد روپوش ہو گئے۔ حکومت نے آپ کو گرفتار کرنے کے لیے بڑے بڑے انعامات مقرر کر رکھے تھے۔ آخر منصور وفات پا گیا اور اس کا بیٹا مہدی خلیفہ بن گیا۔ ایک دن جب مہدی طوافِ کعبہ میں مصروف تھا تو حضرت موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے امیر! اگر میں موسیٰ کا ٹھکانہ بتادوں تو مجھے امان ہے۔ مہدی نے کہا: ہاں۔ اس پر موسیٰ نے کہا کہ وہ خود ہی موسیٰ ہے۔ مگر مہدی نے گواہ پیش کرنے کو کہا۔ چنانچہ حسن بن زید رحمۃ اللہ علیہ اور موسیٰ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے گواہی دی۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۱ جمادی الاخر ۱۵۶ھ میں مدینہ میں ہوا تھا آپ اپنے

بزرگوں کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اولاد:

آپ کی زوجہ محترمہ طیبہ طاہرہ بی بی رقیہ ثانی بنت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بطن سے حضرت عبداللہ الشیخ الصالح اور ابراہیم تھے۔

آخریم اے مالک عبدالقادر
مملوک و کمین مالک عبدالقادر
مپسند کہ گویند باین نسبت و بند
کان بندہ فلان ہالک عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علی محمد ن المصطفی حبیب الکبریاء دفع البلاء والوباء والمرض والالم۔ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم علیہ۔

حضرت عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک دل اور جوشیلے سردار تھے اور آپ ۱۱ ربیع الاول ۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بطنِ اطہر سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لیے آپ نجیب الطرفین یعنی الحسنی والحسینی تھے۔ آپ کی شادی حضرت رقیہ رحمۃ اللہ علیہا بنت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ آپ نے دیگر سادات کے ساتھ مل کر بنوامیہ کی ظالم حکومت اور بدعہد حکمرانوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت کوششیں کی تھیں۔ آخرکار بنوامیہ کی قیصر و کسریٰ کی پیروکار سلطنت کا سورج غروب ہوگیا اس پر مسلمانانِ عالم نے عموماً اور اہلِ بیت رسول اللہ نے خصوصاً اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

ایک المیہ:

جنگ کربلا، کوفہ، حرہ، محاصرہ بیت اللہ شریف کے خونی واقعات کے بعد جب حکومت بنوامیہ سے مسلمانوں نے چھین لی تو قرآن و سنت پر عامل حکومت کی تشکیل دینے کے لیے سادات فاطمیہ کے اولوالعزم اور خاندانی روایت کے حامل نوجوان حضرت محمد بن عبداللہ محض المعروف والمشہور نفس ذاکیہ کے ہاتھ پر اکابرین بنوہاشم، بنوفاطمہ نے بیعت کر کے اس کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ مگر واہ رے دنیا تیری حرص۔ ابوالعباس عبداللہ نے بیعت توڑ کر خود ہی اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ ابوالعباس عبداللہ السفاح نے بنوامیہ پر اس قدر سختی کی کہ ان کے خاندان کا صفایا کر کے خلفائے بنوامیہ کی قبور تک کھود ڈالیں۔ اس طرح سفاح نے سنت رسول اللہ کی خلاف ورزی کی اور

اسلام میں مزید تفرقہ بازی شروع کی۔ برائی اپنوں سے ہو یا غیروں سے وہ ہر صورت برائی ہی ہوتی ہے۔ سفاح نے بنوامیہ کا صفایا کرنے کے بعد اپنا نیزہ بنو فاطمہ کی طرف بڑھایا اور ان کو بیعت کر لینے کے لیے سختی شروع کی۔ چنانچہ بنو فاطمہ کے ۱۳۲ نفوس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ ان میں سے چند آدمی کئی سالوں کی قید اور سختی کے بعد رہا ہوئے۔ باقی ماندہ قید میں ہی زہر اور خنجر کے بے دریغ استعمال کی نظر ہو گئے۔ محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم نفس راضیہؒ نے میدانِ جنگ میں شہادت پائی تو ان کے سر قلم کر کے ان کے والد حضرت عبداللہ محض کو قید میں پیش کیے گئے جن کو دیکھ کر اس بوڑھے سید نے ایک چیخ ماری اور جان جانِ آفرینؒ کے حوالے کر دی۔

وصال:

حضرت عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ پندرہ رمضان المبارک ۱۴۵ھ کو ایک لمبی قید کے بعد ناظم جیل کے تشدد کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ ان کا مزار قید خانہ ہاشمیہ کوفہ میں ہے۔

اولادِ اطہار:

آپ کے پانچ فرزند تھے۔ حضرت محمد نفس ذکیہ، حضرت ابراہیم نفس راضیہ، حضرت موسیٰ الجون، حضرت ادریس اور حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ طیبہ، طاہرہ حضرت رقیہ ثانی رحمۃ اللہ علیہا بنت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تھیں۔

یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی سب — ہر آن تیری طرف مائل ہیں یا غوث

چہ ناسوت و چہ ملکوت و چہ جبروت و چہ لاہوت — ہمہ در زیر پائے تو چہ عالیشان سلطانی
حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد — سپہر شرع ایمانی رہے ہے خورشید نورانی
ولا گشتی مرید او پیش لطف مزید او — چہ اوصاف حمید او گہ بیگاہ ہے خوانی
زباں داشت و شوید باید بآب جنتِ کوثر
وزاں پس نام محی الدین بپا کی برزباں دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ جد الطیبین والطاہرین وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم علیہ۔

حضرت حسن بن حسن المعروف والمشہور حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن بن حسن یعنی حضرت حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ جب کربلا میں زخمی ہونے کے بعد واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو اپنے زندہ بچ رہنے پر ہمیشہ تاسف اور گریہ کیا کرتے۔ آخر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی شادی اپنی ہمشیرہ حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بنت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سوگوارِ مدینہ سے کر دی تھی اس طرح بقولِ شاعر

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بیمارِ مدینہ نے اپنے شہید باپ، بھائیوں، چچاؤں اور دیگر اہلِ قبیلہ پر بے شمار مرثیہ جات کہے ہیں۔ جن میں واقعات کربلا کی خونچکاں داستان کو بڑے پُردرد اور الم ناک طریقہ سے بیان کیا ہے۔ حضرت حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے مختار ثقفی سے مل کر قاتلینِ حضرت امام حسین سے انتقام لیا تھا اور بہت سے یزیدیوں کو قتل کروا دیا تھا۔

اوصاف:

حضرت حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد تمام اوقاف حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ناظم تھے۔ اپنی سخاوت اور دیگر خصائل کی وجہ سے شیخ بنو ہاشم کے لقب سے مشہور تھے۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۷ رجب ۵۷ھ میں ہوا اور جنت البقیع میں اپنے والد اور

دادی کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اولاد:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند یعنی حضرت عبداللہ محض، حضرت حسن مثلث، حضرت ابراہیم القمر، حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ عطا کیے جو اپنی خاندانی روایات کے حامل تھے اور ان کی والدہ ماجدہ، سیدہ طاہرہ، طیبہ حضرت فاطمہ صغریٰ رحمۃ اللہ علیہا بنت حسین رضی اللہ عنہ تھیں۔

نوابِ نبی بملک نبی ایستاند　حکام ولایت یقین ایشاند

ترجمہ: مملکتِ دین نبی ﷺ میں آپ کی آلِ اطہار کے افراد بطور نواب ہیں نائب رسول ہیں اور ایمان کی سلطنت کے حکام بھی یہی افراد ہیں اور ولایتِ دین کا حصول ان کی توسل کے بغیر ناممکن ہے۔

جہاں تک خدا کی خدائی ہے　وہاں تک مصطفیٰ کی مصطفائی ہے
جہاں تک مصطفیٰ کی مصطفائی ہے　علی کی وہاں تک مشکل کشائی ہے

مطلب یہ ہے کہ ساری خدا کی خدائی میں حضور پرنور ﷺ کی سروری ہے۔ حضور سرورِ مکرم نبی معظم ﷺ کی جہاں تک رسالت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وہاں تک ولایت ہے۔ یعنی ولایت کی وارث سید الاولیاء والاصفیاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نسبی اور روحانی اولاد ہے۔

از کشتی نوح بجز موسیٰ گوئی
مقصود و مرادِ حق ہمیں ایشاند

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہو یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سمندر ہو ان سب باتوں سے نجات کی موجب یہی نفوس قدسیہ یعنی اہلِ بیت رسول اور رسول اللہ ﷺ کا توسل اور دستگیری ہے۔

کیونکہ کتب تواریخ اور سیر میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی آزمائش کے وقت دربارِ خداوندی میں پنجتن پاک کے وسیلہ سے دعا کرنا ثابت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ وآلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ وبارك وسلم علیه۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

وصی رسول حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ امت رسول کے خلیفہ اور وارث علوم ظاہری اور باطنی بنائے گئے تھے۔ آپ کی خلافت ظاہری اور بادشاہت پر امت میں تفرقہ پیدا ہوا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں جو امتِ رسول کا قتال شروع ہوا تھا اس کو روکنے کے لیے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافتِ ظاہری حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو سونپ دی اور امن و امان اور خلافتِ راشدہ کے کام کو جاری رکھنے کا اس سے وعدہ لے لیا۔ اس پر ساری امت گواہ تھی اور آپ سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ مگر حاسدین کو متواتر خطرہ تھا کہ بادشاہت ہاتھ سے نہ جائے بلکہ وہ تو رسول اللہ سے اپنے اقربا کے قتال کا بدلہ لینے کے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی ان کو موقع ملا انہوں نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس طرح حضرت امام حسن کو بذریعہ زہر شہید کر دیا گیا۔ مگر آپ کے خلفاء نے متواتر تبلیغ دین جاری رکھی اور بادشاہِ وقت کے بغض اور انتقام کا شکار ہوتے رہے۔

اس کا ذکر اپنے مقام پر ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

فضائل:

1. نجابت نسبی کے لحاظ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اولادِ آدم میں سے افضل ہیں کیونکہ یہ فاطمۃ الزہرا کے پہلوٹی کے بیٹے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے نواسے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزندِ اکبر ہیں اس وجہ سے حضرتِ علیؓ کی کنیت ابوالحسن ہے۔
2. آپ کساء والوں میں سے ہیں۔
3. آپ ابناء میں سے ہونے کے سبب فرزند رسول اللہ ہیں۔
4. آپ طاہرین میں سے ہیں۔
5. آپ اہلِ بیت رسول اللہ کی امت کے سردار ہیں۔ اور اہلِ بیت رسول اللہ اور رسول اللہ کی شان حضرت محمد اسماعیل شہید معرکہ بالاکوٹ نے اپنی مشہور معروف کتاب ''منصبِ امامت'' میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

مثل اهل بيتي مثل سفينة النوح من ركبها نجى و من تخلف عنها هلك۔

ترجمہ: میری اہل بیت کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح کی سی ہے۔ جو اس پر سوار ہوا بچ گیا اور جو سوار نہ ہوا ہلاک ہو گیا یعنی میرے بعد (رسول اللہ کے بعد) اہلِ بیت رسول سے تمسک اور ان کے ساتھ بھلائی اور محبت و معاونت باعث نجات دارین دنیا و آخرت ہے۔

اہلِ بیت سے محبت اور دوستی کا حکم:

علامہ موصوف نے مزید فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی:

ترجمہ: یا اللہ جو ان سے (اہلِ بیت سے) دوستی رکھے تو بھی ان کو دوست رکھ جو ان سے دشمنی رکھیں تو بھی ان سے دشمنی رکھ۔

شہادت:

آپ کی شہادت ۲۹ صفر ۵۰ھ میں بذریعہ زہر ہوئی۔ آپ کا مزار جنت البقیع میں ہے۔ جس پر دن رات صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔

اولادِ اطہار:

حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھارہ فرزند تھے۔ ان میں سے کچھ تو اوائل عمر میں وصال کر گئے اور باقی حضرت عبداللہ، حضرت قاسم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم میدانِ کربلا میں اپنے عم بزرگوار پر قربان ہو گئے تھے۔ حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ بھی کربلا میں موجود تھے۔ مگر زخمی ہو کر صحت یاب ہو گئے۔ صرف حضرت حسن مثنیٰ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما سے اولاد جاری ہوئی ان ہی اللہ والوں کی اولاد سے بڑے بڑے اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ مثلاً محی الدین والملت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اولاد حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ میں سے ہیں اور حضرت علی ہجویری لاہوری یعنی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اولادِ حضرت زید بن حسن رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ یہ دونوں بزرگ اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ دنیا ان کے تبلیغی کام سے آگاہ ہے ان کی ابدی آرام گاہوں پر انسان جنات، ملائکہ، ارواح سب مل کر صبح و شام صلوٰۃ وسلام بر محمد مصطفیٰ وآلہٖ واصحابہٖ پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی آرام گاہوں پر ہر وقت زائرین

درود و نوافل پڑھنے میں لگے رہتے ہیں اور ان مقامات پر ہر وقت بارانِ رحمتِ خداوندی کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ سبحان اللہ۔

اللّٰھم صل علٰی محمد معدن الجود والکرم منبع العلم والحکم وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

خداوندا بحقِ شاہ جیلانی
محیی الدین و غوثِ قطب دورانی
بکن خالی مرا از ہر خیالے
و لیکن آں کہ و روشن مالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا یا رسول اللہ وآلك واصحابك واولیائك یاسیدی یاحبیبی یانورٌ من نور اللہ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو شرف اور بزرگی عطا فرمائی ہے وہ امت رسول اللہ میں سے کسی کو بھی میسر نہیں ہوئی ہے۔ بقول شاعر

اوصاف سب انبیاء کے جمع کریں تو ایک علی ہوتا ہے

پیدائش:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نوری تخلیق تو عالمِ کون و مکان سے بہت پہلے ہو چکی تھی مگر آپ کا ظہور ۱۳ رجب المرجب ۶۰۰ء بمطابق ۳۰ ع-ف بروز جمعۃ المبارک (بقول مشہور) بمقام بیت اللہ شریف میں ہوا۔

وقتیکہ بکعبہ مرتضیٰ شد پیدا
در ارض و سماء جلوہ نما شد پیدا
جبریل ز آسماں فرود آمد و گفت
"علی" بخانۂ خدا شد پیدا

آغوشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

تمام مفسرین اور مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں آنکھیں کھولی تھیں اور سب سے پہلی غذا

جو حضرت علی ؓ کے شکم مبارک میں گئی تھی وہ رسولِ پاک ﷺ کا لعاب دہن مبارک تھا۔ سبحان اللہ

اسمِ مبارک:

امام نووی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ جب پیدا ہوئے تو حضرت ابوطالب ؓ گھر پر موجود نہ تھے۔ اس لیے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ نے اپنے نورِ نظر کا نام اپنے والدِ محترم حضرت اسد بن حضرت ہاشم علیہ السلام کے نام پر اسد رکھا لیکن جب جنابِ ابوطالب گھر تشریف لائے تو آپ نے اپنے نونہال کا نام حیدر، صفدر رکھا تھا۔ مگر جب اس صاحبِ شان نومولود کو رسولِ خدا ﷺ نے اپنی گود میں اٹھایا تو اس نوری خلقت کا نام علی ؓ رکھا۔ یہ اسمِ مبارک اللہ تعالیٰ کے صفاتی نو ونہ ناموں سے مشتق ہے۔ سبحان اللہ آپ اسی نام مبارک سے مشہور ومعروف ہوئے۔

کنیت:

آپ کی کنیت ابوالحسن، ابوتراب، نفس رسول اور زوج بتول ہے۔

القاب:

آپ کے القاب بے شمار ہیں۔ مگر آپ زیادہ تر امیرالمومنین، المرتضیٰ، اسد اللہ، یداللہ، وصی رسول، حیدر، صفدر، کرار، شاہ ذوالفقار، فاتح خیبر، ساقی کوثر، حامل لواء الحمد، شاہ نجف، سید الاولیاء والاصفیاء، باب العلم مدینۃ النبی سے مشہور ہیں۔

اوصاف:

آپ کی ذات والائے صفات کی تکوین اولادِ آدم میں سے بالکل انوکھی اور منفرد ہے یعنی آپ کی ذات میں متضاد خصائل کا اجتماع ہوگیا ہے جو خود ایک معجزہ ہے۔ آپ بیک وقت ایک جید عالم، زاہد، عابد، فقیر منش درویش، رحیم و کریم اور اللہ تعالیٰ

سے ڈرنے والے اور اولوالعزم، مجاہد، اعلیٰ درجہ کے شہسوار اور تیغ زن اور بے خوف و خطر کارزار میں کود جانے والے نڈر سپاہی اور مورچہ پر ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے لافرار غازی تھے۔ گویا کہ بقول شاعر

اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست
گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من مذات علی بواجبی کہ دانم
الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

معاونِ رسول:

حضور نبی مکرم ہادی معظم ﷺ نے جب کارِ رسالت کا آغاز کیا تو بحکمِ باری تعالیٰ کہ اپنوں میں تبلیغ دین فرمائیں تو حضور نے ایک بہت بڑی ضیافت کا اعلان و انتظام فرمایا۔ تاریخ میں یہ دعوت، دعوتِ عشیرہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس دعوت میں تمام اکابرین قریش جمع ہوئے، دعوت کے خاتمہ پر رسولِ عربی ﷺ نے اپنی رسالت کا اعلان فرمایا اور مجمع میں اعلان فرمایا کہ وہ کون ہے جو اس کارِ رسالت میں میری مدد کرے۔ مورخین کا بیان ہے کہ تمام مجمع میں حضرت علی ؓ نے دعوتِ رسول پر لبیک کہا اور اپنے کیے ہوئے وعدہ کو آخری دم تک پورا کر دکھایا۔ اگرچہ آپ اس وقت صرف آٹھ، دس برس کے نوعمر تھے۔

جاں نثارِ رسول:

جب حضور ﷺ نے ہجرت کی رات مدینہ منورہ کی طرف کوچ فرمانے کا قصد فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو اپنے بستر پاک پر سو جانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ساری رات بستر رسول پر سوئے رہے۔ جب صبح کفار مکہ کو ہجرت کی خبر ہوئی تو وہ بہت پریشان ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حسب

ارشاد تمام لوگوں کی امانتیں اُن کو واپس کر کے مدینہ منورہ کو چل دیئے اور تین دن کے بعد مقام قباء پر آ کر حضور سے مل گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کا فرمان ہے کہ میں سوائے شب ہجرت تمام رات کبھی نہیں سویا۔ کیونکہ شبِ ہجرت کے سوا تمام عمر جاگنے کا حکم ہے۔

مجاہدِ اعظم:

مشرکین مکہ نے جب مدینۃ النبی ﷺ پر ۲ھ میں حملہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اپنی تلوار سے اس قدر مشرکین کا قتال کیا کہ میں گھر گھر صفِ ماتم بچھ گئی اور قریش نے اپنے ۷۰ مقتول اور ۷۰ فوجی گرفتار کروا کر میدانِ جنگ سے بہت دور جا کے دم لیا۔ اسی طرح جنگ احد اور خندق میں اپنی بہادری اور جوانمردی سے دشمنانِ اسلام سے اپنی طاقت کا لوہا منوایا۔ آپ نے تمام غزوات میں شرکت فرمائی تھی اور جنگِ خیبر اور حنین میں اپنی شجاعت کے خوب جوہر دکھائے۔ اس طرح جنگِ جمل، جنگِ نہروان، جنگ صفین اور حکمین میں بھی خوارج اور دوسرے لوگوں کا قتل عام کیا تھا۔

جنگ بیرالعلم:

انسان تو در کنار حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے جنات کی ایک بہت بڑی فوج کو بیرالعلم میں اتر کر تہس نہس فرمایا تھا۔ **سبحان اللہ وبحمدہ العظیم۔**

شادی خانہ آبادی:

حضور صاحب الیوم النشور ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ، طیبہ، طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کا عقد اپنے محبوب بھائی حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے فرمایا تھا۔ اس طرح مولائے کائنات کے اوصاف اور مراتب میں مزید اضافہ ہو گیا۔ بقول شاعر:

علی کو داتا سب کو غرض مند کہوں
وہ چند ہیں اوصاف میں تا چند کہوں
اک دن اللہ کو منہ دکھانا ہے دبیر
بندہ کو میں کس طرح خداوند کہوں

حضرت علی بطور کاتب:

مورخین اور دیگر راویانِ حدیث نبوی ﷺ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ وحی رسول مقبول ﷺ کی کتابت اور دیگر احکام اور معاہدے جو دربارِ رسالت سے جاری ہوتے تھے ان کی کتابت بھی حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرمایا کرتے تھے معاہدہ حدیبیہ اور اسلامی ریاست کا فتح مکہ کے بعد ۹ھ میں سیاسی اعلان جو کہ بحکم باری تعالیٰ حج کے موقع پر کیا گیا تھا۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے جنابِ علی المرتضیٰ کے ذریعے نافذ فرمایا تھا۔

مفسرین قرآن کا فیصلہ:

تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ جب اغنیاء امت محمدی ﷺ نے رسالت مآب سے مختلف مسائل کے بارے میں عرض و معروض کا سلسلہ دراز فرمایا تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع ہی نہ ملتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے امت رسول سے رسول اللہ کے حضور عرض پیش کرنے والوں کو ہدایت فرمائی کہ رسول اللہ سے عرض پیش کرنے سے قبل کچھ صدقہ دیا کرو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول...... فان اللہ غفور الرحیم۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ ﷺ سے کچھ دریافت کرو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم (صدقہ دینے کی) طاقت نہ رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس حکم کی تعمیل:

مفسرین حضرات کا فرمان ہے اس آیتِ مبارکہ کا حکم صرف ایک دن نافذ العمل رہا تھا۔ چنانچہ حضرت علی ؓ نے دس دینار صدقہ دے کر ہادیٔ معظم ﷺ سے دس مسائل دریافت فرمائے۔ بعد میں ان ہی دس مسائل کو سلوک و معرفت کی بنیاد قرار دیا گیا تھا۔ ان کی تفصیل مفسرین حضرات نے حسب ذیل فرمائی ہے:

سوال از امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ ؓ	جواب از سید المرسلین ﷺ
1 عرض کیا: یارسول اللہ: فساد کیا ہے؟	فرمایا: یا ولی اللہ! فساد کفر و شرک ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔
2 عرض کیا: یارسول اللہ! حیلہ کیا ہے؟	فرمایا: یا علی! ترک حیلہ۔ وتقویٰ الی اللہ۔
3 عرض کیا: یارسول اللہ! وفا کیا ہے؟	فرمایا: یا ولی! توحید اور رسالت کی شہادت دینا۔
4 عرض کیا: یارسول اللہ! حق کیا ہے؟	فرمایا: حق یہ ہے کہ اسلام و قرآن و ولایت سب تمہیں ملے۔
5 عرض کیا: یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیں کہ مجھ پر کیا لازم ہے؟	فرمایا: یا ولی اللہ! تم پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازم ہے۔
6 عرض کیا: یارسول اللہ! مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کیسے مانگوں؟	فرمایا: یا علی! ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا صدق اور یقین سے مانگو، ضرور قبول ہوگی۔
7 یا رسول اللہ! مَیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے کیا مانگوں؟	یا ولی اللہ! ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عاقبت کا سوال کیا کرو۔
8 عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنی نجات کے لیے کیا عمل کروں۔	فرمایا: یا ولی اللہ! اپنے لیے ہمیشہ حلال روزی کما کر کھاؤ اور سچ بولو دونوں نجات کا وسیلہ ہیں۔
9 یا رسول اللہ! میری جان آپ پر فدا ہو، یہ بھی فرمائیں کہ سرور کیا ہے؟	فرمایا: یا علی! سرور سے مراد جنت ہے۔
10 یا رسول اللہ! آپ یہ بھی فرمائیں کہ راحت کیا ہے؟	فرمایا: جزاک اللہ یا اخی! اصلی راحت اللہ کا دیدار ہے جو مومنین کا مقصود اور صالح عمل ہے۔

مفسرین قرآن الحکیم کا فیصلہ:

جب حضرت علی المرتضیٰ ؓ مندرجہ بالا مسائل دریافت فرما کر فارغ ہوئے تو فی الفور اس آیت مبارکہ پر عمل منسوخ ہو گیا اور حضرت علی ؓ ہی اس حکم پر عمل کر سکے۔ اللہ اکبر۔

دوسری روایت:

علامہ شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف تصنیف مدارج النبوۃ میں ایک روایت بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی المرتضیٰ ؓ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن سے تشریف لائے تو حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے جب حضرت علی ؓ خدمت رسول میں حاضر ہوئے اور رسولِ خدا نے حضرت علی سے گفتگو فرمائی جس کو دیگر صحابہ بالکل نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ اپنے بھائی سے معموں میں باتیں کرتے ہیں جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خود ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علوم ظاہری یعنی شریعت کے علوم امت مصطفی ﷺ نے اپنی اپنی لیاقت اور استعداد کے مطابق حاصل کیے اور علومِ باطنی یعنی معرفت اور حقیقت کے علوم صرف سید الاولیاء والاصفیاء حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو تفویض فرمائے گئے تھے۔

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
امی لقبی جو ہوں پڑھائے نہیں جاتے

ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

اس شاہ لافتاح کے اوصاف تحریر و تقریر میں لائے جانے دشوار ہیں۔ اس رسالہ میں تھوڑا سا ذکر بطور تبرک پیش ہے۔ آں جناب کے تفصیلی حالات و کوائف ان کے اپنے رسالہ میں درج کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ

شہادت:

آپ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو کوفہ میں ہوئی۔ روضہ مبارک نجف میں ہے۔ جو آپ کے شرف سے نجف اشرف ہو گیا ہے۔

ازواج:

حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے یکے بعد دیگرے دس عورتوں سے نکاح فرمایا تھا۔ ان میں سے آپ کی شہادت کے وقت صرف چار بیبیاں زندہ تھیں۔

1. حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ بنت سید المرسلین ﷺ اس شانوں والی عالی مرتبہ سیدہ طاہرہ اور خاتونِ جنت سے حضرت امام حسین اور امام حسن ؓ بیٹے اور حضرت زینب و ام کلثوم لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں اس کے علاوہ حضرت محسن کم سنی میں وصال کر گئے تھے تمام سادات اکرام حضرت امام حسن اور امام حسین ؓ کی اولاد ہیں۔
2. حضرت اسماء بنت عمیس ؓ۔ اس سے حضرت عون و محمد پیدا ہوئے یہ حضرات میدانِ کربلا میں شہید ہو گئے تھے۔
3. حضرت ام البنین بنت خزام ؓ۔ اس بی بی صاحبہ سے حضرت عباس، محمد، عبداللہ، جعفر ؓ۔ یہ چاروں بھائی مع حضرت امام حسین ؓ کربلا میں شہید ہو گئے تھے۔
4. حضرت امامہ بنت ابوالعاص۔ اس بی بی صاحبہ سے حضرت محمد الاوسط ؓ تھے جو کربلا کے میدان میں اپنے بھائی امام حسین ؓ پر فدا ہو گئے تھے۔
5. حضرت لیلیٰ بنت سعود ؓ۔ اس معظمہ بی بی سے حضرت محمد ابوبکر اور محمد الاصغر ؓ تھے جو کربلا کے میدان میں شہید ہو گئے تھے۔
6. حضرت بی بی حنف بنت مرحب ؓ۔ ان سے حضرت امام محمد حنفیہ ؓ پیدا ہوئے تھے تمام سادات علوی ان کی اولاد امجاد سے ہیں۔

ان کے علاوہ آپ کی ازواج حضرت صہبا، ثعلبیہ، اُم زینب الصغریٰ، ام خدیجہ اور ام رقیہ الصغریٰ تھیں۔ جن سے اولاد جاری نہیں ہوئی ہے۔

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے
اک ضرب یداللّٰہی اک سجدہ شبیری

محمد (۹۲) اور علی (۱۱۰) لحمک لحمی!
طلسم اس کا میں سمجھاؤں تجھے سن!
محمد سے جو حرف "م" (۴۰) لے لے
علی کے "ع" (۷۰) کو بھی اِک طرف چُن
کیا جمع تو حاصل ایک سو دس
علی ظاہر ہوئے سر کو ذرا دُھن!
جو باقی "حمد" (۵۲) اور "لی" (۴۰) رہ گئے
وہ اعداد محمد (۹۲) مظہر گُن!

سلام بحضور رسالت مآب

خسف القمر بجمالہٖ ... عجز البشر بکمالہٖ
نطق الحجر بجلالہٖ ... صلّوا علیہ وسلموا

ترجمہ: آپ کے جمال سے چاند بے نور ہو گیا، انسان آپ کے کمال کے سامنے عاجز ہے، آپ کی عظمت سے پتھر بھی بول پڑے، آپ پر درود و سلام بھیجو۔

ملأ الخلاء بخیرہٖ ... خرق المساء لسیرہٖ

ما ساغ ذاك لغيرهٖ — صلّوا عليه وسلموا

ترجمہ: آپ نے اپنی خیر و برکت سے کائنات کو بھر دیا، تشریف لے جا کر آسمان کے دروازے کھول دیئے، آپ کے سوا کسی کو یہ شرف نہیں ملا، آپ پر درود و سلام بھیجو۔

شرق المکان بنورهٖ — سار الزمان بسورهٖ
مسخ الملل بظهورهٖ — صلّوا عليه وسلموا

ترجمہ: آپ کے نور سے ہر جگہ روشن ہوگئی، زمانہ آپ کی آمد سے خوش ہوگیا، تمام مذاہب آپ کے ظہور سے منسوخ ہو گئے، آپ پر درود و سلام بھیجو۔

كشف الشبه ببيانهٖ — رفع العلى بمكانهٖ
اكرم برفعة شانهٖ — صلّوا عليه وسلموا

ترجمہ: آپ نے تمام شبہات اپنے بیان سے حل کر دیئے، بلندیوں کو آپ کی وجہ سے رفعت ملی، آپ کی رفعت شان سے اس کو عظمت ملی، آپ پر درود و سلام بھیجو۔

فلتهتدوا الشريعة — ثم اقتدوا الطريقته
فتحققوا لحقيقته — صلّوا عليه وسلموا

ترجمہ: سو آپ کی شریعت سے ہدایت حاصل کرو، پھر آپ کی طریقت کی پیروی کرو، پھر آپ کی حقیقت پر جم جاؤ، آپ پر درود و سلام بھیجو۔

اللهم صل على محمدٍ و على آل محمدٍ و اصحابه و بارك وسلم۔ (از محدث دہلوی ؒ)

❁❁❁

باب نمبر ۱۰:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين۔ الصلوٰة والسلام على جد الطيبين الطاهرين و شفيع المذنبين و آله المكرمين والصحابه الهادين و اوليائه المقربين و بارك و سلم اجمعين برحمتك يا ارحم الرحمين۔

حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی الحسنی والحسینی ؓ کا شجرہ مادری مبارک

بے شمار مورخین و محققین حضرات نے اپنی اپنی تصنیفات اور تالیفات میں حضور غوث پاک ؒ کے شجرہ ہائے نسب و حسب بیان کیے ہیں۔ کیونکہ حضور غوث پاک ؒ کی ذاتِ گرامی والد کی طرف سے حضرت امام حسن المجتبیٰ ؓ کی نسل پاک سے ہیں اور والدہ محترمہ کی طرف سے حضرت امام حسین سید الشہداء ؓ کی طرف سے ہیں گویا کہ آپ الحسنی والحسینی نسب کے نجیب الطرفین خاندانوں کے چشم و چراغ ہیں عالی نسبی اور پاک و طاہر خاندانوں کا خون آپ کی ذاتِ گرامی میں مجتمع ہو جانے کے باعث آپ کی ذاتِ اقدس میں روحانیت اور صالحیت کے جوہر جلوہ گر ہوئے تھے۔

جس کی منبر بنی گردنیں اولیاء
اس قدم کی لطافت پہ لاکھوں سلام

مگر بعض نام نہاد علما اور مولفین نے حضور کے شجرہ ہائے نسب کو ایک خاص

مقصد کے لیے غلط بیان کر کے خود اپنی دین اور دنیا میں فرمانصیبی کا سامان پیدا کیا ہے، اور محض حسد وعناد پیدا کرنے کے لیے اپنے خودساختہ دلائل کو بیان کر کے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ وارفع شان کو ہدف تنقید بنانے کی کوشش کی ہے، مگر اہلِ حال اور قال علماء وصوفیا پر حقیقت حال بالکل واضح ہے کہ آپ کے حسب ونسب میں شامل بزرگ خاندانِ رسالت کے بلند پایہ روحانی کمالات کے مالک افراد تھے۔

ان نام نہاد علمائے فن کی تالیف شدہ چند کتب میں سے بطور مثال ونمونہ چند حوالہ جات درج کر کے صورت حال کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ حضرات اتنی اہم اور معروف دینی شخصیت کے بیان میں کس قدر لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور قارئین حضرات کے دل ودماغ میں برائی اور غیر یقینی باتوں کو کس طرح ڈال کر انہیں باہمی نفاق اور گروہ بندی کی فضا قائم کرتے ہیں۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والائے صفات ہر دور میں موضوع بحث رہی ہے۔ آپ کے شجرہ ہائے پدری مادری اور طالبی میں شامل ہر کڑی اور واسطہ بالکل عیاں اور روشن ہے اور آپ کے ہر واسطہ اور کڑی میں شامل بزرگ اپنے اپنے وقت کے مشاہیر اور معروف شخصیات تھیں۔ ان اللہ والوں نے اپنے اپنے عہد میں اپنا ایک منفرد اور تاریخ ساز کردار ادا کیا تھا۔ ان کے افعال وکردار پر مبنی کارنامے تاریخ نے اپنے وسیع دامن میں محفوظ کیے ہوئے ہیں اور ایک قاری آج بھی ان کے سنہری کارناموں کی بدولت اتنا متاثر ہوتا ہے جس قدر کہ اس دور کے اہلِ قلم ہوا کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ تاریخی واقعات کو چھوڑ کر صرف ذاتی دلائل پر انحصار کیوں کیا گیا۔ مثلاً

کتاب سیرت غوث الاعظم از مولانا ضیاء اللہ قادری

حضرت علامہ ابوحامد ضیاء اللہ قادری مولف کتاب سیرت غوث الاعظم نے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ مادری اس طرح بیان کیا ہے۔

حضرت سیدۃ امۃ الخیر فاطمہ صغریٰ بنت حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ بن

حضرت سید ابوالجمال، بن حضرت سید ابوعلاء الدین، بن حضرت سید ابوالجواد، بن حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ۔

علامہ صاحب مذکور نے حضرت سید ابوالجواد بن حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ کو دو شخصیات ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مبارک ابوالجواد ہے کیونکہ امام تقی یا حضرت امام محمد مبرقع رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی یہ کیفیت اختیار نہیں کی۔

ایک چھوٹی سی کتاب سوانح حیات شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شعاع ادب لاہور نے شائع کی ہوئی ہے اس کے مولف صاحب نے حضور غوث الاعظم کا شجرہ مادری اس طرح درج کیا ہوا ہے۔

حضرت سیدۃ امۃ الخیر، بنت حضرت عبداللہ الصومعی، بن حضرت سید ابوالجمال، بن حضرت سید محمد، بن حضرت سید محمود، بن حضرت سید ابوالعطا، بن حضرت سید کمال الدین عیسیٰ، بن حضرت سید ابوعلاء الدین محمد الجواد، بن حضرت سید امام محمد تقی رضی اللہ عنہ۔

اس طرح مولف مذکورہ بالا نے بھی دو نام اضافی لکھ دیے۔

اس موضوع پر ایک مختصر سی کتاب "سیرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ" سیٹھ آدم جی لاہور نے بھی شائع کی ہوئی ہے اس کے مولف صاحب نے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ مادری اس طرح درج کیا ہوا ہے۔

حضرت سیدہ امۃ الخیر رضی اللہ عنہا، بنت حضرت سید عبداللہ الصومعی بن حضرت سید ابی کمال بن حضرت سید عیسیٰ بن حضرت سید ابی علاؤ الدین بن حضرت سید محمد بن حضرت سید محمود بن حضرت سید طاہر بن حضرت سید ابی العطاء بن حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ۔

اس طرح حضور کے شجرہ نسب میں دو اور اضافی نام شامل ہو گئے ہیں۔

◆ پیر غلام دستگیر نامی مولف نسب نامہ رسول مطبوعہ سیٹھ آدم جی لاہور نے بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا شجرۂ مادری درج کیا ہے مگر پیر صاحب نے اس اہم اور باعث فخر کام کی طرف بالکل توجہ نہ فرمائی اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا

شجرہ مادری بالکل ادھورا چھوڑ دیا ہے پیر صاحب کا بیان شدہ شجرہ حسب ذیل ہے:

① حضرت سیدہ امۃ الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت

② حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ بن

③ حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ بن

④ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

اس طرح یہ شجرہ نامکمل رہ گیا، حالانکہ اس کو نامی صاحب مکمل کر سکتے تھے۔

⑤ علامہ اختر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف تذکرہ اولیائے پاک و ہند کو مکمل کرنے میں بڑی محنت اور کاوش سے کام کیا تھا مگر حضور غوث الاعظم کا شجرہ مادری کسی وجہ سے ان سے مکمل نہ ہو سکا۔ علامہ صاحب نے اپنی مشہور تالیف مذکورہ بالا میں حضور کا شجرہ مادری اس طرح بیان کیا ہے:

① حضرت سیدہ امۃ الخیر فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بنت

② حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ بن

③ حضرت سید ابو الجمال رضی اللہ عنہ بن

④ حضرت سید طاہر رحمۃ اللہ علیہ بن

⑤ حضرت سید ابو العطاء عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن

⑥ حضرت سید ابو الکمال عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن

⑦ حضرت سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد امام تقی علیہ السلام

اس طرح اس شجرہ میں کچھ القاب اور اسمائے مبارک کو غلط منسوب کیا گیا ہے۔

⑥ علامہ سید نجم الحسن کراروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف تالیف "چودہ ستارے" میں حضرت عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد کا تذکرہ بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ علامہ موصوف نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام

تقی رحمۃ اللہ علیہ کی نسل آپ کے دو فرزندان سے جاری ہوئی ہے۔ یعنی حضرت امام نقی اور حضرت سید محمد المبرقع البدر مشعشع رضی اللہ عنہ جن کا لقب ابو الکمال اور عیسیٰ بھی تھا۔ یعنی حضرت سید محمد ابو الکمال المبرقع عیسیٰ البدر مشعشع ایک ہی بزرگ ہیں۔

آپ کا اسمِ گرامی حضرت سید محمد ابو الکمال لقب المبرقع البدر مشعشع اور عیسیٰ بوجہ صفات القاب مشہور تھے۔ کیونکہ آپ بہت زیادہ حسین و جمیل تھے اور کسی میں آپ کے چہرۂ انور کو دیکھنے کی طاقت نہ تھی اس لیے آپ اپنے چہرۂ انور پر نقاب ڈال کر رکھتے۔ اور پردہ کی اوٹ میں سے نور کی شعاعیں نکل کر دور و نزدیک کے زمان و مکاں کو روشن کیا کرتی تھیں۔ اس لیے عوام الناس آپ کو البدر مشعشع کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ آپ کے چہرۂ انور کو دیکھ کر مردہ دل و دماغ میں روحانی و جسمانی جلا پیدا ہو جاتی تھی اس لیے لوگ آپ کو عیسیٰ کہہ کر خطاب کرتے تھے۔

آپ کی نسل آپ کے صاحبزادے حضرت سید ابی العلاء عبداللہ احمد سے ہوئی جو اپنے وقت کے رئیس و نقیب و شریف قم تھے۔ یعنی قم کے سردار و رئیس تھے۔

آپ کی نسل آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد اعزج رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوئی تھی۔ آپ بھی رئیس و نقیب شہر قم تھے۔ گویا کہ حضرت سید محمد اعزج رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے مشہور و معروف سردار قوم تھے۔ ان کے بیٹے حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اور برتر اولیاء کبار کے پیر و مرشد اور معروف شخصیت مستجاب الدعا اور صاحب کرامت و خرق عادت واقعات کو ظاہر کرنے والے اور ظاہراً و باطناً باعظمت ولی اللہ تھے۔

اس عالی مرتبت اور صاحب کمال سید السادات جامع الکرامات کی اکلوتی اور صاحب شرف بیٹی امۃ الخیر سیدہ فاطمۃ الصغریٰ تھی جن کے طاہر اور طیب بطنِ پاک سے حضرت سید السادات جامع الکمالات مرشدنا وغوثنا وغیاثنا وحبیبنا وطبیبنا مولانا وملجانا سید ابو محمد عبدالقادر الحسنی والحسینی کی ذات بابرکات نے جنم لیا تھا۔

ان کی نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

اس نوری مخلوق کی شان کیونکر بیان ہو۔ جن کی شان بڑے بڑے اولیاء اور مشائخ سے بھی بیان نہیں ہو سکی ہے۔ ان اللہ والوں کے قصائد اور اقوال اس کتاب میں بطور تبرک درج کیے گئے ہیں۔

حضرت غوث الاعظم ؒ کے شجرہ مادری میں شامل بزرگ اور اکابرین کے حالات زندگی کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے تاکہ اہلِ ایمان حضرات ان کے بابرکت حالات و صفات سے آگاہ ہوں کیونکہ اللہ والوں کے حالات و کمالات کا پڑھنا اور سننا بھی عبادت میں شامل ہے خدا ہم کو ان کے نقشِ قدم پر چل کر ہماری دنیا اور آخرت میں رحمت فرمائے اور ہم کو انہی اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ اپنی رحمت میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت علامہ ابوسعید عرشی رحمۃ اللہ علیہ

آں غوث کہ کرم خدا ہست
فرزند جناب مصطفیٰ ہست
از پائے گہش مپرس اے عرشی
سر جملۂ جملۂ اولیاء ہست

✿

محبوب ہیں کبریاء کے غوث الثقلین
فرزند مصطفیٰ کے دلبند مرتضیٰ کے غوث الثقلین
کیا پوچھتے ہو ان کی رفعت شان عرشی
سرتاج ہمہ اولیاء کے غوث الثقلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا جد الطیبین الطاہرین داع مطہر اللہ المستغاث الی حضرت اللہ تعالیٰ بحق آلک واصحابک واولیائک وبارک وسلم علیہ۔

حضرت امام حسین ؓ

روایت ہے کہ حضرت ام الفضل ؓ بنت حارث زوجہ حضرت عباس ؓ نے خواب دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر اس کی جھولی میں آ گرا ہے۔ حضرت ام الفضل ؓ بہت ڈر گئیں اور فی الفور خدمت رسول میں حاضر ہوئیں۔ اپنا خواب بیان کیا، حضور نے تبسم فرمایا اور اللہ کا شکر ادا کیا اور حضرت ام فضل کو خواب کی تعبیر فرماتے ہوئے بیان فرمایا: چچی جان اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے ''فاطمہ'' کو ایک بچہ عطا کرے گا۔ جس کو تم اپنی آغوش میں پرورش کرو گی۔

چنانچہ حضرت امام حسین ؓ ۳ شعبان المبارک ۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ زمین و آسمان میں بچہ کی تشریف آوری پر مخلوقات خداوندی نے خوشی اور سرور منایا۔ عام مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ رسول اللہ کو ہر طرف سے مبارکباد اور صلوٰۃ و سلام کے مژدے سنائے گئے۔ رسول اللہ خود چل کر خانہ زہرا تک گئے۔ اپنی لاڈلی بیٹی اور محبوب بھائی کو مبارکباد دی۔ حضرت امام حسین ؓ کو باہر منگوا کر بوسہ دیا۔ بچے کا نام شبیر رکھا جس کا عربی ترجمہ حسین ہے اور فرمایا کہ

حسین منی وانا من الحسین۔

ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

تھوڑے عرصہ بعد حضرت جبرائیل ؑ نے حاضر خدمت ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تہنیت اور تعزیت پیش کی۔ حضور نے سن کر گریہ فرمایا اور آپ کی پیروی میں حضرت فاطمہ ؓ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے گریہ کیا۔

سردارانِ جنت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الفاطمة سيدة النساء اهل الجنة والحسن والحسين سيد الشباب اهل الجنة وابوهما خير منهما۔

اہلِ بیت رسول اللہ ﷺ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں اور دیگر صحابہ مجلسِ رسول اللہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مَیں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ اس خوشی کی وجہ فرما دیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے حذیفہ رضی اللہ عنہ آج ایک نیا فرشتہ آیا ہے اور اللہ کی طرف سے مری اہلِ بیت کی سرداری کا مژدہ لایا ہے اور مندرجہ بالا حدیث تلاوت فرمائی۔

گریہ حسین پر رسول اللہ کا بے چین ہونا

علامہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے جا رہے تھے کہ راستہ میں قصرِ زہرا رضی اللہ عنہا سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ نے فرمایا:

يا فاطمة الم تعلمي ان البكاء الحسين يوذي۔

ترجمہ: فاطمہ آپ کو معلوم نہیں کہ حسین کے رونے سے مجھے کس قدر تکلیف ہوئی ہے۔

آزمائش

ملائکہ کا جھولا جھلانا، کپڑے جنت سے لے کر حاضر ہونا اور کھانے اور پھل پیش کرنے کا سلسلہ زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ منشاء ایزدی کہ رسول اللہ نے ادھر پردہ فرمایا ادھر زمانے نے منہ موڑ لیا۔ ڈیوڑی پر الصلوۃ والسلام پڑھنے والے غائب ہو گئے۔ والدہ غم کی وجہ سے بیمار، شیرِ خدا پریشان کہ زمانے نے کیوں کروٹ بدل لی ہے صرف سات ماہ بعد مزید سانحہ رونما ہوا کہ بیماری سے آپ کی پیاری والدہ فرقتِ رسول

اور زمانیکی بے رخی کا غم برداشت نہ کرتے ہوئے وصال فرما گئیں۔

پرورش و تربیت

آپ کے والدِ محترم حضرت سید الاولیاء والاصفیاء علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب علیٰ کل غالب نے آپ کی پرورش و تربیت اللہ تعالیٰ کے رسولِ برحق خاتم النبیین والمرسلین نورِ مجسم ﷺ سے حاصل کردہ تعلیم و تربیت کے عین مطابق درجہ کمال تک پہنچایا تھا اور آپ کی فطرت میں انسانیت میں پائے جانے والے تمام ظاہری اور باطنی جوہر و حسنات کو مکمل اور اعلیٰ کر دیا۔

صبر و رضا کی منازل

آپ نے مشاہدہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور حبیبِ خدا ﷺ نے جن نفوسِ قدسیہ سے احسان، اخوت اور محبت کا حکم فرمایا تھا۔ ان سے لوگ نفرت کرنے لگے اور پھر ایسا وقت بھی آ گیا کہ ان برگزیدہ ہستیوں پر درود پڑھنے کی بجائے برسرِ عام سب کیا جانے لگا۔ اور آخرکار ان اللہ والوں کو خنجر اور زہر کے خفیہ ہتھیار سے شہید کر دیا گیا اور اُس مالکِ کون و مکاں کے نواسے کی قبر بنانے کے لیے جگہ دینے پر بلاوجہ نزاع پیدا کیا گیا۔

سانحہ کربلا تکمیل کارِ رسالت

معاندین و منافقین اور دشمنِ اہلِ بیت رسول نے اپنی خاندانی دشمنی کا بدلہ لینے کے لیے ایک گہری سازش کے تحت آپ کو خلافتِ الٰہیہ نئے سرے سے جاری کرنے اور کوفہ آنے کے لیے بے شمار سفارتیں روانہ کیں اور جب آپ ابھی سفر میں تھے تو آپ کو محصور کر کے بمع اہلِ و عیال دشت کربلا میں لا کر ۳ یوم تک بھوکا پیاسا رکھ کر اسلام بلکہ جاہلیت کے ضابطہ کے خلاف ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ھ کو عین حالتِ نماز میں شہید کر دیا گیا۔ استغفر اللہ، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کو شہید کر دینے کے بعد شہداء کی بے حرمتی کی گئی اور مخدرات کو قید و بند کی صعوبتوں اور سفر کی مصیبتوں سے ستایا گیا۔ اس سانحہ کا دکھ آج تک اہلِ بیت کو نہیں بھول

سکا اور اسلام دشمن کارروائیوں کا مقابلہ کربلا کی جنگ کے نظریے کے تحت جاری ہے۔

اولاد و ازواج

آپ نے مختلف اوقات میں تین شادیاں فرمائیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. حضرت بی بی شہربانو رضی اللہ عنہا نبیرۃ، نوشیرواں عادل، بادشاہ ایران۔ آپ کے بطن سے حضرت سید السادات امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت بی بی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ تمام اولادِ حسینیہ اولادِ حضرت امام زین العابدین سے ہیں۔
2. حضرت بی بی ام لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا از صلب عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ۔ آپ کے بطن سے حضرت شہزادہ علی اکبر رضی اللہ عنہ شہید کربلا، حضرت بی بی فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سوگوارِ مدینہ پیدا ہوئے تھے۔
3. حضرت بی بی ام رباب رضی اللہ عنہا بنت ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا از صلب حویطب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ آپ کے بطن سے حضرت معصوم علی اصغر شہید کربلا اور حضرت فاطمہ سکینہ شہید در زنداں شام پیدا ہوئے تھے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وبارك وسلم۔

امامِ اہلِ سنت حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تمہیں وصلِ بے فصل ہے شاہِ دیں سے — دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم
مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی — وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم
میری مشکلوں کو بھی آسان کر دیں — کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم
کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی — ہے کون تیرے سوا غوثِ اعظم

❁

تیری عزت تری رفعت تیرا فضل — بفضلہ افضل و فاضل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو تیرا سائل ہے یا غوث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ و آلك و اصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ و بارك وسلم۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

مثل جد خود امام الاولیاء
چوں پدر مشہور در صبر و رضا
در عبادت ایں قدر سرگرم بود
آمدت زین العابدین آمد ندا

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی شہربانو رضی اللہ عنہا شہنشاہِ ایران نوشیرواں عادل کی پوتی تھیں، اس طرح آپ نجیب الطرفین تھے۔ آپ ۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

اوصاف

آپ بہت ہی عبادت گزار تھے اس لیے آپ کا لقب زین العابدین مشہور ہے۔ آپ بڑے صابر، شاکر اور متوکل، سخی ابن سخی تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تعلیم اپنے عمِ بزرگوار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور اپنے والدِ محترم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے حاصل کی تھی۔ آپ نے واقعاتِ کربلا کے بعد جس اولوالعزمی اور دلیری سے درسِ اسلام کوفہ اور دمشق کے بازاروں اور درباروں میں دیا وہ تاریخِ اسلام کے سنہری واقعات ہیں۔ آپ نے متواتر چالیس سال تبلیغِ دین فرمائی۔

آپ واقعہ کربلا کے عینی شاہد اُن تمام امرا اور فوجیوں کو جانتے تھے جنہوں نے سانحہ کربلا میں آلِ رسول پر ظلم کیے تھے۔ مگر آپ نے اُن کو کبھی بھی شرمندہ نہیں کیا تھا حالانکہ وہی لوگ بعد میں آپ سے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لیے آپ کی مدد اور اعانت کے طلبگار ہوئے تھے۔ مگر آپ صبر کرتے تھے۔

ایک واقعہ

ایک دفعہ حضرت علی اکبر بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ابن نمیر مختار ثقفی کی فوج سے ڈرتا ہوا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں آ گیا۔ آپ نے اپنے غلام کو اُسے روٹی پانی دینے کا حکم دیا اور اپنے خیمہ میں اُسے آرام سے لیٹ جانے کو کہا۔ صبح اسے کچھ زادِ راہ دے کر روانہ کر دیا۔ وہ تھوڑی دور جا کر واپس آ گیا اور عرض کی کہ حضرت اگر آپ جانتے کہ میں کون ہوں تو شاید میرے ساتھ ایسا سلوک ہرگز نہ کرتے۔

آپ نے فرمایا کہ بھائی تو ابن نمیر ہے اور میرے پیارے بھائی کے قاتل ہو۔ وہ آدمی تڑپ کر آپ کے قدموں پر گرا اور رو رو کر عرض کرنے لگا کہ حضرت پھر آپ نے میرے ساتھ یہ مروت کیوں فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ برادر جو تیرا کام تھا تو نے کر لیا اور جو میرا کام تھا وہ میں نے کر لیا۔ نہ تو میرے جیسا ہو سکتا ہے اور نہ میں تیرے جیسا ہو سکتا ہوں۔

شہادت

۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ میں ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر دلوا کر شہید کروا دیا۔ آپ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اولاد

آپ کی اولاد میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ، حضرت زید، حضرت

عمر، حضرت حسین، حضرت عبدالرحمن، حضرت سلمان، حضرت علی، حضرت محمد اصغر لڑکے تھے اور حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت علیہ، حضرت ام کلثوم لڑکیاں تھیں۔

کلام حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ

از: پنج گنج عرفان

بعالی جناب حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

رو رو لکھے چٹھیے درداں بھریئے پتہ پچھیں بغداد دے واسیاں دا
دیویں جا سہوڑا دکھاں بھریا انہاں اکھیاں درد پیاساں دا
آہیں سولاں بھریاں سینے سڑے وچوں آکھیں حال ایہدا اسدا اداسیاں دا
تیرے مڈھ قدیم دے صبر دیاں نوں لوک دس دے خوف چھڑاسیاں دا
دستگیر کر مہر توں مہر علی تے کون باجھ تیرے اللہ راسیاں دا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا صاحب الکوثر مدنی المنیر اللہ۔ وآلك واصحابك یا نورٌ من نور اللہ۔

حضرت امام محمد باقر ؓ

حضرت امام محمد باقر ؓ یکم رجب المرجب ۵۸ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ ؓ بنت حضرت امام حسن ؓ تھیں۔ اس طرح حضرت امام محمد باقر ؓ حضرت عبداللہ محض ؒ کی طرح الحسینی والحسنی سادات ہیں۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ ناف بریدہ اور تمام دیگر آلائشوں سے پاک تھے۔

اسمِ گرامی

آپ کا اسم گرامی آپ کے جدِ پاک کے نام پر محمد تھا اور کنیت ابوجعفر تھی۔ القاب باقر، شاکر، ہادی مشہور تھے۔ آپ نے تمام علومِ ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والدِ محترم حضرت امام زین العابدین ؓ سے کی تھی۔ آپ کو زیادہ تر باقر کے لقب سے اس لیے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ نے علم و حکمت کے سربستہ راز بیان فرمائے تھے۔

علامہ جوزی ؒ فرماتے ہیں کہ آپ کی پیشانی بہت کشادہ تھی اس لیے آپ کو باقر کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

واقعہ کربلا

واقعہ کربلا میں آپ تقریباً دو سال کے تھے اور اس میدانِ حشر میں شریک تھے۔ آپ نے بھی کوفہ اور شام کے سفر اور قید و بند کی تکالیف اُٹھائی تھیں۔

اسلامی سکوں کا رواج

مورخ بشیر ذاکر حسین تاریخ اسلام میں بیان فرماتے ہیں کہ پہلے اسلامی حکومت کے سکے رومی شہنشاہ فراہم کرتا تھا ان پر روح القدس کی عبادت کنندہ ہوتی تھی۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان نے قیصر روم کو حکم دیا کہ آئندہ سکہ پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا کرو۔ قیصر روم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کے خلاف ٹریڈ مارک جاری کریں گے۔

خلیفہ عبدالملک بہت حیران ہوا کہ اب کیا کیا جائے۔ تمام ملک کے دانشور بلائے گئے جن میں حضرت امام باقر علیہ السلام بھی تھے۔ حضرت امام باقر نے سکہ کو بنانے اور ڈھال کر تیار کرنے کا طریقہ اور عبارت لکھ کر دے دی۔ اس طرح اسلامی حکومت میں پہلا سکہ جاری ہو گیا۔

آپ کا علمی مقام

آپ نے علمِ باطن کے بارے میں ایسے ایسے رموز اور اسرار بیان فرمائے کہ دنیا دنگ رہ گئی ان تمام علوم کا ذکر مناقب ابن شہر آشوب میں موجود ہے۔ ایک دفعہ آپ سے کسی نے روح کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ لفظ ریاح سے مشتق ہے اور یہ اس کی ایک قسم ہے۔

ایک دفعہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وَاللّٰهُ نُوْرُ الْاَئِمَّہ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ۔ عمر بن جنید نے آپ سے سوال کیا کہ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ اور ان کی اولاد آئمہ پاک ہیں۔

شہادت

خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے آپ کو زہر سے شہید کروا دیا تھا۔ آپ کی

شہادت ذوالحجہ ۱۴۲ ہجری کو بروز دوشنبہ ہوئی اور مدینہ میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد

حضرت ام فروہ بنت قاسم بن محمد سے حضرت امام جعفر صادق پیدا ہوئے۔ اور عبدالفتح بھی ان سے ہی پیدا ہوئے تھے۔ حضرت اُم حکیم بنت اسد ثقفی سے ابراہیم اور عبداللہ حضرت لیلیٰ سے حضرت علی اور زینب پیدا ہوئے تھے۔

غَوْثِ الْاَنَامِ و غیثهم و مجزهم
بدعائه من كل خطب جائز

ترجمہ: حضرت غوث پاک ؒ تمام مخلوق کے فریادرس اور ان کے لیے ابرِ کرم ہیں اور اس کے لیے فخر ہیں۔ آپ ہدایت کے روشن ستارے ہیں۔ آپ رشد و ہدایت کی صبح اور کفر و ضلالت کے لیے روشنی اور نور ہدایت ہیں۔

تَاجُ الْحَقِیْقَتُ وَ فَخْرِهَا نَجْمُ الْهُدٰی
لَهٗ فَخْرِهَا نُوْرُ الظَّلَامُ الْعَسَاکِرُ

ترجمہ: حضور غوث الاعظم ؓ کی ذات والائے صفات حقیقت کے تاج ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رحمۃ اللعالمین وآلہ واصحابہ وآئمۃ المقربین الیٰ یوم الدین۔

حضرت امام جعفر صادق ؓ

حضرت امام جعفر صادق ؓ ۱۲ ربیع الاول ۸۳ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ بھی ناف بریدہ ختنہ شدہ الائشوں سے پاک تھے۔ آپ نے بوقت پیدائش کلمہ شہادت پڑھا تھا۔

القاب اور اسمائے مبارک

آپ کا اسمِ گرامی جعفر کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ صادق، صابر، فاضل اور طاہر کے القاب سے پکارے جاتے تھے۔ مگر آپ زیادہ تر صادق کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق ؓ ہے۔

امام ابوحنیفہ ؒ

امام ابوحنیفہ ؒ حضرت امام جعفر صادق ؓ کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے بہت سا علمی ذخیرہ حضرت امام باقر ؓ سے جمع کیا تھا۔ اور بعد میں اس کی تصدیق حضرت امام جعفر صادق سے کی تھی۔ ایک دفعہ امام جعفر صادق کو معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ ؒ بہت سے فقہی مسائل اپنے قیاس اور اجتہاد سے حل کر جاتے ہیں۔ آپ نے انہیں بلا کر بہت تلقین اور نصیحتیں کیں۔ آپ نے امام ابوحنیفہ ؒ کی اس طرح تربیت کی کہ وہ امام الاعظم کے لقب سے مشہور ہوئے۔ خلیفہ منصور نے امام ابوحنیفہ ؒ کو اہلِ بیت سے وفا و دوستی کی وجہ سے شہید کروا دیا تھا۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہ ؒ نے اپنا علمی خزانہ برائے عمل حضرت داؤد طائی کو دے دیا۔ حضرت داؤد

طائی نے ہی حضرت نعمان ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام ابوحنیفہ کا مقام دلوایا تھا۔ آپ نے حضرت زید بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں فتویٰ دیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بڑے اعلیٰ اور ارفع علمی مقام کے مالک تھے آپ نے بے شمار علمی کتب تصنیف فرمائیں۔ اور بہت سی نئی علمی راہیں اہلِ دنیا کو بتائیں۔ آپ نے علمِ دین، علمِ کیمیا، علمِ طب، علمِ طبیعیات، علم منطق، علمِ فال، علمِ فلسفہ، علم الاجان وغیرہ پر بہت کچھ لکھا ہے۔

علمِ جفر اور جامعہ

مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کا بیان ہے کہ علم جفر اور جامعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں علم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سکھائے ہوئے تھے۔ دراصل جفر اور جامع دو علم ہیں ان میں ازروئے قوائد قیامت تک ہونے والے حوادث کا ذکر تھا۔ اس علم کے ذریعہ سائل کے سوال میں تغیر و تبدل کر کے اس کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ "شواہد النبوۃ" میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے ان کو گزشتہ اور آئندہ واقعات کا علم اور ملائکہ سے کلام کرنے کی قدرت دی ہوئی ہے۔ یہی بات وارث علم انبیاء ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق کی بغداد طلبی

خلیفہ منصور عباسی نے تخت نشین ہوتے ہی تمام علویوں سے جائیدادیں چھین لیں۔ بہت سے سادات قتل کروا دیئے اور بہت سے قید میں ڈال کر زہر دے کر شہید کروا دیئے۔ اب امام جعفر رضی اللہ عنہ سے خطرہ تھا۔ منصور آپ کو جلد از جلد قتل کروانے کی تدبیریں سوچنے لگا۔ آخر فیصلہ کیا کہ جب امام دربار میں تشریف لائیں تو جلاد آپ کو قتل کر کے چلا جائے۔ مگر جب آپ دربار میں تشریف لائے تو منصور کانپنے لگا اور بڑے

ادب سے پیش آیا اور عرض کیا کہ ابنِ رسول اللہ کوئی حاجت ہو تو حکم کریں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے آئندہ دربار میں نہ بلایا جائے اور آپ واپس مدینہ آ گئے۔

شہادت

۱۴۷ھ میں منصور نے حج کے موقع پر امام صاحب کو بلا بھیجا۔ جب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ دربار میں پہنچے تو وہ بڑے غصہ میں تھا۔ اور آپ کو قتل کرنے کے درپے تھا۔ مگر حضرت امام جعفر صدق رضی اللہ عنہ نے کچھ نصیحتیں کیں اور وہ باز آ گیا۔ منصور نے آپ کو قتل کروانے کے کئی منصوبے بنائے مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر ۱۴۸ھ میں آپ کو انگوروں میں زہر دے دیا گیا اور آپ شہید ہو گئے۔ آپ کا روضہ جنت البقیع میں ہے۔

اولاد

حضرت اسماعیل جن سے فرقہ اسماعیلیہ منسوب ہے۔ امام موسیٰ کاظم، عبداللہ اسحاق، محمد، عباس، علی اور ایک لڑکا فرودو آپ کی اولاد ہے۔ بنو فاطمہ جن کی مصر میں ۲۹۲ھ تا ۵۹۷ھ تک حکومت رہی ہے آپ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا نوراً من نور اللہ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ کاظم ۱۲۷ھ ۷ صفر بروز شنبہ پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمیدہ خاتون تھا جو اُندلس کی رہنے والی قوم بربر سے تھیں۔ آپ بڑے عابد، زاہد، مجتہد، فاضل صاحب کرامت کریم النفس اور حلیم الطبع تھے۔

اسمائے گرامی

آپ کا اسم گرامی، حضرت موسیٰ، کنیت ابوالحسن، القاب کاظم، عبدالصالح، امین، باب الحوائج، مگر زیادہ تر مشہور لقب کاظم سے تھے۔ باب الحوائج اس لیے لقب ہے کہ آپ کے وسیلہ سے جو دعا مانگی جائے۔ مقبول بدرگاہ الٰہی ہو جاتی ہے۔ ۱۴۸ھ میں حضرت امام جعفر صادق کے وصال کے بعد آپ کو منصب امامت عطا ہوا تھا۔ جسے آپ پوری تندہی سے انجام دینے لگے۔ اور ایک طویل عرصہ تک دین اسلام کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

خلیفہ منصور عباسی اور مہدی عباسی

حضرت امام جعفر صادق کے وصال کا جب منصور کو علم ہوا تو اس نے مدینہ کے گورنر کو خط لکھا کہ اگر امام صادق نے اپنا کوئی وصی مقرر کیا ہے تو اسے قتل کر دو۔ مگر امام صادق نے اسی خدشہ کے پیشِ نظر اپنے وصی پانچ مقرر کیے تھے۔ منصور خلیفہ محمد بن سلیمان، حاکم مدینہ عبداللہ افطح، برادر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

اور آپ کی والدہ حمیدہ خاتون رضی اللہ عنہا گورنر مدینہ کی اس فہرست کو دیکھ کر منصور بہت سٹپٹایا اور آپ سے کوئی تعرض نہ کر سکا اور ۱۵۸ھ میں مر گیا۔

۱۶۴ھ میں جب خلیفہ مہدی عباسی حج کے لیے مکہ مکرمہ آیا تو جاتے وقت حضرت امام کاظم رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ساتھ بغداد لے گیا اور جا کر قید میں ڈال دیا۔ بعد میں یعقوب نامی ایک آدمی کو ایک لونڈی دینے کا لالچ دے کر آپ کو قتل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر اس شخص نے آپ کو رہا کر دیا۔ اور بہت سامان دے کر مدینہ روانہ کر دیا بعد میں یعقوب بھی مدینہ میں انتقال کر گیا۔

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مہدی نے آپ کو دوبارہ قید کر کے حمید نامی ایک آدمی کو آپ کے قتل پر معمور کر دیا۔ مگر رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو خواب میں آ کر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور اس ارادہ بد سے باز رہنے کا حکم دیا۔ مہدی نے قید کو منع کر کے آپ کو رہا کر دیا۔

۱۶۹ھ میں مہدی مر گیا اور اس کا بیٹا ہادی تخت خلافت پر بیٹھا یہ بڑا خودسر اور ضدی تھا اس نے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو قید میں ڈال دیا اور انہیں شہید کروانے کی ترکیب سوچنے لگا۔ رات کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بڑے غصہ اور قہر سے مخاطب کر کے فرمایا کہ تم صلہ رحمی کا خوب حق ادا کر رہے ہو ہادی نے صبح اٹھ کر حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو رہا کر دیا۔

ہادی کے مرنے کے بعد جب ہارون الرشید تخت نشین ہوا تو اس نے جناب امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو دوبارہ قید میں ڈال دیا۔ جب ہارون مدینہ میں آیا تو روضۃ الرسول پر حاضری دی اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

ہارون نے روضہ پر حاضر ہو کر کہا: السلام علیکم یا ابن عم۔ جب حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے یوں سلام کیا۔ السلام علیکم یا ابی فدلک روحی و جسدی۔ ہارون ڈر گیا اور امام کو چھوڑ دیا مگر دوبارہ بغداد میں بلوا کر قید

کروا دیا۔ رات کو پھر حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو خواب میں دیکھا کہ ایک تیشہ ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ موسیٰ کو چھوڑ دو ورنہ اس تیشہ سے تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ ہارون نے دوبارہ حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ کو رہا کر دیا۔

شہادت

۱۸۳ھ بروز جمعہ ہارون نے جناب امام کو زہر دلوا کر شہید کروا دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اولاد

آپ کو اللہ نے کثیر اولاد عنایت فرمائی تھی جن میں ۲۰ لڑکے اور ۱۷ لڑکیاں تھیں۔ ان کی اولاد میں سے بڑے بڑے اولیاء اللہ اور بزرگ ترین ہستیاں پیدا ہوئیں۔ مثلاً امام رضا ؓ، خواجہ معین الدین چشتی ؒ شیخ داؤد شیر گڑھی ؒ سید خیر الدین ابوالمعالی ؒ، سید بہاؤ الدین نقشبندی ؒ حضرت فاطمہ ام الخیر رحمۃ اللہ علیہا، والدہ جناب غوث اعظم ؒ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الکوثر مدنی المنیر اللہ۔ وآلك واصحابك یا نورٌ من نور اللہ۔

حضرت امام علی رضا ؓ

حضرت امام علی رضا ؓ بروز پنج شنبہ ۱۱ ذیقعد ۱۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت ام البنین عرف نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا تھا۔ آپ بڑی پارسا، عابدہ، زاہدہ اور عقل و دیانت کی مالکہ تھیں۔ حضرت حمیدہ خاتون والدہ ماجدہ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہا کا فرمان ہے کہ حضرت نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا بڑی بلند پایہ خاتون تھیں۔ حضرت نجمہ خاتون اشراف قریش میں سے تھیں۔ حضرت امام علی رضا ؓ بھی ناف بریدہ مختون اور تمام پیدائش کی آلائشوں سے پاک وصاف تھے۔

نام اور القاب

آپ کا اسم گرامی حضرت امام علی رضا تھا اس طرح بارہ ائمہ میں سے یہ تیسرے علی تھے۔ بعض مورخ آپ کو علی ثالث بھی کہتے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور القاب صابر، رضی، ولی، زکی اور وصی ہیں۔ مگر آپ زیادہ تر رضا کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب رسول راضی تھے۔ اس لیے عوام الناس علی رضا ؓ کے پیارے لقب سے پکارتے تھے۔

جانشینی

روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ نے حضرت امام علی رضا ؓ کو

حکومتِ وقت اور دشمنانِ اہلِ بیت کے خوف سے تمام سادات اور معززین مدینۃ النبی ﷺ کو اپنے دولت خانہ پر بلوایا اور حضرت امام علی رضا ؑ کو اپنے وصی ہونے کا اعلان کیا اور ایک تحریر پر تمام حاضرین کے دستخط کروائے تھے۔ اسی وقت امام علی رضا ؑ کی عمر ۳۰ سال تھی۔

ہارون کی سادات دشمنی

روایت ہے کہ جب حضرت امام علی رضا ؑ امامت کے عہدہ جلیلہ پر فائض ہوئے تو اس سے تھوڑے عرصہ بعد ہارون نے حاکم مدینہ کے ذریعے حضرت امام علی رضا ؑ کے گھر کا کل اثاثہ چھین لیا تھا اور ایک فوجی یحییٰ جلودی کو حکم دیا کہ تمام اولادِ فاطمہ کے گھر جلا ڈالے۔ اس حکم کی جو مخالفت کرے اُسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت محمد بن جعفر بن محمد نے مقابلہ کیا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔ جلودی نے سادات کے تمام زیورات اور اثاثے چھین کر بغداد پہنچا دیئے۔

کرامات

1. ایک دن حضرت امام علی رضا ؑ نے امین اور مامون کو دیکھا تو فرمایا کہ عنقریب مامون امین کو قتل کرے گا۔
2. جعفر بن ثالث کو آپ نے فرمایا: اے جعفر! تیری بیوی کو دو بچے پیدا ہوں گے ان میں سے ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام اُم عمر رکھنا۔
3. ایک دن ابو اسمٰعیل سندھی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مجھے عربی زبان نہیں آتی۔ آپ نے اس کے لبوں پر ہاتھ پھیرا اور وہ فی الفور عربی بولنے لگ گیا۔

محمد بن عیسیٰ روایت کرتے ہیں کہ علامہ ابن حجر نے اس سے ایک واقعہ کا تذکرہ کیا تھا کہ ایک دفعہ وہ اپنے خواب میں دربارِ رسالت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے ایک مٹھی کھجوروں کی عنایت فرمائی جو تعداد میں اٹھارہ تھیں۔ اس کے تھوڑے عرصہ

بعد حضرت امام علی رضا کو ایک طبق میں سے کھجوریں تقسیم کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے مجھے ایک مٹھی کھجوروں کی عنایت فرمائی، جب میں نے شمار کیں تو اٹھارہ تھیں، جب میں نے اور مانگیں تو حضرت نے فرمایا:

لَوْزَادَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زِدْنَاكَ۔

ترجمہ: اگر رسول اللہ نے زیادہ دی ہیں تو ہم بھی دیتے ہیں۔

حضرت امام علی رضا ؑ کا علمی مقام

حضرت امام جعفر ؑ کے بعد اگر کسی نے علمی فیوضات کو پھیلایا تو ذاتِ گرامی حضرت امام علی رضا ؑ کی ہے آپ نے ہر مشکل سے مشکل کلام اور مسائل شرعی کو دلیل اور قرآن و حدیث سے ثابت ضرور کیا تھا۔ حضرت محمد بن عیسیٰ الیقطینی کا بیان ہے کہ آپ سے بیان شدہ مسائل جن کا جواب آپ نے تحریری طور پر دیا تھا۔ ان کی تعداد ۱۸،۰۰۰ تھی۔ آپ نے وہ تمام علوم کو جن کی روایت حضرت امام زین العابدین ؑ سے امام موسیٰ کاظم ؑ کی ہوئی تھی۔ دوبارہ روایت فرمایا تھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری اور دیگر علمائے دین اس گھرانے کے فیض یافتہ ہیں۔ خود خلیفہ وقت مامون الرشید آپ کے علمی مقام کا معترف تھا اور اس کا یقین تھا کہ حضرت امام علی رضا ؑ کو اللہ کی طرف سے علم عطا کیا گیا تھا۔ اس لیے اس نے اپنی لڑکی ام حبیب کا رشتہ حضرت امام علی رضا ؑ کو دیا تھا اور اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ مامون کے اس فعل پر بہت سے عباسی مشتعل ہوئے۔ انہوں نے امام علی رضا ؑ کو زہر دے دیا اس طرح یہ علم و دانش کی شمع جو دین اسلام کو منور کر رہی تھی بجھ گئی۔

حروفِ تہجی کی وضاحت

حضرت امام علی رضا ؑ نے حروفِ تہجی کے اسرار اور رموز بیان فرمائے تھے۔ یعنی الف سے مراد اِلَّا اللّٰہ خدا کی نعمت با سے مراد بھا اللّٰہ خدا کی خوبیاں جیم سے مراد جمۃ اللہ خدا کا اپنے بندوں سے خوش ہونا اور دال سے مراد بقائم اللّٰہ یعنی دنیا کا

خاتمہ ہے اس طرح آپ نے تمام حروفِ تہجی کے اسرار بیان فرمائے تھے۔

حضرت امام علی رضا ؓ نے یہود اور نصاریٰ سے بے شمار مناظرے فرمائے اور ان کو لاجواب کر دیا۔ اس طرح بے شمار لوگ دین میں شامل ہو گئے تھے۔

حضرت خواجہ معروف کرخی جو عیسائی تھے۔ آپ نے انہیں خرید کر دین اسلام پڑھایا پھر ان کو آزاد فرما دیا۔ یہی حضرت خواجہ معروف کرخی ؒ اپنے زُہد اور عبادت کے ذریعے ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں ایک اہم سلسلہ کے بانی اور بلند مقام کے مالک ہیں۔

وصال

آپ بذریعہ زہر خورانی ۲۳ ذیقعد ۲۰۳ھ بروز جمعۃ المبارک طوس کے مقام پر وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

اولاد

صواعق محرقہ میں آپ کے پانچ صاحب زادوں اور ایک لڑکی کا ذکر ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام محمد تقی، حضرت حسن، حضرت جعفر، حضرت ابراہیم، حضرت حسین اور حضرت فاطمہ ؓ۔ مگر اولاد صرف حضرت امام تقی ؓ سے جاری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ جد الطیبین و خاتم النبیین والمرسلین و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

حضرت امام محمد تقی ؓ

حضرت امام محمد تقی ؓ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت حیزراں خاتون المشہور والمعروف بی بی سکینہ تھا۔ حضرت حیزراں خاتون رحمۃ اللہ علیہا کا سلسلہ نسب حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ ؓ سے ملتا ہے۔ جو حضرت ابراہیم ؓ بن محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ تھیں۔

ولادت باسعادت

حضرت امام محمد تقی ؓ دس رجب المرجب ۱۹۵ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ میں بوقت پیدائش دیگر آئمہ اطہار کی طرح سب واقعات رونما ہوئے تھے۔

نام مبارک

آپ کا اسم گرامی محمد تھا اور کنیت ابوجعفر تھی۔ آپ عوام الناس میں بے شمار القابات سے پکارے جاتے تھے۔ مگر زیادہ تر جواد، قانع، مرتضیٰ اور تقی کے نام سے مشہور تھے۔

حضرت امام تقی ؓ بہت ہی چھوٹی عمر میں اپنے والد ماجد حضرت علی رضا ؓ کی شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ یعنی آپ ابھی تین سال کے تھے کہ خلیفہ عباسی نے حضرت امام رضا ؓ کو قید کر دیا اور وہ پانچ سال کی طویل قید کے بعد قید کی

صعوبتوں کو برداشت نہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

علمی قابلیت

حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے علم و فضل سے نوازا ہوا تھا۔ آپ چھوٹی عمر میں ایسے ایسے علمی مسائل کو حل کر دیتے جن پر بڑے سے بڑے عالم کی عقل کی رسائی محال معلوم ہوتی تھی۔

خلیفہ مامون الرشید حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ کے علمی کلام کا بہت بڑا مداح تھا۔ اپنے اعتراف کو درست ثابت کرنے کے لیے اپنے دربار میں مشاہیر علمائے وقت کے ساتھ حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ کا علمی مناظرہ کروا کر عمائدین سلطنت اور دیگر لوگوں سے حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ کی وقعت اور اہمیت واضح کرتا رہتا۔ مامون کی اس روش کا عمائدین اور خاندانِ عباسیہ کے افراد پر بہت برا اثر ہوتا اور ایک وقت ایسا آیا کہ مامون الرشید نے اپنی لڑکی ام فضل کا نکاح حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور بعد میں آپ کو اپنا ولی عہد نامزد کر دیا۔ مامون الرشید کی یہ بات خاندانِ عباسیہ کو بہت بری محسوس ہوئی اور وہ حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ کو شہید کروانے کے مواقع کی تلاش میں رہنے لگے۔

۲۱۸ھ میں مامون الرشید نے وفات پائی اور اس کا جانشین معتصم باللہ بن گیا۔ معتصم باللہ سادات علوی کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضۂ پاک کو گروا دیا۔ جب سادات اور دیگر محبانِ سادات نے اس پر احتجاج کیا تو ان سب کو خنجر اور زہر کے استعمال سے شہید کروا دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اولاد

آپ کی دو بیویاں تھیں۔

❶ حضرت ام الفضل بنت مامون الرشید رضی اللہ عنہا

❷ حضرت ثمانہ خاتون رضی اللہ عنہا جو عمار بن یاسر کے خاندان کی تھیں۔ حضرت ثمانہ خاتون سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

لڑکے: ① حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ، ② حضرت محمد مبرقع رضی اللہ عنہ

لڑکیاں: ① حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، ② حضرت امامہ رضی اللہ عنہا

بیکساں را اگر جوئی تو در دنیا و دیں
ہست محی الدین سید تاج سرداران یقیں
قطب الاقطاب زماں و شہباز لامکاں
مہربان بیکساں نائب شفیع المذنبیں
ثمرۂ شجر نبی و میوۂ باغ علی
سرو دبستانِ حسن آن سرورِ دنیا و دیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین و آلہٖ و اصحابہٖ المکرمین و اولیائہٖ المقربین وبارک وسلم علیہم اجمعین۔

حضرت سید ابی الجمالؒ عیسیٰ محمد المبرقع رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابی الجمال عیسیٰ محمد المبرقع رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت سیدہ ثمانہ خاتون تھا جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

ولادت

حضرت سید ابی الجمال عیسیٰ محمد المبرقع بدر مشعشع رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ رجب المرجب ۲۱۷ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا بچپن مدینۃ الرسول میں بسر کیا تھا۔

اسمِ گرامی

تاریخ وسیر میں آپ کے اسمائے گرامی بے شمار یعنی آپ کو کئی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

اسمِ گرامی حضرت محمد، کنیت ابوالجمال، لقب مبرقع اور بدر مشعشع ہے۔ آپ مبرقع کے لقب سے اس لیے مشہور ہوئے کہ آپ بہت زیادہ حسین تھے اور کسی میں آپ کے حسنِ ماہتاب کو برداشت کرنے کی طاقت نہ تھی اس لیے آپ اپنے چہرہ مبارک پر نقاب اوڑھے رہتے اور اکثر نقاب کی اوٹ سے آپ کے چہرہ مبارک سے نور کی شعاعیں باہر نکلتی رہتی تھیں۔ اس لیے آپ کو عوام الناس بدر مشعشع کہہ کر یاد کرتی تھی اور آپ کی کراماتِ ظاہرہ کی وجہ سے آپ کا لقب عیسیٰ بھی مشہور تھا۔

بدر مشعشع کا لقب حضور صاحب یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب تھا جو ایک روایت

کے مطابق جبکہ حضور معرکہ بدر میں ایک گھاس پھوس کی جھونپڑی میں اللہ تبارک تعالیٰ کے دربار سرمدی میں ایک مخصوص دعا برائے فتح و نصرت فرما رہے تھے۔ تو اس وقت جھونپڑی کے سرکنڈوں اور گھاس سے انوار کی شعاعیں چھن چھن کر باہر آ رہی تھیں۔ صحابہ کرام نے جب یہ نظارہ دیکھا تو پکارے کہ حضور بدر مشعشع ہیں۔ بعد میں اس معرکہ کا نام ہی غزوۂ بدر مشہور ہو گیا۔

اس قسم کی روایت ہمارے مورث اعلیٰ حضرت جامع الکمالات ومنبع البرکات، سید السادات، ابوصابر حسن بدر الدین المشہور والمعروف شاہ بدر الگیلانی البغدادی الشانوی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ یعنی روایت ہے کہ حضرت جی ایک مرتبہ اپنے حلیہ مبارک میں محو عبادت تھے کہ سالکین، عارفین اور کاملین حضرات نے مشاہدہ کیا کہ حضور کے حلیہ شریف میں سے انوار کی شعاعیں چھن چھن کر باہر آ رہی تھیں۔ جس سے اہلِ مشاہدہ و مجاہدہ حضرات کے دل و دماغ اور علاقہ منور ہو رہے ہیں۔ ان اہلِ مشاہدہ حضرات نے آپ کو پکار کر سلام کیا اور بے اختیار آپ کو مخاطب کر کے اپنی عقیدت و محبت کا اعتراف کیا۔ یعنی ان اللہ والوں نے آپ کو یا شاہ بدر السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ خطاب کیا تھا۔

اس دن سے آپ کا لقب ''شاہ بدر'' مشہور ہو گیا تھا۔ ورنہ آپ کا اسم گرامی حضرت حسن بدرالدین قادری تھا۔ سبحان اللہ والحمدللہ العظیم۔

حضرت مبرقع رحمۃ اللہ علیہ عباسی خلیفہ متوکل کے عہد میں دیگر سادات علویہ کے ہمراہ جہاد میں شامل ہوئے۔ کیونکہ متوکل عباسی نے روضۂ پاک امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے حرمتی کرتے ہوئے اس کو مسمار کروا دیا تھا اور اس کے اس فعل بد سے مشتعل ہو کر سادات نے کوفہ میں جمع ہو کر ۲۴۵ھ میں اعلان جہاد کیا تھا۔ اگرچہ سادات حسنیہ و حسینیہ کی یہ کوشش ناکام رہی، مگر ان میں جوشِ جہاد پھر پیدا ہو گیا تھا اور انہوں نے اپنے لیے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی کوشش تیز تر کر دی۔

چونکہ عباسی خلیفہ متوکل جلد ہی مر گیا اور اس کا لائق بیٹا مستنصر باللہ تخت پر بیٹھا تو اس نے سادات سے معافی مانگ کر روضۂ امام حسین کی از سرِ نو تعمیر و تزئین کروا دی، مگر سادات حسینیہ اور حسنیہ کوفہ سے نقل مکانی کر کے مدینہ اور مکہ جانے کی بجائے خراساں میں آباد ہو گئے۔ ان آباد ہونے والوں میں حضرت سید محمد مبرقع نقیب اور اشراف سادات علویہ بھی تھے جو ۲۵۵ھ میں کوفہ سے ہجرت کر کے قم میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔

وصال

حضرت سید ابوالجمال محمد مبرقع بدر مشعشع رحمۃ اللہ علیہ رئیس و نقیب شہر قم ۲۷۰ھ میں قم میں انتقال فرما گئے۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ**

اولاد

حضرت ابوالجمال محمد مبرقع عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند تھے۔

1. حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت سید عمران رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

مگر اولاد حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین وبارک وسلم علیہم اجمعین۔

حضرت سید ابی العطاء عبداللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابی العطاء عبداللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۰ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ اپنے والدین کے ہمراہ پہلے مدینہ سے کوفہ میں تشریف لائے اور بعدہٗ کوفہ سے ہجرت کر کے خراساں میں آ گئے اور اپنے والد کے ہمراہ قم میں آباد ہو گئے۔

حضرت سید عبداللہ احمد اپنے والد کے بعد نقیب خاندان بن گئے تھے اور آپ رئیس قم تھے۔ آپ بڑے سخی ابن سخی تھے اور کوئی سائل آپ کے در دولت سے خالی ہاتھ واپس نہ جاتا تھا اس لیے آپ ابی العطاء کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔

وصال

حضرت سید ابی العطا عبداللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۱۵ھ میں قم میں انتقال فرمایا تھا۔

اولاد

حضرت سید ابی العطا عبداللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

1. حضرت سید صالح رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت سید جلیل رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت سید محمود رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی اولاد حضرت سید محمود رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوئی۔

✿

آنکہ بے شک قطب ربانی بود
بے گمان محبوب سبحانی بود
شاہِ شاہان شیخ عبدالقادر است
دل نشین و دلربا و دلبر است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین واولیائہ المقربین وبارک علیہم اجمعین۔

حضرت سید ابوطاہر محمود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابوطاہر محمود رحمۃ اللہ علیہ قم میں ۲۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ باکمال عالم دین اور عابد و زاہد تھے۔ آپ اپنے والد محترم سید ابوالعطا عبداللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ۳۱۵ھ کے بعد ان کے جانشین مقرر ہوئے۔

آپ بہت ہی مخیر اور غریب پرور تھے۔ آپ ہمیشہ بھلائی اور نیکی کے کاموں میں پیش پیش رہتے۔ آپ قم میں رئیس قوم اور سادات بنوفاطمہ کے نقیب و نجیب تھے۔ آپ کی قوم آپ کا بہت احترام و توقیر کرتے تھے۔

آپ کا وصال قم میں ۳۴۰ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار قم میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

آپ کی نسل آپ کے صاحبزادے حضرت سید ابی الجمال محمد اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوئی تھی۔

✿

یا رسول اللہ انظر حالنا
یا حبیب اللہ اسمع قالنا
اننی فی بحر ھم مغرق
خذ یدی سھل لنا اشکالنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین و آلہ الطیبین الطاھرین و اصحابہ المکرمین واولیائہ المقربین وبارك وسلم۔

حضرت سید ابی جمال الدین اعرج رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابی جمال الدین محمد اعرج رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۵ھ میں قم میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد سید ابی طاہر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے جانشین مقرر ہوئے تھے۔ اس طرح آپ اپنے خاندان یعنی سادات بنوفاطمہ کے نقیب و اشراف اور رئیس قم تھے۔

۳۵۳ھ میں جب حضرت جعفر بن محمد الحسنی نے ساداتِ بنوفاطمہ کی حکومت طبرستان میں قائم کر لی تو آپ دیگر سادات بنوفاطمہ کے ساتھ قصبہ نیف موجودہ گیلان میں نقل مکانی کر کے آباد ہو گئے اور بعد میں اس جگہ ایک عظیم درسگاہ قائم کر کے تبلیغ دین میں مصروف ہو گئے۔ بعد میں یہی درسگاہ خانقاہ یعنی صومعہ کے طور پر مشہور ہو گئی۔ اس کے ناظم اور رئیس المدرس کو الصومعی کے نام سے پکارا جانے لگا۔ حضرت سید السادات عبداللہ احمد الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی اوصاف کی شہرت ان کے صومعہ کی شہرت کا باعث بن گئی۔

اولاد

حضرت سید ابی الجمال محمد اعرج رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۳۷۰ھ میں نیف میں ہوا۔ آپ کی اولاد آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت سید عبداللہ احمد الصومعی رحمۃ اللہ علیہ جن

کے پاک و طاہر صلب سے حضرت سیدہ امۃ الخیر فاطمہ صغریٰ رحمۃ اللہ علیہا پیدا ہوئیں جو تمام ساداتِ گیلانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صاحب فضیلت و صاحب توقیر والدہ محترمہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ العظیم۔

حضرت مولانا محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

خداوندا بحق شاہِ جیلاں — محی الدین غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے — ولیکن آنکہ زو پیدا ست حالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ جدّہ، الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین و اولیائہ المقربین اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

حضرت سید السادات ابوالکمال عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید السادات منبع الکمالات عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ جیلان شریف میں اپنے وقت کے بہت بڑے صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ اپنے عبادت خانہ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے۔ اس لیے آپ جیلان شریف میں الصومعی کے لقب سے مشہور تھے۔ بڑے بڑے اولیائے وقت نے آپ کے زیرِ سایہ تصوف و سلوک کی منازل عبور کر کے مقاماتِ ولایتِ عظمیٰ حاصل کیے۔ اِن اللہ والوں میں حضرت موسیٰ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ والد بزرگوار حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امۃ الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا شامل ہیں حضور غوث پاک کو بھی آپ کی رہنمائی اور راہبری حاصل ہوئی تھی۔ جس کی اساس پر آپ کو غوثیت کا عہدۂ جلیلہ عطا ہوا ہے۔

حضور کا نسب پاک

حضرت علامہ عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تصنیف نفحات الانس کے باب حضرت القدس میں آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ یعنی حضرت سید ابوالکمال عبداللہ الصومعی بن حضرت سید ابو جمال الدین محمد اعرج بن حضرت سید ابوطاہر محمود بن حضرت سید ابوالعطاء عبداللہ احمد بن حضرت سید محمد کمال الدین عیسیٰ مبرقع بن حضرت سید ابوعلاء الدین محمد الجواد امام تقی رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابوالکمال عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر جس کو حضرت ابوصالح کی زوجہ محترمہ اور حضرت ابومحمد عبدالقادر گیلانی کی والدہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے اس وجہ سے آپ امۃ الخیر کے لقب سے ممتاز ہیں۔

وصال اور اولاد

حضرت عبداللہ الصومعی نے ۴۸۱ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ صرف ایک صاحب شرف بیٹی تھی جس کی رگوں میں ایک رسول اور نو عشرہ مبشرہ صحابہ کا خون تھا۔

✿

حشر ست و توئی کفیل عبدالقادر
جاہت به شه جلیل عبدالقادر
درد ادز دار عدل آمد مجرم
زود آ زود آ وکیل عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك الطاھرین وآلك واصحابك واولیآئك یانورٌ من نور اللہ۔

حضرت ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا دختر نیک اختر حضرت عبداللہ صومعی ؒ جو بڑے مستجاب الدعا ہونے کے علاوہ بڑے عبادت گزار متقی پرہیز گار اور بڑے صاحب کرامت اور پیش گو تھے۔ آپ کسی واقعہ کے ظہور ہونے سے قبل ہی اس کا ذکر فرما دیا کرتے تھے۔ اس طرح حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے والد ماجد سے بہت کچھ حاصل کیا ہوا تھا۔ آپ اپنے وقت کی بہت بڑی ولیہ کاملہ تھیں۔ آپ بہت بڑی عالمہ اور عابدہ، عارفہ اور زاہدہ تھیں۔ آپ ہمیشہ یادِ خدا میں مصروف رہ کر اپنا وقت گزارتی تھیں۔

حضرت بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا خاندانی شرف

حضرت بی بی فاطمہ ام الخیر رحمۃ اللہ علیہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا خاندانی شرف عطا کیا ہوا تھا۔ آپ امت رسول اللہ ﷺ میں واحد خاتون ہیں جن کی رگوں میں نو امام حقہ چھ صحابہ اور ایک رسول یعنی حضرت علی المرتضیٰ ؓ، حضرت امام حسن ؓ، حضرت امام حسین ؓ، حضرت امام زین العابدین ؓ، حضرت امام باقر ؓ، حضرت امام جعفر ؓ، حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ، حضرت امام رضا ؓ، حضرت امام تقی ؓ، حضرت ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ، حضرت عثمان ؓ، حضرت طلحہ ؓ، حضرت زبیر ؓ کے علاوہ حضور ﷺ کا طاہر وطیب خون آپ کی رگوں میں تھا۔ اس کے علاوہ بی بی صاحبہ کا اپنا ذاتی شرف یعنی آپ ایک ولی کامل کی بیوی اور غوث الاعظم کی والدہ

ماجدہ تھیں۔ جس نے آپ کو نورٌ علیٰ نور کر دیا تھا۔ ان نورانی ہستیوں کی اولاد امجاد کے بارے میں انسانی عقل کیا ادراک کر سکتی ہے۔ بے شمار علماء اور صوفیا نے قرآن العظیم کی آیت مبارکہ

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی دو سمندروں کو آپس میں ملاتا ہے مگر وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ ان دریاؤں یا سمندروں کے ملنے سے اللہ تعالیٰ ان سے مونگے اور جواہرات پیدا فرماتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے نورِ نبوت اور نورِ ولایت کے دو وسیع و عریض سمندروں کو ملایا تھا۔ اور پھر ان میں اپنی حکمت کاملہ سے اکمل اور کامل انسان یعنی حضرت امام حسن ؓ اور حضرت امام حسین ؓ کی شکل میں گوہر نایاب پیدا فرمائے تھے۔ اگر تاریخ کا گہرہ مطالعہ کریں تو یہ حقیقت بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آ جاتی ہے کہ بنو ہاشم کے جب بھی دو سمندر آپس میں ملے ان سے گہر شب چراغ پیدا ہو کر روشن ہوئے۔ جن سے کفر اور الحاد کے گھپ اندھیرے دور ہوئے اور نورِ توحید کے اجالے نے دنیا اور دین کو منور کر دیا۔ اس جگہ ہم صرف فاطمہ نامی چند بیبیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کی اولاد اطہار نے اپنی خداداد بصیرت، شجاعت، سخاوت، شرافت، دیانت، امانت اور امامت کے ذریعے اولادِ آدم کو گناہوں اور دیگر اخلاقی اور سماجی برائیوں کی دلدل سے نکال کر اس کو اعلیٰ و ارفع اخلاقی، تمدنی اور علمی ارتقا بخشا۔ اگر مسلمانوں کے علاوہ کوئی اور قوم ہوتی تو صلہ آواگون کی قائل ہو گئی ہوتی۔ ہم اہلِ اسلام صلہ آواگون کے بالکل قائل نہیں البتہ اسماء کی فضیلت اور شرف کی وجہ سے جو ذاتِ انسانی میں خوشگوار روحانی اور ایمانی قوت پیدا کرتے ہیں ان پر اپنا ایمان رکھتے ہیں اس لیے اہلِ اسلام اپنے

اکابرین کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھ لیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان میں وہی اوصاف پیدا کرے۔

اس جگہ ہم صرف لفظ مبارک ''فاطمہ'' کا تذکرہ کریں گے اور دیگر اسماء کی فضیلت اور نسبت کا کسی اور جگہ ضرور ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔ لفظ فاطمہ کے لفظی معنی دوزخ کی آگ سے نجات دلوانے والی کے ہیں۔ فاطمہ نام کی اسلام میں بہت سی خواتین پیدا ہوئی ہیں۔ جنہوں نے دین کی بہت بڑی خدمت کی اور دین اسلام کے لیے بڑے بڑے داعی اور اولوالعزم راہنما پیدا کیے ہیں۔ جو اپنے وقت کے بہت بڑے دینی و سماجی اور قومی راہنما تھے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کی والدہ ماجدہ یعنی حضرت فاطمہ بنت عمرو ؓ۔

حضرت فاطمہ بنت عمرو ؓ

حضرت فاطمہ بنت عمرو ؓ زوجہ محترمہ حضرت عبدالمطلب ؓ جن کے بطن پاک سے حضرت عبداللہ ؓ، حضرت ابوطالب ؓ، حضرت صفیہ ؓ، حضرت ام حکیم ؓ پیدا ہوئے تھے۔ ان ہی اللہ والوں کی اولادِ پاک حضور اکرم ﷺ حضرت علی المرتضیٰ ؓ، حضرت جعفر ؓ، حضرت عقیل ؓ اور ام المومنین حضرت ام ہانی ؓ، حضرت زبیر بن عوام ؓ اور ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ؓ جیسے اسلامی دنیا کے آفتاب و ماہتاب پیدا ہوئے۔

حضرت فاطمہ بنت حضرت اسد بن حضرت ہاشم

یہ معظمہ زوجہ محترمہ حضرت ابوطالب ؓ کی تھیں۔ ان کے بطن پاک سے حضرت علی ؓ، حضرت جعفر ؓ، حضرت عقیل ؓ اور ام المومنین ام ہانی ؓ پیدا ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کی پرورش آپ نے ہی فرمائی تھی۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ۔ یعنی اے میرے رسول تو یتیم تھا تو ہم نے تیری پرورش بذریعہ حضرت عبدالمطلب

ؓ و حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ فرمادی۔ یعنی یہ فعل اللہ کا تھا۔ ان نفوسِ قدسیہ کی اولادِ پاک مزید تعارف کی محتاج نہیں ہے ان کو حجر اسود کعبہ اور عرش پہچانتے ہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ بنت محمد رسول اللہ ﷺ

فاطمۃ الزہرا، طیبہ طاہرہ، جان احمد پہ لاکھوں سلام۔ یہ معظمہ اپنے شرف میں لاثانی ہے۔ یعنی آپ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بے مثل ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی زوجہ محترمہ ہونے کی وجہ سے لاثانی ہیں۔ ان کو امت رسول اللہ ﷺ میں یہ بزرگی حاصل ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے حضرت علی کسی دیگر عورت سے شادی نہیں کر سکتے۔ ماں ہونے کے ناطے یہ حضرت امام حسین ؓ اور امام حسن ؓ کی والدہ محترمہ ہیں اور خود سیدۃ النساء العالمین اور خاتونِ جنت ہیں۔ یعنی سید المرسلین کی بیٹی سیدالاولیاء کی بیوی خود سیدہ اور سید الشباب اہلِ جنت کی والدہ محترمہ ہیں۔ سبحان اللہ!

حضرت فاطمہ صغریٰ ؓ بنت امام حسین ؓ

یہ معظمہ حضرت امام حسن مثنیٰ ؓ بن حضرت حسن ؓ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان کے بطن پاک سے حضرت عبداللہ محض ؓ حضرت حسن ثالث ؓ پیدا ہوئے۔ ابراہیم نفس راضیہ ؓ حضرت محمد نفس زاکیہ ؓ ہوئے۔ یہ سب بزرگ جو نجیب الطرفین اور اشراف تھے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے مبلغ دین اور راہنما تھے۔

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بنت حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ معظمہ حضرت سید موسیٰ ابوصالح کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان ولیہ کاملہ اور زاہدہ عارفہ کے بطن پاک سے حضرت سید ابومحمد عبدالقادر محی الدین والملت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ والاصفات پیدا ہوئے جو قاطع سلسلہ ہائے تصوف اور قاسم ولایت اور راہنمائے دین اسلام ہیں۔ ان کی نسل پاک میں بے شمار اولیاء، قطب اور دیوان پیدا

ہوئے ہیں۔ ایران، عراق، سعودی عرب، یمن، ترکی اور دیگر مسلم ممالک میں دین اسلام کے پھیلانے کا سہرہ ان کے سر ہے صرف ہندوستان میں آپ کی اولاد میں سے سینکڑوں اولیاء پیدا ہوئے ہیں اور آپ کے خلفاء کی تعداد بے شمار ہے جنہوں نے دین کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔

اعلیٰ نسبی

محمد گل است و علی بوئے گل
بود فاطمہ درمیاں روئے گل
چو عطرش برآمد حسین و حسن
بود غوث مجموعۂ پنج تن

❁❁❁

باب نمبر ۱۱ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ وَ شَرِحِ الصُّدُوْرِ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ اَصْحَابِهِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَوْلِیَائِهِ الْمُقَرَّبِیْنَ خُصُوْصًا غِیَاثُ الْمُتَغَثِیْنَ السَّالِکِیْنَ وَ مَحْبُوْبِ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَبُوْ مُحَمَّدُ سَیِّدُ عَبْدُالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ۔

شجرہ قادریہ کا شرف اور بزرگی

یہ شجرہ شریف پیرانِ طریقت سے شروع ہو کر حضور سید السادات جامع الکمالات ابو محمد عبدالقادر گیلانی محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ سے لاحق ہو جاتا ہے اور پھر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے توسل اور واسطہ سے سید الاولیاء والاصفیاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اور پھر شاہ لافتاح باب مدینۃ العلم النبی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ اور واسطہ سے خاتم النبیین شافع المذنبین ﷺ کے وسیلہ اور واسطہ سے حضرت جبریل امین کے ذریعے دربارِ خداوندی پر منتہی ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ

چونکہ یہ شجرہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے توسل سے قائم ہے اور اس کا اجراء

منشائے ایزدی کے تحت ہے اور اس شجرہ کو بحکم باری تعالیٰ دوام حاصل ہے اور اس سلسلہ میں جن اور انسان شامل ہیں اس لیے حضور غوث پاک ؓ کی بادشاہی ثقلین میں جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گی اور آپ کی ذات والائے صفات کی نسبت سے اس کا نام سلسلہ عالیہ قادریہ ہے۔

سرچشمۂ شرف وہدایت

اگر کسی طالب صادق کو قدرت اپنی رحمت کی بدولت ایسے صالحین کی رفاقت اور صحبت عطا فرما دے جو سرچشمۂ شرف نسب و ہدایت کا حامل ہو اور ایک سچا طالب صادق اس کی پاکیزگی راہبری اور راہنمائی میں روحانیت کی اعلیٰ اور ارفع منازل طے کر جائے تو اس خوش بخت مرید کی روحانیت کے میدان میں اس کی ارتقائی شان کو جانے یا علی۔ ایک صوفی عالم یا ولی کے لیے ایسے علم و ادراک کی بدولت اس طالب صادق کی اعلیٰ و ارفع شان کا اندازہ کرنا بہت محال ہے بلکہ ناممکن ہے۔

شجرہ کی اہمیت

شجرہ ہائے نسب اور طریقت میں شامل بزرگوں اور صالحین کے حالات اور کوائف زندگی کو جاننا اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس طرح ان اکابرین امت کے افعال و کردار اور اعمال کے ساتھ ساتھ ان کے فضائل اور شمائل سے طالبین حق کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور ان کے ورثا اور جانشینوں کے دل و دماغ میں اپنے بزرگوں کی پیروی کرنے کا ذوق اور شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی ان اعمال و افعال پر عمل کر کے طالبین حق اور جویانِ قربِ خداوندی کے زمرہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر شبینہ روز محنت و مشقت کی بدولت اس صراطِ مستقیم پر دائم و رواں دواں رہتے ہوئے بالآخر اپنی مراد کو پہنچ جاتے ہیں۔

خوش بخت مرید

اگر کسی طالب صادق کو ایک راسخ العقیدہ اور صحیح النسب سید مل جائے تو اس کا

یہ پیر روشن ضمیر اسے اپنی روحانیت کے فیض سے سیراب کر کے اسے اس کی منزل مقصود پر لے آئے گا۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
گلیمی سے کلیمی دو قدم پر

پیرانِ شریعت

حضرت علامہ نور الدین بیگم کوٹی اپنی تالیف لطیف رسالہ فقرنامہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ نظام شریعت اسلامیہ کے تحت ایک سالک کے مندرجہ ذیل پیر ہوتے ہیں۔

پہلا پیر: ہر سالک کا استاد ہوتا ہے جس سے سالک نے قرآن الحکیم اور دیگر علومِ دین کا درس لیا ہوتا ہے۔

دوسرا پیر: ہر سالک کا مرشد طریقت ہوتا ہے جس سے طالب صادق نے رموز تصوف اور حقائق دین سے آگاہی حاصل کی ہوتی ہے۔

تیسرا پیر: طالب صادق کا اپنا والد ہوتا ہے اگر وہ مسلمان ہو تو سالک کے لیے واجب ہے کہ اس کے ہر حکم کی تعمیل اور ہر امر کی اطاعت کرے۔

چوتھا پیر: ہر سالک کا پیر خاندان رسالت یعنی نسل امام حسن یا حسین ؓ کے پاک اور ظاہر نسب سے ہو اور راسخ العقیدہ اور صحیح النسب ہو یہ اللہ والا ہی پیرانِ پیر کے اعلیٰ و ارفع لقب سے سرفراز ہوتا ہے کیونکہ سالک کے دیگر سب پیروں پر بھی اس کا امر جاری ہوتا ہے۔

اس طرح ایک طالب سالک کے لیے اپنے پیر و مرشد یا صاحبِ دعوت اکابرین امت کے اولیاء اللہ کے شجرہ ہائے نسب اور طریقت میں شامل مشاہیر اسلام کی بابت معلومات حاصل کرنا واجب ہے تاکہ سالکین طریقت کو ان شخصیات کی ظاہری اور باطنی خصوصیات کا علم حاصل ہو سکے اور طالبِ صادق ان حقائق کے حصول کے بعد ان

اللہ والوں سے اپنی خوش اعتقادی میں اضافہ کر کے اپنے مرشد سے کسب فیض کے لیے اپنے اندر عزم صمیم اور یقین محکم پیدا کر کے نیک اعمال اور افعال کو سرانجام دینے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہنے کا شعور پیدا کرے۔

ایک سالک کے لیے اپنے مرشد کے سلسلہ ہائے نسب اور طریقت میں شامل صاحب کمال افراد کے افعال و اشغال اور اعمال ہی اس کے لیے صراطِ مستقیم ہیں جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں طالبِ صادق کے اندر خوداعتمادی اور عزم و ہمت کے قابل قدر جوہر پیدا ہوتے ہیں جن کی اساس پر طالب صادق اپنی ذات میں اعلیٰ قسم کی اقدار و اطوار کے خصائل وفضائل اور شمائل پیدا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو ہر قسم کی خود آگاہی اور اولیاء کی پشت پناہی حاصل ہو جاتی ہے تصوف کی زبان میں اس عمل کو ہی نفی اور اثبات کہا جاتا ہے۔

شجرہ نسب

اس صحیفۂ نور کے ذریعے کسی فرد میں قدرت کی طرف سے اس کی ذات میں وہبی طریقہ سے ودیعت شدہ خصائل وشمائل اور فضائل کا اندازہ کر کے اس اللہ والے سے عقیدت اور محبت کا جذبہ استوار ہو جاتا ہے جو حصولِ خیر و برکت کی بنیاد تیار کرتا ہے۔

شجرۂ طریقت

اس صحیفۂ علم وعرفان کے ذریعے کسی فرد کی ذات میں کسی طریقہ سے حاصل شدہ اخلاق و کردار کی نوعیت اور اس کی خصوصیات کا بلحاظ اعمال و افعال اور اشغال بطریق نفی اور اثبات جمع شدہ حقائق کی روشنی میں اندازہ کیا جاتا ہے اور علم وعرفان حاصل کر کے روحانی درجات حاصل کرنے کے لیے ایک طالب صادق کے دل میں اپنے مرشد کے لیے عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا کرتا ہے جو باعثِ فلاح ہوتے ہیں اس طرح مذکورہ بالا حقائق ایک طالب صادق کے دل میں مرشد کی مدد اور اعانت فرمانے کے بارے میں یقین کامل اختیار کر لیتے ہیں اور وہ اپنے مرشد سے حصولِ فیض

ودرجات کے لیے ہمہ وقت تیار اور ہر آن مستعد رہتا ہے۔

صحبتِ شیخ

ماہرینِ اخلاقیات کا بیان ہے کہ سالکین اور عارفین کے اخلاق و کردار اور ان کی اذوات کی تعمیر و تزئین کے لیے صحبت صالحین کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس واسطے مرید کے لیے پیر کی محبت واجب ہے۔

دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند
یار بد بر جان و بر ایماں زند

✿

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
اولیاء بندگانش از دل و جاں
قدم او برگردن ایشاں
وصف تعریف او زمن نکوست
خود کرامات او معترف اوست
من کہ پروردۂ نوال ویم
عاجز از مدحت کمال ویم
ہمہ دم غرقِ بحر احسانم
اے فدائے دَرش دل و جانم

✿✿✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا سیدی یا حبیب اللہ وآلک واصحابک واولیآئک وبارک وسلم علیہ۔

حضرت حسن بصری ؒ بانی شجرہ بوستان

فیض یابی

حضرت خواجہ حسن بصری ؒ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بہت ہی برگزیدہ بزرگ ہیں۔ آپ کے والد موسیٰ راعی ؒ حضرت زید بن ثابت انصاری ؒ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اُم المومنین حضرت بی بی ام سلمہ ؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ مورخین حضرت حسن بصری ؒ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ مگر یہ بات درست ہے کہ آپ سرکردہ تابعی ہیں۔ کیونکہ حضرت زید بن ثابت انصاری ؓ نے حضرت موسیٰ راعی، والد ماجد حضرت حسن بصری ؓ کو ۱۲ھ میں آزاد کیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ام سلمہ کی آزاد کردہ کنیز سے شادی کی اور ۲۱ھ میں حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

اوصاف

آپ بہت بڑے زاہد عابد اور صاحبِ کرامت اولیاء اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے پہلے حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور امام زین العابدین سے علم حاصل کیا اور لوگوں کو درسِ شریعت اور طریقت دیتے ہوئے تمام زندگی بسر کر دی۔ جب حضرت امام حسن ؓ شہید ہوئے تو آپ نے گیروے رنگ کا لباس پہن لیا تھا جو بعد میں صوفیاء کا لباس تصور ہونے لگا۔ اور اب تک صوفیاء کا لباس یہی ہے۔ اہلِ بیت رسول اللہ سے

اتنی محبت اور قربت ہوتے ہوئے بھی آپ کربلا میں نہیں گئے تھے۔ بنوامیہ کے خلفاء اگرچہ آپ کا احترام کرتے تھے مگر آپ نے ان سے بھی کوئی راہ و رسم نہ رکھی بلکہ درسِ اسلام میں مصروف رہتے تھے یا اپنی قیام گاہ میں مصروفِ عبادت و ریاضت رہتے تھے اور عام لوگوں سے بھی کم ہی ملتے تھے۔

خلفاء اور اولاد

آپ نے بہت سے لوگوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کیا۔ حضرت عبدالواحد بن حضرت زید بن ثابت اور حضرت حبیب عجمی نے آپ سے بہت فیض حاصل کیا تھا ان سے بعد میں سلسلہ چشتیہ قادریہ شروع ہوا۔ آپ کی اولاد کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔

حضرت حبیب عجمی ؒ سلسلہ قادریہ اور سلسلہ سہروردیہ کے ایک بہت بڑے واسطہ اور خانوادہ عجمیہ کے بانی ہیں۔

حضرت عبدالواحد بن زید ؒ سلسلہ چشتیہ کے ایک بہت بڑے واسطہ ہیں۔ اور خانوادہ زیدیہ آپ سے جاری ہوا تھا۔

حضرت خواجہ حسن بصری کا انتقال ۱۵ رجب المرجب ۱۱۰ھ میں ہوا تھا اور آپ کا مزار بصرہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

خواجہ خواجگان حضرت بختیار کاکی ؒ

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین
یک نظر از تو بود دردو جہاں سرمایۂ ما را
نظر جانب ما حضرت غوث الثقلین

خاک پائے تو بود روشنی اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

قلب مسکین بغلامیٔ درت منسوب است
داغ مہرش ؟؟حضرت غوث الثقلین

❁

یا رسول اللہ انظر حالنا
یا حبیب اللہ اسمع قالنا
اننی فی بحر ھم مغرق
خذبیدی سھل لنا اشکالنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ والسلام علیك یا سیدی یا حبیب اللہ و آلك و اصحابك واولیآئك وبارك وسلم علیہ۔

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے رہنے والے ایک مالدار شخص تھے۔ آپ لوگوں کو سود پر رقم دیتے اور سود بڑی سختی سے وصول کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دیگر برائیوں میں بھی مبتلا تھے۔ حضرت حسنؒ بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے اپنی محنت اور عبادت کی وجہ سے مقبول درگاہِ خداوندی ہو گئے۔ سب کچھ راہِ خدا میں تقسیم کر دیا۔ حتیٰ کہ تن کا لباس بھی خیرات میں دے دیا۔ عربی النسل نہ تھے بلکہ ٹھیک طرح سے عربی نہیں بول سکتے تھے اس لیے عجمی مشہور ہو گئے۔

آپ صدق وصفا پر عمل پیرا تھے۔ بڑے صاحب الیقین اولیاء اللہ تھے اپنا زیادہ تر وقت گوشہ نشینی میں گزارتے۔ آپ بڑے متوکل اور جویائے رضائے باری تعالیٰ تھے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ آپ کی دعائیں دربارِ الٰہی میں قبولیت کا شرف حاصل کرتی تھیں۔ روایت ہے کہ ایک کنیز بیس سال تک آپ کی خدمت میں رہی ایک دن آپ نے اسے فرمایا کہ میری کنیز کو بلوا دینا۔ کنیز نے عرض کی کہ حضرت میں آپ کی کنیز ہوں۔ بیس بیس سال سے آپ کی خدمت میں ہوں۔ مگر آپ نے مجھے شناخت ہی نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں صرف خدا تعالیٰ کے چہرے کے سوا اور کسی چہرے کی طرف نہیں دیکھتا۔

وصال

حضرت حبیب عجمی ؒ تبع تابعین کے سرکردہ گروہ میں سے تھے۔ آپ نے ایک مدت تک عوام الناس کو درسِ شریعت اور طریقت دیا۔ آخر آپ ۹ رمضان المبارک ۱۵۶ھ میں وصال کر گئے۔ آپ کا مزار بصرہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

آپ کی نسبی اولاد کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ البتہ آپ کے روحانی خلفاء بے شمار تھے۔ جن میں سے حضرت داؤد طائی ؒ سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت اور مقربِ درگاہِ الٰہی تھے۔

حضرت ابوسلیمان داؤد ابن طائی ؒ

حضرت داؤد ابن طائی ؒ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ آپ حضرت حبیب عجمی ؒ کے مرید اور حضرت امام ابوحنیفہ ؒ حضرت ابراہیم ادھم ؒ کے ہم عصر تھے۔ آپ شروع میں بہت سی برائیوں میں ملوث تھے۔ جب حضرت حبیب عجمی کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تو ایسی توبہ کی کہ صوفیاء کے سرداروں میں شمار ہونے لگے تھے۔

حضرت معروف کرخی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی ؒ سے زیادہ دنیا سے نفرت کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ بہت قناعت پسند تھے۔ اکثر مناظر قدرت کی رنگینیوں کو دیکھ کر بے خود ہو جاتے تھے۔

دنیا سے کنارہ کشی

ایک مرتبہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ مخلوق سے کنارہ کش کیوں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کم عمر لوگوں میں بیٹھوں گا تو وہ میرے عیوب سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور میری عزت کریں گے۔ اگر معمر لوگوں میں بیٹھوں گا تو وہ مجھے میرے عیوب سے آگاہ نہیں کریں گے۔ پھر میرے لیے مخلوق کی صحبت میں کیا فائدہ ہے۔

بے نیازی

ایک دفعہ خلیفہ عباسی ہارون الرشید نے ملاقات کرنے کی درخواست کی مگر آپ نے اسے نامنظور فرمایا۔ آخر ملکہ زبیدہ کی التجا پر ملاقات ہوئی۔ خلیفہ نے کچھ رقم بطور نذرانہ پیش کی۔ آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ میں نے اپنا مکان فروخت کر دیا ہے۔ جو میرے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد دعا ہے کہ خدا موت دے دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

وصال

آپ کا وصال ۲ محرم کو ہوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو ایک دیوار کے نیچے دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر بغداد میں آج تک محفوظ ہے۔

اولاد اور خلفاء

آپ کی نسبی اولاد کا ذکر بھی نایاب ہے۔ البتہ آپ کی روحانی اولاد اور خلفاء بہت مشہور ہیں۔ آپ کے مشہور خلیفہ حضرت معروف کرخی ؒ اکابرین اولیائے امت میں سے ہیں۔

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور عالم شاہ عبدالقادر ست

حضرت معروف کرخی ؒ

حضرت معروف کرخی ؒ اپنے وقت کے راہنما اور مقتداء طریقت اور معرفت الٰہیہ ہیں۔ آپ شروع میں نصرانی المذہب تھے۔ حضرت امام رضا ؓ کے غلام تھے۔ حضرت امام رضا ؓ نے آپ کو کلمہ توحید پڑھا کر آزاد کر دیا۔ آپ کی دینی تربیت بھی آپ نے فرمائی۔ بعد میں آپ داؤد طائی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ آپ نے حضرت امام رضا ؓ اور حضرت داؤد طائی ؒ کی زیر نگرانی سلوک

اور طریقت کی منزلیں طے کیں اور اولیاء اللہ کی صف میں شامل ہو گئے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک لوگوں کو رشد و ہدایت فرماتے میں مصروف رہے۔ آپ نے بہت سے سالکین کو کاملین کیا اور کاملین کو مزید واصل باللہ ہونے کے لیے راہبری اور راہنمائی فرمائی۔ ان میں سے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کے ہاں ایک مہمان نے قبلہ کی غلط سمت نماز ادا کر لی تو آپ نے اسے قبلہ کی درست سمت بتلائی۔ اس مہمان نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے مجھے نماز سے پہلے کیوں نہ مطلع فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقراء اپنے حال سے باہر آئیں تو دوسروں کے احوال معلوم کریں۔ مگر ان کے پاس اتنی مہلت نہیں ہوتی۔

وصال

آپ کا وصال ۹ محرم الحرام میں ہوا آپ کا جنازہ اٹھانے کے لیے ہر فرقہ کے لوگ جمع ہوئے کہ آپ ہمارے پیر و مرشد تھے۔ مگر آپ کی وصیت کے مطابق صرف وہی فرقہ جنازہ اٹھا سکا جو درست تھا۔ آپ کو سلسلہ قادریہ کے بزرگوں نے اٹھا کر دفن کر دیا تھا۔

اولاد

آپ کی نسبی اولاد کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ مگر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ اور جانشین بنے تھے۔ آپ کا مزار کرخ میں مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں سب سے پہلے اپنی خانقاہ بنا کر سلسلہ طریقت و معرفت کا درس دینا شروع کیا۔ آپ نے براہِ راست حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

سے بھی کسب فیض کیا تھا۔ آپ نے صوفیا کو دنیا سے قطع تعلق ہو کر عبادت و ریاضت کرنے سے روک دیا اور خالص اسلامی نظریہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ صوفی وہ ہے جو دنیا میں رہ کر خدا سے تعلق جوڑے رکھے اس کے بغیر اسلامی تصوف نامکمل اور ادھورا ہے۔

حضرت سری سقطی تجارت کرتے اور بہت ہی کم منافع لے کر مال فروخت کر دیتے۔ آپ بہت ہی عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ حقوق اللہ ادا کرنے کے بعد حقوق العباد کا پورا کرنا بھی ضروری خیال کرتے تھے۔

انکساری

ایک دفعہ ایک سالک نے عرض کیا کہ حضرت آپ سلام کرنے والے کو روکھے پن سے کیوں جواب دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سلام کرنے اور اس کا جواب دینے میں سو نیکیاں ہیں۔ نوے نیکیاں اس کو ملتی ہیں، جو خندہ روئی سے جواب دے اور باقی دس دوسرے کو ملتی ہیں۔ مَیں روکھے پن سے اس لیے جواب دیتا ہوں تا کہ نوے نیکیاں جو میرے حصہ کی ہیں وہ بھی مجھ سے مخاطب ہونے والا لے جائے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمبی مدت تک بغداد میں عوام الناس کو درسِ توحید دیا اور بے شمار لوگ آپ سے مستفید ہوئے جو بعد میں خود صاحبِ سلسلہ اور صاحبِ نسبت بن گئے۔ ان میں آپ کے بھانجے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔

وصال

آپ کا وصال ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۵ھ میں ہوا تھا۔ آپ کا مزار بغداد میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

آپ کی نسبی اولاد کا ذکر نہیں ملتا۔ البتہ آپ کے خلیفہ اور مرید حضرت جنید

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ہیں۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں ایک منفرد مقام کے مالک ہیں۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ امام الطریقت اور شیخ المشائخ ہیں۔ ابتدا میں آپ پہلوانی کرتے تھے اور دربای پہلوانوں میں شامل تھے۔ مگر بعد میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو کر سلوک کی منازل طے کرتے ہوئے درجۂ ولایت میں شامل ہو گئے اور روحانیت میں اتنا عروج فرمایا کہ اپنے مرشد سے بھی بلند مرتبہ حاصل کیا۔

روایت ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ کرنے کی التجا کی آپ نے فرمایا کہ شیخ کے ہوتے ہوئے میں وعظ کیوں کروں۔ پھر حضرت سری سقطی کے فرمان کو بھی یہی کہہ کر معذرت کر لی۔ مگر ایک شب حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ لوگوں کو وعظ کرو۔ اللہ تعالیٰ تیرے وعظ کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت فرمائے گا۔ صبح اٹھ کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرو اور مخلوقِ خدا کو وعظ کرو۔ اللہ آپ کے وعظ میں برکت دے گا۔ چنانچہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ وعظ کرنے لگے اور بے شمار مخلوق خدا نے آپ کے وعظ کے اثرات سے راہِ نجات حاصل کی۔

روایت ہے کہ ایک بزرگ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی ساتھ ہی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ اس بزرگ نے حضور ﷺ سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا تو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پورا مسئلہ بیان فرمایا۔ اس سے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ کریں کہ کیا ہے۔

وصال

آپ کا وصال ۲۷ رجب المرجب ۳۰۶ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغداد شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

آپ کی نسبی اولاد کا ذکر معلوم نہیں ہو سکا البتہ آپ کے خلیفہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے تصوف اور طریقت میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ منبع و مخزن اسرار ربانی تھے آپ کا شمار بلند و بالا علماء دین اور صوفیائے اسلام میں ہوتا ہے۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد، اللہ سے ڈرنے والے اور عالمِ باعمل شخص تھے آپ نے تمام زندگی عبادت، تبلیغ اسلام اور ریاضت میں بسر کر دی۔

خوف و رجا

ایک دفعہ آپ نے ایک قیمتی لباس زیب تن کیا ہوا تھا کہ ایک دم آپ نے لباس اتار کر جلا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت مال کا زیاں دین میں تو جائز نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ جس پر تم فخر و غرور کرو گے وہ بھی تمہارے ساتھ جہنم میں جلاؤں گا۔ اس لباس کو پہن کر میرے دل میں فخر محسوس ہوا تھا اس لیے میں نے اسے جلا دیا تا کہ میں بچ جاؤں۔

اعلیٰ عمل

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر حضور نے بوسہ دیا۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شبلی سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (الآیہ) کا ورد کیا کرتا ہوں۔ حضرت جنید ؒ نے فرمایا کہ اے شبلی کیا یہ درجہ اس وجہ سے حاصل کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا: ہاں۔

وصال

حضرت جنید ؒ کے بعد حضرت شبلی ؒ نے بہت عرصہ تک عوام کو درسِ توحید اور رسالت دیا۔ آخر آپ کا وصال ۷ ذوالحجہ ۳۴۲ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار طلمستان میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

آپ کی اولاد کا ذکر بھی نامعلوم ہے۔ البتہ آپ کے خاص خلیفہ اور جانشین حضرت عبدالواحد تمیمی ؒ کے کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں۔ آپ بہت بڑے عالم باعمل اور صاحبِ کمال بزرگ تھے۔

حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی ؒ

حضرت شیخ عبدالواحد ؒ اپنے وقت کے بہت بڑے کامل اولیاء اللہ تھے۔ آپ نے اپنے مریدین کو اتنی کثرت سے فیض دیا کہ آپ کا لقب ابوالفضل مشہور ہو گیا تھا۔ آپ حضرت شیخ شبلی ؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ حضرت شیخ عبدالواحد ؒ اپنے باپ حضرت عبدالعزیز کے مرید اور خلیفہ تھے آپ کے والد ۱۵ جمادی الثانی ۳۴۲ھ میں وفات پا گئے تھے۔ والد کی وفات کے بعد آپ حضرت شبلی ؒ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

مرزا محمد اختر دہلوی نے اپنی مشہور و معروف تالیف اولیائے ہند میں یہ بات

بڑی وضاحت سے بیان کی ہے کہ حضرت عبدالعزیز طرطوسی ؒ بھی حضرت شبلی ؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بعد میں جب عبدالعزیز طوسی ؒ وصال کر گئے تو حضرت عبدالواحد ؒ نے حضرت شبلی ؒ سے درسِ شریعت اور طریقت پایا اس طرح حضرت ابوالفضل عبدالواحد ؒ کو دو طرح سے فیض پانے کا موقع مل گیا۔

وصال

حضرت ابوالفضل ؒ نے بڑی لمبی عمر پائی اور حضرت شبلی ؒ سے ۹۱ سال بعد یعنی ۱۲ جمادی الثانی ۴۲۵ھ میں وصال پایا اور آپ کا مزار یمن میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد

حضرت عبدالواحد تمیمی کی نسبی اولاد کا ذکر دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ آپ کے حلقہ ارادت میں جو بے شمار لوگ تھے ان میں سے آپ کے جانشین اور خلیفہ حضرت ابوالفرح طرطوسی ؒ تھے جو اپنے وقت کے شیخ اور پیشوا تھے۔

وضاحت

بعض لوگ شجرہ قادریہ میں حضرت عبدالعزیز طرطوسی ؒ کو شامل کر جاتے ہیں اور بعض شامل نہیں کرتے جو شامل نہیں کرتے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت عبدالواحد تمیمی نے براہِ راست حضرت شبلی سے فیض حاصل کیا تھا اور جو شامل کر لیتے ہیں ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت عبدالواحد تمیمی نے اپنے باپ حضرت عبدالعزیز طرطوسی سے فیض حاصل کیا تھا۔ اس طرح دونوں شجرہ ہائے درست ہیں۔

حضرت یوسف بن ابوالفرح طرطوسی ؒ

حضرت یوسف بن حضرت شیخ محمد ؒ بڑے باکمال اولیاء اللہ سے تھے۔ آپ ہر ارادتمند سے بڑی خوشی اور محبت سے پیش آتے تھے اس لیے آپ کا لقب

ابوالفرح مشہور ہو گیا اور طرطوس کے سکونتی تھے اس لیے طرطوسی بھی مشہور ہو گئے۔

حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے کسب فیض حضرت ابوالفضل عبدالواحد سے حاصل کیا تھا۔ آپ ان کے وصال کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے اور ایک لمبی مدت تک رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ بڑے کاملین میں سے تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے کسب فیض کیا اور خود بھی لوگوں کے راہنما اور رہبر بن گئے۔ ان میں سے حضرت شیخ ابوالحسن الہنکاری کا نام نامی اور اسمِ گرامی سرفہرست ہے جو اپنے وقت کے مقتدائے زمانہ اور پیشوائے راہروئے طریقت اور معرفت اللہ تبارک وتعالیٰ تھے۔

وصال

حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۵ محرم الحرام ۴۶۱ھ میں ہوا تھا۔ آپ کا مزار طہیر طرطوس شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد اور خلفاء

آپ کی نسبی اولاد کے بارے میں ریکارڈ نہیں مل سکا۔ البتہ آپ کے ارادتمندوں کے پیشوا اور آپ کے جانشین حضرت ابوالحسن الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بے شمار کتب تاریخ اور سیر میں ذکر موجود ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوالحسن الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے پیشوا اور مقتداء عارفین اور کاملین میں سے تھے۔ حضرت ابوالفرح طرطوسی کے وصال کے بعد آپ اُن کے جانشین اور خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جو علومِ ظاہری اور باطنی اپنے پیشوا سے حاصل کیے اور جو کچھ اپنی محنت اور ریاضت سے حاصل کیا ہوا تھا وہ سب کچھ اپنے ارادت مندون کو تعلیم فرما دیا تھا۔

حضرت شیخ ابوالحسن الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک لوگوں کو درسِ شریعت و طریقت دیا۔ آخر آپ مورخہ ۵ صفر ۴۸۵ھ کو وصال کر گئے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے مرید و شاگرد حضرت ابوسعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین اور خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہترین علماء اور کاملین میں سے تھے۔

اولاد

آپ کی اولاد کا ذکر موجود ہے۔ آپ کی اولاد میں سے بہت سے لوگ اہل فضیلت اور صاحب نسبت ہوئے ہیں۔ مگر آپ کے خلیفہ اور مرید حضرت ابوسعید المخزومی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور و معروف عالم اور پیشوا اہلِ صدق و صفا ہیں۔ تصوف پر آپ کا "رسالہ تحفہ مرسلہ" ایک مستند تصنیف ہے۔ یہ رسالہ آپ نے اپنے ہونہار روحانی مرید حضرت ابومحمد محبوب سبحانی محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے استفادہ کے لیے تحریر فرمایا تھا۔

حضرت ابوسعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوسعید ابوالخیر المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ کی شخصیت نہایت ہی روشن اور منور رہے۔ کیونکہ آپ بہت سے کتب تصوف اور طریقت کے مصنف ہیں۔ جن میں سے "رسالہ تحفہ مرسلہ شریف" تصوف اور فلسفہ حیات انسانی و دیگر کائنات ارض و سما کے بارے میں ایک بہت ہی مفید کتاب ہے جس میں تمام کائنات کے بارے میں عموماً اور رسالت مآب کے بارے میں خصوصاً ایک عمدہ ذکر موجود ہے اور فاضل مولف نے حدیث خیرالانام **اَنَا مِنْ نُوْرُاللّٰہِ وَکُلّ مِنْ نُوْرِی** کی مکمل تشریح فرمائی ہے۔

فاضل مصنف نے اس مختصر رسالہ میں انسانی اسرار، رموز، کلیات، انوار اور لطائف کے بارے میں ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کی

شاندار تخلیق ہے۔ انسان جانوروں کی ارتقائی شکل یا دیگر طریقوں سے معرض وجود میں ہرگز نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بطور انسان ہی تخلیق فرمایا تھا۔ اور ایک انسان دوسرے انسان سے اپنی کلیات یا انوار و اسرار کی کمی بیشی سے افضل اور کم تر بن جاتا ہے۔ یعنی حدیث پاک رسول اللہ ﷺ کی تشریح ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

اس طرح افضل الانبیاء والمرسلین کی شان یہ ہے کہ وُہ ایسی اعلیٰ تخلیق ہے جو اس کے خالق کی شان معلوم کرنے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

❁❁❁

باب نمبر ۱۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مٰلك یوم الدین۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ الصلٰوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعبادہٖ بعدد مخلوقاتہٖ بکمال حبہ و رضائہ الذی جعلك فخر الانبیاء یا نبی اللہ انت مولانا و ھادینا خذ بیدینا من الضلالۃ وتھدینا و توصلنا الٰی ربنا بحق ماودعك ربك وماقلٰی۔

حضور غوث پاک کا علمی مقام

جیسا کہ سابقہ صفحات میں تفصیلاً ذکر کیا گیا کہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے بڑے جلیل القدر استادانِ علم و ہنر سے اکتسابِ علم وفن کیا تھا اور حاصل شدہ علوم وفنون کی اپنے مجاہدات کے ذریعہ معرفت حاصل کر کے ان میں کمال پیدا کیا تھا۔ آپ کی عالمانہ عظمت اور بزرگی کا اعتراف آپ کے معاصرین ومتاخرین علماء و اولیاء نے اپنی اپنی تصنیفات اور تالیفات میں بڑی وضاحت اور تفصیل سے کیا ہے۔

کمالِ علمِ ظاہری

◆ ۱ امامِ ربانی حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف طبقات الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ **یتکلم فی ثلاثۃ عشر علما**۔ یعنی حضور غوث الثقلین تیرہ علموں میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

◆ شیخ المحققین امام المصنفین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف اخبار الاخیار میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی رفعتِ شان اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میں ازل سے ابد تک کے نورِ ولایت کا ظہور ہے کیونکہ یہ نور نورِ جاودانی ہے یعنی

از ازل تا ابد بود ظاہر
زانکہ ایں نور نورِ جاوید است

خاندانِ نبوت و ولایت میں اللہ تعالیٰ ولی غوث قطب پیدا فرماتا رہتا ہے تاکہ ان کے ذریعے بنی آدم ہدایت حاصل کریں۔ اگرچہ نورِ ولایت تمام سادات میں درخشاں ہے۔ مگر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میں اور ہی قسم کا جلال و جمال اور کمال تھا۔ یعنی حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا جمال فی الحقیقت حضور اکرم رسولِ معظم ﷺ کا جمال ہے اور ان کا کمال دراصل رسالت مآب ﷺ کا کمال ہے۔

◆ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایمان افروز تصنیف شریف قلائد الجواہر میں فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے معاصرین علماء، اساتذہ، تلامذہ، صوفیا اور اولیاء اللہ نے بڑے بڑے القاب سے یاد کیا ہے۔ جن میں سے چند القاب درج ذیل ہیں:

ذوالبیانین، کریم الجدین والطرفین، صاحب البرہانین والسلطانین، امام الفریقین، سید الطریقین، ذوالسراجین والمنہاجین، غوث الثقلین، غوث الاعظم، غوث الصمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، محی الدین والملت، قطب الاقطاب، شیخ الشیوخ، سید السادات، حل المشکلات، مجمع الکرامات وتصرفات۔

پیش او جملہ فصیحانِ عرب عجمی شدند
کہ بسے نازکی و لطف و فصاحت دارد

ابن جوزی

علامہ شیخ جمال الدین ابن جوزی محدث اور محقق و مفسر قرآن الحکیم بھی حضور

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ہمعصر تھا۔ ایک دفعہ وہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں آپ کی علمی قابلیت کا اندازہ لگانے کے لیے حاضر ہوا۔ اتفاق سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے مہمان خانے میں تخت پر رونق افروز تھے اور لوگوں کو وعظ کہہ رہے تھے۔ محدث ابن جوزی جو خود بہت بڑا خطیب اور مصنف کتاب تھا۔ آپ کی مجلس میں چپکے سے آکر بیٹھ گیا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن الحکیم و فرقان الحمید کی ایک آیت تلاوت فرمائی۔ پھر اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے گیارہ طرح کے معنی بیان فرمائے۔ علامہ ابن جوزی اثبات میں سر ہلا ہلا کر جواب دیتے رہے کہ یہ اسے معلوم ہے۔ بعد ازیں دیگر وجوہات بیان فرمائیں۔ جن کی تعداد چالیس تھی۔ ہر وجہ کے ساتھ دلیل قاطع اور تائید کے لیے سند بیان فرمائی۔ محدث ابن جوزی نے بعد والی چالیس سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو آپ کے علمی مقام کو تسلیم کر کے آپ کے تلامذہ میں شامل ہو گیا۔

غوث اعظم امام التقیٰ والتقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

علمائے بغداد کے علوم سلب

حضرت علامہ شیخ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور مورخ ہیں۔ حضرت علامہ مذکور اپنی بلند پایہ تصنیف جامع کرامات اولیاء میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ اقدس میں مدح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سلطان الاولیاء و امام الاصفیاء واحد ارکان الولایۃ الاقویاء الذین وقع الاجماع الامۃ المحمدیۃ من العلماء و غیرہ العلماء رضی اللہ عنہم و عن سائر الاولیاء و کراماتہ رضی اللہ عنہ کثیرۃ لاجداقد نبت التواتر۔

ترجمہ: آپ سلطان الاولیاء امام الاصفیاء ولایت کے پختہ ستونوں میں

سے ایک ستون ہیں۔ آپ ان کامل اولیاء کرام میں سے ایک
ہیں۔ جن پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء کا اتفاق ہے۔ آپ کی
کرامات اتنی کثیر ہیں کہ حدتواتر تک پہنچ گئی ہیں۔

علامہ صاحب مذکور نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے علم وعرفان کی شہرت جب دور دراز ملکوں تک ہوئی تو بغداد میں سے چیدہ چیدہ علماء اور فقہاء کا ایک صد افراد پر مشتمل وفد تیار کر کے ان سب کو ایک ایک مسئلہ کے بارے میں تیاری کروائی گئی۔ اس کے بعد یہ علماء اور صوفیاء حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ جب حضور نے ان کو نظر جلال سے دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک شعاع نکل کر علماء اور فقہاء کے سینوں سے پار ہوگئی ہے۔ تمام لوگوں کو ایسا احساس ہوا کہ ان کے دل و دماغ سے تمام علوم محو ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ تو آپ نے اُن کے سوالوں کا جواب دینا شروع کیا۔ آپ ہر ایک کا نام پکار کر فرماتے کہ تم نے مجھ سے یہ سوال دریافت کرنا تھا۔ اس کا جواب بمع وجوہات اور دلیل کے یہ ہے اور اپنی دلیل کے ساتھ سند بھی بیان فرماتے جاتے تھے۔ اس طرح فقہاء کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے۔ وہ علما سخت پریشان اور مضطرب ہوئے اور سب زور زور سے چیخنے لگے۔ انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ لیے اور اپنی پگڑیاں پھینک ڈالیں۔

سب علماء اور فقہاء نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، ادبی، روحانی اور جسمانی عظمت و بزرگی و کمال اور ہیبت وجلال کا اعتراف کیا اور تائب ہو کر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں داخل ہوگئے۔ اللہ اکبر!

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دلوں پہ ہے بنی آدم کے قبضہ غوث الاعظم کا

مشرب

علماء و مورخین و مصنفین اس بات پر متفق ہیں کہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حنبلی المذہب تھے۔ لیکن اپنے زمانہ کے عالم بے مثل بلکہ وارث علومِ رسالت مآب ﷺ تھے۔ آپ چاروں مذاہب یعنی حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ کے مطابق فتاویٰ دیا کرتے تھے۔

ایک عجیب مسئلہ

ان ایام میں ایک عجیب مسئلہ پیدا ہوا کہ خلیفہ مہدی عباسی نے ایک قسم کی قسم کھائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جب وہ اپنی عبادت میں مشغول ہوگا تو عوام الناس میں سے کوئی بھی اس قسم کی عبادت میں مصروف نہ ہوگا۔ اگر وہ ایسی عبادت نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاق ہو جائے گی۔

اس کے بعد اس نے علمائے عراق کو جمع کر کے حکم دیا کہ وہ یہ بتائیں کہ اب حسبِ قسم میں کون سا طریقہ اختیار کروں اور عبادت سرانجام دوں کہ میری بیوی کو طلاق نہ ہو جائے۔ اس سے تمام علمائے عراق حیران و ششدر رہ گئے۔ اور لاجواب ہونے کا سب نے اعتراف کیا۔ خلیفہ مہدی نے اپنے وزیر اور قاضی القضات کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں بھیج کر عرض کیا کہ یا حضرت دستگیری فرمائیں اور علمائے عراق کی بے بسی کا ذکر کیا اور ملکہ نے التجا کی کہ حضور دستگیری فرمائیں کہ اس کنیز کا گھر اجڑنے سے بچ جائے۔

یہ شاہی وفد آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فی الفور قلم منگوا کر فتویٰ لکھ دیا کہ خلیفہ بیت اللہ شریف کا صحن خالی کروا کر صرف اکیلا ہی طوافِ کعبہ کر کے قسم کی شرائط پوری کرے اس طرح اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔ جب یہ فتویٰ علمائے عراق کے پاس پہنچا تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ

فاعجب علماء العراق وكانوا قد عجزوا عن الجواب۔

ترجمہ: پس علماء عراق اس مسئلہ کے شافع جواب سے عاجز آ گئے تھے۔

انہوں نے آپ کے جواب پر تعجب کا اظہار کر کے کہا کہ

كانت فتواه تعرض على العلماء عراق فتعجبهم اشد الاعجاب فيقولون سبحان من العلم عليه۔

جب علماء عراق کے پاس آپ کا فتاویٰ پہنچا تو وہ سخت حیران ہوئے اور کہا کہ اسی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت عطا کر رکھی ہے۔ حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ۳۳ سال تک بے شمار فتاویٰ لکھے مگر کبھی بھی کسی عالم یا قاضی کو آپ کے فتویٰ کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ سبحان اللہ!

کمالِ علومِ باطنی

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ جس قدر علوم ظاہری میں ماہر تھے۔ اس سے کئی درجہ زیادہ علومِ باطنی میں ماہر تھے۔ اس ضمن میں آپ سے بے شمار کراماتِ خرقِ عادات واقعات کا ظہور ہوا تھا۔ جن کو اس مختصر رسالہ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ صرف چند واقعات کا تذکرہ برائے تبرک پیش ہے۔

ما فی الارحام کا علم

حضرت علامہ عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف "تفریح الخاطر" میں حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے بیان کرتے ہیں۔ کہ اے خضر تم یہاں سے موصل جاؤ گے۔ وہاں تمہارے ہاں محمد نامی لڑکا پیدا ہوگا۔ اسے بغداد کا علی نامی نابینا استاد صرف چھ ماہ میں حافظ قرآن بنا دے گا۔ تم چرانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں انتقال کرو گے۔ تم اس وقت بالکل صحیح الاعضاء اور تندرست اور توانا ہو گے۔ چنانچہ حضور غوث الاعظم کا فرمان حرف بحرف درست ثابت ہوا۔ سبحان اللہ

صاحبزادے حضرت یحییٰ کی ولادت

حضرت محمد بن یحییٰ حلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قلائد الجواہر میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار ہو گئے دوست و احباب سخت پریشان تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں جلد صحت یاب ہو جاؤں گا۔ ابھی تو میرے صلب میں ایک بچہ باقی ہے۔ چنانچہ آپ صحت یاب ہوئے اور حضرت یحییٰ بعدہ پیدا ہوئے۔

دل کی بات کا علم

علامہ ضیاء اللہ قادری مؤلف رسالہ سیرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ میں رسالہ قلائد الجواہر کا حوالہ دیتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ حضرت ابوالبقاء رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک کی مجلس وعظ میں حاضر ہوئے کہ دیکھیں یہ عجمی کیا وعظ کہتا ہے۔ حضور نے اپنا کلام چھوڑ کر فرمایا:

یا اعمی العین والقلب ما تنفع بکلام ھذا العجمی۔

ترجمہ: اے آنکھ اور دل کے اندھے اس عجمی کا کلام سن کر کیا کرے گا۔

شیخ ابوالبقاء آپ کا فرمان سن کر بہت پریشان ہوئے اور خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت اس غلام کو خرقہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے اس خرقہ عنایت کر کے فرمایا کہ اے بیٹا! **لولا اطلعنی عاقبة امرك لهلكت بالذنوب۔** اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کی اطلاع مجھے نہ فرماتا تو گناہوں کی وجہ سے تو ہلاک ہوتا۔

بھوک کا علم

حضرت شیخ ابو محمد الجونی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت انہیں سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا:

يا جوني الجوع خزانة من خزائن الحق۔

اے جونی! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ترین بندوں کو دیتا ہے۔

خیانت کا علم:

حضرت ابو بکر التیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفع وہ حج کے لیے گئے تو راستہ میں ایک شخص نے اسے ایک چادر اور دس دینار دے کر وصیت کی کہ اسے میری طرف سے حضور پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں نذرانہ پیش کر کے عرض کرنا کہ حضور میری طرف نظر کرم فرمائیں اور اس کے بعد وہ فوت ہو گیا میں نے وہ چیزیں حضور کو پیش نہ کیں اور انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ جب ایک دن وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ بیٹا

لاجل عشرة دنانير ما خفت الله و امانته ذالك العجمي و قاطعتني۔

ترجمہ: تم نے دس دینار کے لیے بھی اللہ کا خوف نہ کھایا اور اس عجمی کے مال میں خیانت کی اور قطع تعلق بھی کر لیا۔

اس کے بعد مجھے غش آ گیا۔ جب ہوش آیا تو آپ کی امانت حضور کو واپس کر کے معافی مانگی۔

بے وضو ہونے کا علم:

حضرت ابو الفرح بن الہمامی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے نزدیک سے گزر رہا تھا۔ اس وقت نماز عصر کی تکبیر کہی جا رہی تھی۔ میں حضور کے مدرسہ میں داخل ہو گیا اور جماعت کے ساتھ نماز عصر ادا کی۔ مجھے یہ یاد ہی نہ رہا کہ میں بغیر وضو کے ہوں۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نماز سے فارغ ہو

کر مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

اي بني الغفلة شاملةٌ لك بحيث قد صليت على غير وضو وقد سهوت عن ذالك۔

ترجمہ: اے فرزند من! تم پر نسیان کس قدر غالب ہے کہ تم نے اس وقت سہواً بے وضو نماز ادا کر لی ہے۔

میں نے حیران ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مجھے اپنی بھی حالت کا علم نہ تھا۔ مگر حضور میرے مخفی حال سے بھی باخبر تھے۔

حال تو دانند یک یک مو بمو
زانکہ پرسندت از اسرار ہو
بلکہ پیش از زادن تو سالہا
دیدہ باشندت بچندیں حالہا

چھت کے گرنے کا علم:

حضرت شیخ عبد اللہ محمد بن ابو الغنائم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ماہ محرم ۵۵۹ھ میں آپ کے مسافر خانہ میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ آپ اپنا کلام چھوڑ کر مسافر خانہ سے باہر تشریف لے آئے اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ فی الفور میرے پاس آ جاؤ۔ جب سب لوگ باہر نکل آئے تو اس وقت چھت گر گئی۔ اس طرح سب لوگ محفوظ رہے۔

و هو المقرب و المكاشفة جهرةً
بغيوب اسرار و سر ضمائر

ترجمہ: آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب تھے۔ آپ پر عالم غیب کے پوشیدہ اسرار و رموز ظاہر ہوتے تھے۔

حضرت علامہ ملاں علی قادری شرح مشکوٰۃ شریف میں حدیث رسول اللہ

ﷺ کی تشریح:

اتقوافراسة المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔

ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

النفوس الزاکیۃ القدسیة اذا تجردت عن العلائق بدنہ اتصلت بالملاء العلیٰ و لم یبق لہ حجاب فتری الکل کالمشاھدہ۔

ترجمہ: پاک نفوس جب بدنی آلائشوں سے خالی ہو جاتے ہیں تو وہ ملاء العلیٰ سے مل جاتے ہیں اور اس وقت ان پر کوئی حجاب نہیں رہتا۔ وہ سب چیزوں کو بالکل عیاں دیکھتے ہیں جیسے شیشہ کی بوتل میں ہوں۔

❁❁❁

باب نمبر ۱۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ و السلام علیك یا سید المرسلین و خاتم النبیین و انیس الغریبین و المساکین وآلہ واصحابہ واولیائہ وبارك وسلم علیہ۔

معاشی زندگی

صوفیاء اور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ زہد و مشاہدہ کی پہلی سیڑھی قناعت و رضاء کا اولین باب ہے اور قناعت و رضاء کے نور کا مبداء رزق حلال ہے۔ یعنی زہد عبادت کے فوائد کا حصول صرف اور صرف رزق حلال کے نوالے کا محتاج ہے۔ یعنی رزق حلال کے کھائے بغیر زہد و تقویٰ کا اختیار ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔ مولانا رسالہ سوانح حیات سیرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ورع کے قوانین کھانا کھانے میں بھی نافذ ہیں یعنی ایک آدمی کا کھانا، متقی کا کھانا، ولی اللہ کا کھانا، بالکل جدا اور الگ ہوتا ہے۔

عام آدمی کا کھانا:

یہ کھانا عام طور پر نجاست اور رجس سے پاک ہوتا ہے یعنی عام ظاہری آلائشوں سے پاک ہوتا ہے۔ مثلاً یہ بول و براز، خون یا دیگر گندگی سے صاف ہونا

چاہیے۔ مزید برآں یہ کھانا حلال جانوروں کے دودھ، دہی، گھی یا گوشت سے تیار شدہ ہونا چاہیے اس کو تیار کرنے میں مسلمانوں نے اپنے پاک و صاف برتن اور اشیاء استعمال کی ہوں یعنی اس پر شریعت کو کوئی اعتراض نہ ہو اور ہر قسم کی کراہت سے پاک ہو۔

متقی کا کھانا:

متقی آدمی کا کھانا عام آدمی کے کھانے سے مختلف ہوتا ہے۔ متقی آدمی کے کھانے پر نہ تو شریعت معترض ہوتی ہے اور نہ ہی طریقت کو اس پر گرفت ہوتی ہے۔ یعنی متقی کا کھانا بالکل پاک وطیب اور حلال ذرائع سے حاصل شدہ ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوتا۔ اس لیے جو شخص زہد کی پہلی صفت پوری نہ کر سکے وہ سلوک کی دوسری صفت یعنی تقویٰ کی صفت کیونکر پوری کر سکتا ہے۔ متقی کا کھانا ظاہری اور باطنی طور پر پاک ہوتا ہے۔

ولی اللہ کا کھانا:

ولی اللہ کے کھانے میں خود ولی اللہ کی اپنی خواہش اور ارادہ کو کچھ دخل نہیں ہوتا ہے۔ فضل ایزدی سے اسے جو کچھ مل جاتا ہے وہی کچھ کھا لیتا ہے۔ ولی کا کھانا مطلق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں کسی طرح بھی مشیت الٰہی کی خلاف ورزی یا بھول ممکن نہیں ہے۔ پس جو شخص متقی کا کھانا نہیں کھا سکتا وہ ایک صاحب ولائت برگزیدہ انسان کا کھانا کس طرح کھا سکتا ہے۔ اس میں اللہ کی رضاء ہوتی ہے۔

عارفانہ غذا

روایت ہے کہ حضور غوث پاک ؒ نہایت ہی سادہ غذا استعمال کرتے تھے مگر یہ غذا بھی بڑی صاف ستھری اور پاک و طاہر ہوتی تھی۔ جس کو آپ کے مریدین بڑے اہتمام و سلیقہ سے تیار کرتے تھے۔ یعنی کہ آپ کا ایک مرید اپنے کھیت میں

باوضو ہو کر خود غلہ کاشت کرتا تھا۔ اس کو خود ہی باوضو ہو کر پانی دیتا اور خود ہی دوسرے سب کام کرتا تھا جب غلہ تیار ہو جاتا تو اسے پاک و صاف جگہ پر رکھتا پھر اس میں سے حسب ضرورت غلہ نکال کر دوسرے مرید کو دیتا جو عارف و کامل ہوتا تھا وہ باوضو ہو کر اس کو پیستا اس کے بعد وہ عارف و کامل اس آٹے کو ایک اور عارف باللہ کے حوالے کر دیتا۔ جو بڑے اہتمام سے باوضو ہو کر شام کے وقت اس کی صرف چار روٹیاں تیار کرتا۔ پھر یہ چاروں روٹیاں شام کو روزہ افطار کرنے کے لیے حضور کے دستر خوان پر رکھ دی جاتیں۔ آپ ان روٹیوں کے بہت سے ٹکڑے کر دیتے اور پھر ان کو حاضرین میں تقسیم کر دیتے اور خود صرف ایک ٹکڑا کھا کر اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کرتے۔ یہ غذا حضور کے لیے چوبیس گھنٹوں کے لیے کافی ہوتی۔ سبحان اللہ!

تحفے اور نذرانے:

آپ کے حلقہ ارادت میں بڑے امراء، وزراء بلکہ خلفائے سلطنت شامل تھے مگر آپ کبھی بھی ان سے نہ کچھ قبول فرماتے اور نہ ہی ان سے کسی قسم کا رابطہ یا راہ و رسم رکھتے۔ اگر کبھی وہ تحفہ یا نذرانہ پیش کرنے کی کوشش بھی کرتے تو آپ کو بری لگتی اور جھڑک کر ان کے نذرانے وتحائف واپس کر دیتے۔

خلیفۂ وقت دربارِ غوثیت میں

ایک دفعہ حضور غوث پاک ؒ نے اپنے وعظ میں اشاروں ہی اشاروں میں خلیفہ المقتفی کو ارشاد فرمایا کہ اگر تو سرکشی سے باز نہ آیا تو میں تیرا سر اڑا دوں گا۔ خلیفہ غصہ سے بہت برہم ہوا۔ بعد میں اپنے وزیر سلطنت ابن ہیرہ کو طلب کر کے افسوس کیا کہ شیخ کو مجھے برسرِ عام یوں ذلیل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ابن ہیرہ نے اسے سمجھایا کہ حضور کو ایسا کرنے کی قدرت ہے۔ ہمیں جا کر حضور سے معافی مانگنی چاہیے۔ چنانچہ خلیفہ اپنے وزیر سلطنت کو ساتھ لے کر دربار غوثیت میں حاضر ہوا۔ آپ نے خلیفہ کو

مؤدب، ڈانٹا۔ خلیفہ ڈر کے مارے سہم گیا اور پھر رونے لگا اور عرض کیا کہ آپ بار خلافت کو جانتے ہیں کہ کس قدر مشکل ہے۔ اس پر حضور کو رحم آ گیا اور حضور نے ارشاد فرمایا کہ بھائی میں تیرے فائدے کے لیے ہی کہتا ہوں۔ اس کے بعد خلیفہ المقتفی بڑا نیک بن گیا اور ہر وقت عوام کی بھلائی میں لگا رہتا تھا۔ خلیفہ نے اپنے لیے دعا کروائی اور دس تھیلیاں اشرفیاں پیش کیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور غرباء و مساکین میں تقسیم کر دو۔ یہ مال میرے کسی کام کا نہیں ہے۔

خلیفہ المستنجد بارگاہ غوثیت میں

شہزادہ دارالشکوہ قادری اپنی تالیف لطیف میں حضرت شیخ ابو العباس الخضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت سے بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں حاضر تھا۔ کہ خلیفہ المستنجد آپ کی مجلس میں آ کر مؤدب ہو کر دو زانو بیٹھ گیا اور ساتھ ہی اشرفیوں کی تھیلیاں لایا۔ جو آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیں۔ آپ نے اسے منظور نہ فرمایا اور واپس کر دیا۔ جب خلیفہ نے اسے قبول کر لینے کا بہت اصرار کیا تو آپ نے ایک تھیلی لے کر اسے زور سے دبایا تو اس میں سے خون نکل آیا تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی تمہیں حرام چیز کا مجھے نذرانہ دیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اگر مجھے شریعت محمدی کا لحاظ نہ ہوتا تو اس کو اتنا نچوڑتا کہ اس میں سے خون نکل کر تیرے محل تک بہہ جاتا۔ خلیفہ نے کھڑے ہو کر معافی مانگی اور چلا گیا۔ بعد میں ہمیشہ آپ کا معتقد رہا۔ ہمیشہ آپ کے ہاتھ چومتا۔ آپ تحریری فرمان دیتے تو وہ اس تحریری فرمان کو بوسہ دیتا اور حکم بجا لاتا اور مجلس شریف میں اکثر حاضری دیتا۔

سنجر بادشاہ کی پیشکش

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی مشہور و معروف کتاب دعوات عبدیت میں

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان استغناء اور توکل الی اللہ کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو علاقہ نیمروز کے بادشاہ سنجر نے پیشکش کی کہ حضور کا یہ غلام آپ کی خدمت عالیہ میں اپنی سلطنت کا آدھا حصہ بطور نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ حضور میرے اس نذرانے کو شرف قبولیت عطا فرمائیں تو یہ میرے لیے بہت قابل فخر عمل اور سعادت مندی کا اظہار ہوگا۔

جواب از غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ملک نیمروز کے بادشاہ سنجر کے نام جواب لکھا کہ بیٹا میرے تصرف میں تو اللہ نے تمام جہاں دیئے ہیں اور میں غوث الثقلین ہوں۔

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم

ترجمہ: اے بادشاہ نیمروز سنجر اگر تیرے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس ملک نیم شب ہے۔ یعنی جب چھتری بوسیدہ ہو جاتی ہے تو وہ پھٹ کر سیاہ ہو جاتی ہے۔ اگر میرے پاس ذرا بھی دل میں متاع دنیا کی ہوس ہوتی تو تمام سنجر میرا ملک ہوتا۔ مگر بیٹا! مجھے ملک نیمروز کی کچھ ضرورت نہیں ہے میرے لیے ملک نیم شب (لذت قرب الٰہی) کافی ہے۔

زانکہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

ترجمہ: چونکہ میں اپنے ملک نیم شب سے خبردار ہوں۔ اس ملک نیمروز میں سے میں تو ایک جو بھی نہیں کھا سکتا ہوں یعنی رات میں اللہ تعالیٰ نے جو فیوض و برکات رکھے ہیں وہ دن میں نہیں ہیں۔ پھر

رات اپنی تخلیق اور تکوین میں دن سے زیادہ قدیم ہے۔ مزید برآں عبادات نیم شب بوجہ سکون وسکوت کے عبادات نیم روز سے زیادہ افضل ہیں کیونکہ نیم روز میں یکسوئی وحضوریٔ قلب بوجہ شوروغل ممکنات میں نہیں ہے۔

مریدین کے نذرانے اور تحائف

حضور غوث پاک ؒ امراء اور عام لوگوں سے نذرانے اور تحائف بالکل قبول نہ فرماتے تھے مگر پھر بھی آپ کے مصلے کے نیچے سے ہر روز کافی مقدار میں مال زر نکل آتا تھا جس کو آپ کے مریدین خفیہ طور پر رکھ جاتے۔ مگر یہ خفیہ طور پر فتوح دینے والے کون تھے۔ اس بارے میں تاریخ خاموش ہے اور اہل تصوف اس غیبی مال و دولت کے حصول کو عرف عام میں دست غیب کہتے ہیں مگر حضور غوث الثقلین ؒ دست غیب سے بھی حاصل شدہ مال وزر کو کبھی ہاتھ نہ لگاتے تھے بلکہ خادم کو حکم تھا کہ لنگر خانے کے مصارف رکھ لینے کے بعد باقی مال غرباء اور مساکین کو خیرات کر دیا جائے۔ آپ کا یہی اصول تا زندگی قائم رہا۔

مال از وراثت:

مؤرخین اور دیگر اہل قلم حضرات اس بارے میں خاموش ہیں کہ آپ کو حضرت ابو صالح ؓ کے ترکہ وراثت سے مال وزر وصول ہوا تھا یا کہ نہیں مزید برآں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت عبد اللہ صومعی ؒ کی اکلوتی اولاد تھیں اور حضرت عبد اللہ صومعی ؒ قصبہ جیلان میں ایک وسیع وعریض باغ کے مالک تھے اس باغ کا کیا ہوا تھا۔ راقم کے خیال میں حضور غوث پاک ؒ کو قصبہ جیلان میں بہت سی جائیداد بطور وراثت ملی تھی۔ جس سے آپ کو ایک مستقل شکل میں معقول آمدنی وصول ہوتی تھی۔ اس لیے آپ معاشی طور پر بالکل بے فکر تھے اور ہر وقت خلق خدا کی رشد وہدایت میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ اکبر!

تصنیفات

آپ کے خطبات، مکتوبات، ملفوظات اور منظوم ونثر کلام پر مبنی درج ذیل تصنیفات کو شرف دوام حاصل ہے۔ جس کے مطالع سے سالکین و عارفین کے قلب و روح جلاء پاتے ہیں۔ ان شہ پاروں میں طریقت وشریعت معرفت وحقیقت کے مسائل کی وضاحت اور تشریح کے ساتھ ساتھ حقائق الٰہیہ واسرار قدرت کے مخفی علوم پر عارفانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اسلام میں پیدا ہونے والے بے شمار نزاعی اور اختلافی مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے ان پر تنقید کر کے ان کا قرآن کی روشنی میں حل پیش کیا گیا ہے۔

1. غنیۃ الطالبین
2. فتح الربانی
3. دیوان غوث اعظم ؒ
4. مکتوبات محبوب سبحانی
5. فتوح الغیب
6. قصائد

ملفوظات

ان تمام کتب ورسائل شریف کے تراجم بیشتر بین الاقوامی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ہر مکتب فکر کے قارئین آپ کے نوری کلام سے نفع حاصل کر رہے ہیں۔

متفرق کتب:

آپ کے کلام موجز المعرام پر مبنی دیگر کتب درج ذیل ہیں:

1. جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر
2. بواقیت والحکم

3. السبوع شریف
4. کبریت احمر
5. درود وصال
6. چہل کاف
7. حرز بسم اللہ شریف۔
8. ورد فتحیہ شریف وغیرہ

❁❁❁

باب نمبر ۱۴:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہٖ الطیب الطاہرین و اصحابہ الاکرامین واولیائہ المقربین اجمعین۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اعلان سرداری

علماءِ محققین و مؤرخین نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے جب اعلان قدامی ہٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنوں کو جھکا کر آپ کی عظمت و بزرگی کو تسلیم کیا تھا نیز علمائے باطن واہل مشاہدہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کے اعلان کو تسلیم کرنے والوں میں ہر زمانہ اور ادوار میں ظاہر ہونے والے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم شامل تھے یعنی اولیائے امت محمدیہ جو ادوار سابقہ میں ظہور فرما گئے تھے، انہوں نے اپنے اجسام برزخیہ اور ارواح سے اقرار فرمایا اور اولیاء عہد حال نے اپنی ارواح اور اجساد سے اقرار فرمایا اور اولیاء ادوار استقبالیہ میں ظہور ہونے والوں نے اپنی ارواح اور اجساد امثالیہ سے اقرار فرمایا تھا۔ یہ اقرار خلافت ظاہری اور باطنی تھا۔

بعض اہل مشاہدہ اور مقربین درگاہ خداوندی نے بیان فرمایا ہے کہ یہ اقرار بھی بحکم خداوندی سابقہ میثاقوں کی طرح اجتماعی نوعیت کا تھا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے روز ازل تمام ارواح سے **الست بربکم** فرما کر اقرار **قالوا بلیٰ** کروایا تھا۔ یہ اقرار الوہیت اور ربوبیت تھا۔

بعد ازاں تمام ارواح انبیاء اور رسل سے میثاق بین النبیین لیا تھا یہ محبوبیت

اور احدیت تھا۔ اس کے بعد رسالت مآب ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بروز خم غدیر **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ** کے اقرار سے لیا تھا۔ اسی طرح اہل ولائت کے زمرہ میں واحل تمام اولیاء امت سے اعلان **قدمی ھذہٖ علٰی عنق کل ولی اللہ** کے اقرار سے لیا گیا تھا۔ یہ اقرار غوثیت وقطبیت تھا۔

اب چونکہ رشد و ہدایت بنی نوع انسانی بذریعہ اولیاء اکرام رحمۃ اللہ علیہم سے ہی سر انجام پانا ممکن ہے اس لیے تمام اولیاء اور صوفیاء کے لیے لازم ہے کہ وہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس کی دریوزہ گری کریں کیونکہ جس کسی کو راہ حق نصیب ہوتی ہے آپ کے وسیلۂ عظمیٰ اور واسطۂ کبریٰ سے ہوتی ہے۔

قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ کا فرمان

حضرت ابو العزیز عبد المغیث بن حرب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ روائت فرماتے ہیں کہ وہ دیگر اولیاء اللہ اور صوفیائے وقت کے ساتھ اس مجلس پاک میں شامل تھے جس میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے **قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ** فرمایا تھا یہ محفل پاک حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان خانہ محلہ حلبہ بغداد میں منعقد ہوئی تھی اس محفل میں عراق کے جلیل القدر مشائخ عظام شریک تھے ان کی تعداد بعض راویوں کے نزدیک پچاس اور بعض کے نزدیک یک صد کے قریب ہے ان میں مشہور ترین شخصیات یہ ہیں:

1. حضرت شیخ علی بن ہستی رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت شیخ بقاء بن بطائی رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ
4. حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
5. حضرت شیخ ابو الکرم رحمۃ اللہ علیہ
6. حضرت شیخ صدقہ بن محمد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ
7. حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ
8. حضرت شیخ ابو محمد الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ

9. حضرت شیخ ابو العباس قزوینی رحمۃ اللہ علیہ
10. حضرت شیخ ابو محمد الفاسی رحمۃ اللہ علیہ
11. حضرت شیخ مبارک الحمیری رحمۃ اللہ علیہ
12. حضرت شیخ ابو الحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ
13. حضرت شیخ شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ علیہ
14. حضرت شیخ القاضی ابو یعلی الغداء رحمۃ اللہ علیہ

ان کے علاوہ دیگر بہت سے مشائخ محفل پاک میں موجود تھے آپ ان کے سامنے واعظ فرما رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔** یعنی میرا یہ قدم (مبارک) تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے اس عالم جذب میں اپنا قدم مبارک اوپر اٹھا لیا آپ کا یہ فرمان سن کر حضرت شیخ علی بن ہستی رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ پر سے اٹھے اور منبر شریف کے قریب آگئے اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا اس کے بعد تمام شیوخ نے اٹھ کر باری باری حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قدم مبارک اپنی اپنی گردنوں پر رکھ لیا اور زبان سے آپ کی فضیلت کا اقرار کیا۔ اس کے علاوہ روے زمین پر تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا کر آپ کے فرمان کو تسلیم کیا ان میں چند اولیائے اکرام کا ذکر پیش ہے۔

1 خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خراسان میں ایک پہاڑ کی غار میں ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف تھے آپ نے بھی فرمان سن کر اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور عرض کیا یا حضرت **بل علٰی راسی** یعنی حضور رحمۃ اللہ علیہ گردن کیا آپ کا قدم مبارک میرے سر پر ہو۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معین الملت والدین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اقرار بذریعہ کشف سن کر تبسم فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا حضرت اس وقت آپ نے تبسم کیوں فرمایا ہے تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غیاث الدین کے بیٹے نے ہماری بہت توقیر کی ہے ہم نے اس کو اس کے اجر وصلہ میں

ولائت ہند عطاء کر دی ہے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان سن لیا اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے بغداد تشریف لے آئے اور تقریباً تین ماہ آپ کی صحبت میں رہے۔

۲ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابو محمد یوسف العاقولی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ بیٹا کہاں کے رہنے والے ہو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت میں بغداد شریف کا رہنے والا ہوں اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں، فرمایا خوب میں نے عرض کیا کہ شیخ عدیؒ نے فرمایا ہے کہ جب غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ**۔ فرمایا تھا تو روئے زمین پر رہنے والے تین صد اولیاء اللہ اور سات صد رجال الغیب نے اپنی گردنیں جھکا کر آپ کی عظمت اور بزرگی کو تسلیم کیا تھا۔ حضرت شیخ احمد رفاعی نے فوراً فرمایا کہ **صدق الشیخ عدی**۔ یعنی شیخ عدی بن مسافر نے بالکل درست فرمایا ہے اور گردن جھکا کر آپ کی بزرگی کا اعتراف کرنے والوں میں یہ خادم بھی شامل ہے۔

حضرت شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ حضرت ابو الحسن نور الدین الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند پایہ تالیف بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے یعنی آپ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جب **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ**۔ کا اعلان فرمایا تو

لم یبق للہ ولی فی الارض فی ذالک الوقت الا حنٰی عنقہٖ تواضعا لہٖ و اعترافا بمکانتہٖ و لم یبق ناد من اندیتہٖ صالحی الجن فی ذالک الوقت الا وفیہ ذکر ذالک وتصدقہ و فود صالحی الجن من جمیع الآفاق مسلمین علیہ و تابعین علٰی یدیہٖ۔

ترجمہ: اس وقت کے تمام ولی اللہ نے آپ کا ارشاد سن کر اپنی گردن کو

جھکا کر حضور غوث رحمۃ اللہ علیہ کے علو شان و مرتبہ اور عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا تھا اور نہ ہی صالح جنات میں کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو تمام دنیا کے صالح جنات کے وفود آپ کے دروازہ پر حاضر ہوئے تھے اور سب نے آپ کو سلام علیک پیش کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت توبہ کر کے واپس ہوئے تھے۔

پیر پیراں میر میراں اے شاہ جیلاں توئی
انس و جان قدسیاں و غوث انس و جاں توئی
سر توئی سرور توئی سر را سر و ساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جان را قرار جاں توئی

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب نسبت سالک نے عرض کیا یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جو **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ**۔ کا ارشاد فرمایا تھا اس کی حقیقت کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور کا بیان درست ہے تمام ولائت کے خزانوں کے مالک اور مختار حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ بات فرما کر حضرت بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر جھکا کر فرمایا، سر تو در کنار، حضور کا قدم مبارک علٰی عینی او علٰی بصیرتی یعنی میری آنکھوں پر ہو۔

سرکار دو عالم ﷺ کی تصدیق

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف قلائد الجواہر میں حضرت شیخ خلیفۃ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ کی روائت درج کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ شیخ مذکور نے سرور کائنات فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات علیہ الافضل الصلوٰت اکمل الحیات و التسلیمات کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے جو **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ**۔ فرمایا تھا اس کی اصل کیا ہے تو سرکار دو

عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

صدق الشیخ عبد القادر فکیف وھو القطب وانا ارعاہ

یعنی: حضرت شیخ عبد القادر نے سچ کہا ہے اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطب زماں اور میرے زیرِ نگرانی ہیں۔

ضیافت:

حضور غوث پاک ؒ عوام الناس کی دعوت قبول فرما لیا کرتے تھے مگر امراء اور عمائدین سلطنت کی کبھی دعوت قبول نہ فرماتے۔ جب آپ کسی کی دعوت میں شمولیت فرماتے تو میزبان کی تسلی کے لیے ایک دو نوالے کھا لیتے مگر بعض دفعہ بغیر کچھ کھائے پیے واپس آجاتے، آپ اکثر فرماتے کہ میں صرف اپنے مریدین کی تربیت کی خاطر ایسا کرتا ہوں تا کہ میری پیروی میں یہ پھر دیگر صوفیاء کی طرح رہبانیت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ جو سنت رسول کے خلاف ہے رہبانیت کی اسلام میں جگہ نہیں ہے۔

ملائکہ کا تصدیق فرمانا:

علامہ ابو الحسن نور الدین علی الشطنوفی ؒ نے حضرت ابن بطائی ؒ کا قول لکھا ہے:

کما قال الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔ قالت الملائکۃ صدق یا عبد اللہ۔

ترجمہ: جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ؒ نے **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔** فرمایا تو ملائکہ علیہم السلام نے زبان حال سے کہا اے اللہ کے بندے آپ نے سچ فرمایا ہے۔

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

ترقیٔ درجات:

فرمان غوث الاعظم ؒ ماننے والوں کے احوال و درجات بڑھ گئے اور وہ اپنی اپنی منزل پا گئے تھے یعنی سالکین عارفین سے بڑھ کر یا ترقی کر کے واصلین و کاملین کے زمرہ میں شامل ہو گئے، علماء اور فقہاء، محققین و مشاہدین کی صف میں پہنچ گئے۔

قدوۃ العارفین حضرت شیخ حیات بن الحیر انی ؒ نے رمضان المبارک سنہ ۵۹۹ھ میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ جب حضور غوث پاک ؒ نے **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔** فرمایا تو

اضاء اللہ جمیع اولیائھم قلوبھم وبارک فی علومھم وعلواً فی احوالھم ببرکتہٖ وضعھم رؤسھم۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں جھکانے کی برکت سے منور فرمایا اس کی برکت سے ان کے علوم اور حال و احوال میں اللہ تعالیٰ نے ترقی اور زیادتی عطا فرما دی تھی۔

ارشاد غوث اعظم کو نہ ماننے والوں کا روحانی تنزل

بے شمار اولیاء اللہ صوفیاء اور مشائخ نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ جب حضور غوث الاعظم ؒ نے **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔** فرمایا تھا وہ ایسا کہنے پر مامور تھے۔

وانہ اذن لہٗ فی عزل من انکرھا علیہ من اولیاء۔

ترجمہ: اور آپ کو اس شخص کو ولائت سے معزول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

یعنی ایسا ولی اللہ جو آپ کا ارشاد سن کر آپ کی عظمت اور بزرگی کا اپنی گردن

کو جھکا کر اعتراف و اقرار نہ کرلے آپ کو اس کی ولائت اور احوال سلب کر لینے کا اختیار ہے۔

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف لطیف قلائد الجواہر میں حضرت شیخ لولوالارمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے، یعنی:

رائت الاولیاء فی المشرق و المغرب و اضعین رؤسھم توضعاً الا رجلًا بارض العجم فانہ لم یفعل فتقرٰی عنہ حالہٖ۔

ترجمہ: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے **قدمی ھذہ علٰی رقبۃِ کل ولی اللّٰہ** ارشاد فرمایا تو میں نے مشرق و مغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکائے ہوئے دیکھا، مگر ان میں سے ایک نے اپنی گردن نہ جھکائی تو اس کا حال دگرگوں ہو گیا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ قاسم ولائت ہیں اس لیے تمام اولیاء اللہ آپ کے در کے گدا ہیں آپ چاہیں تو کسی ولی اللہ کو جلیل الشان عہدہ پر فائز کر دیں اور چاہیں تو اس کا حال اور ولائت سلب فرمالیں کیونکہ آپ ایسا کرنے کے مختار اور مامور ہیں۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کا انکار اور توبہ

کتب تاریخ و سیر میں شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بڑی تفصیل سے مرقوم ہے یعنی حضرت شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ اصفہان کے ایک بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد **قدمی ھذہ علی رقبۃِ کل ولی اللّٰہ**۔ کو شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنا تھا مگر اطاعت غوث رحمۃ اللہ علیہ میں اپنا سر جھکانے کی بجائے اپنی روحانیت مین اعلیٰ شان اور ولائت پر فخر کر کے خوش ہوا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی

وقت اس کا حال اور ولائت سلب کر لی اور اخلاقی طور پر اتنا پست ہو گیا کہ اپنا ایمان بھی ضائع کرنے کو تیار ہو گیا۔ آخر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ صنعان کے مرید کی سفارش پر اسے معاف فرما دیا بعد ازاں شیخ صنعاں نے خود حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر توبہ کی، اس پر اس کے احوال بحال کر دیے گئے۔ سبحان اللہ!

رجال الغیب میں سے ایک کے احوال سلب:

حضرت علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تصنیف نزہۃ الخاطر الفاطر میں حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے تو حضور کے آستانہ مبارک پر ایک شخص کو بہت ہی زبوں حالت میں پڑا ہوا دیکھا، اس نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ کر عرض کی کہ یا شیخ خدا کے لیے میری سفارش حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں کر کے مجھے معافی دلوا دیں یہ آپ کا مجھ ناتواں پر کرم ہو گا حضرت شیخ ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر اس مرد دگرگوں حالت کی سفارش پیش کی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے علی! تمہاری خاطر اس سے درگذر کرتا ہوں۔ شیخ موصوف نے جب اس مرد بیمار کو بشارت دی تو وہ شکریہ ادا کر کے ہوا میں اڑ گیا۔ حضرت شیخ علی نے جناب غوثیت کی خدمت عالیہ میں جب اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص بغداد کے اوپر اڑتا ہوا اپنی حالت پر غرور کرتا تھا اس لیے اس کا حال سلب کر لیا گیا تھا۔

حاضر و ناظر:

حضرت علامہ عبد القادر الاربلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفریح الخاطر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک میں بغداد کے لوگوں نے حصول سعادت و فیض و برکات کے لیے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو افطاری کے لیے اپنے اپنے گھروں میں دعو

کیا۔ چنانچہ آپ نے ایک دن میں ستر آدمیوں کی دعوت قبول فرمائی اور سب کے گھروں میں جا کر ان کے ساتھ روزہ افطار فرمایا۔ دوسرے روز آپ کا ان کے ساتھ روزہ افطار کرنے کے بارے میں بہت سے لوگ ذکر کرتے تھے آپ کے خادم نے کہا کہ حضور تو کل بالکل باہر نہیں گئے۔ انہوں نے تو گھر پر روزہ افطار فرمایا تھا جب آپ کے خادم نے اس بات کا حضور سے ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ھم صادقون فی قولھم وانی اجبت لو دعوۃ کل واحدٍ منھم وحضرتٍ واکلت طعامھم فی بیوتھم فرداً فرداً۔

ترجمہ: وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی تھی اور بیک وقت ہر ایک کے گھر جا کر کھانا کھایا تھا۔

گئے ستر مریدوں کے گھر برائے افطاری
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوث اعظم کا

حضرت خضر علیہ السلام کو حکم:

حضرت علامہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف اخبار الاخیار میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ منبر مبارک پر جلوہ افروز تھے۔ آپ اثناء وعظ منبر مبارک سے اٹھ کر چند قدم فضاء میں تشریف لے گئے اور فرمایا اے نصرانی ٹھہر جاؤ ذرا محمدی کا کلام سنو! جب آپ دوبارہ منبر پر تشریف لے آئے تو حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ کیا واقعہ تھا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں سے گزر رہے تھے۔ میں ان کو ٹھہرانے کے لیے گیا تھا۔ وہ ٹھہر گئے ہیں اور میرا کلام سن رہے ہیں۔

❁❁❁

باب نمبر ۱۵:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الکوثر وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ وبارک وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مجلس وعظ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

رسول اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے تحت حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۲۱ھ میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عیدگاہ میں صرف دو یا تین آدمیوں کے سامنے اپنے واعظ کا اغاز فرمایا تھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے مجلس میں آدمیوں کا ایک بہت بڑا ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ چند ہی دنوں میں بیس پچیس ہزار تک لوگ مجلس مں شریک ہونے شروع ہو گئے تو جگہ کی تنگی کے پیش نظر نئی جگہ کو تلاش کرنے کا مسئلہ زیر بحث آیا جو اس طرح حل ہو گیا کہ حضرت ابو سعید المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مدرسہ اور عیدگاہ اپنے لائق ترین شاگرد اور مرید حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیئے حضرت قاضی ابو سعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ باب الارج میں واقع تھا۔

باب الارج میں مجلس وعظ:

حسب فیصلہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قاضی ابو سعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی عیدگاہ واقع باب الارج میں وعظ شروع فرما دیا لیکن عوام تھے کہ چہار

دانگ عالم سے اُمڈے چلے آتے تھے۔ ہر ملک ہر شہر اور قریہ سے واعظ سننے کے لیے
پیدل یا سوار گروہ در گروہ وعظ شروع ہونے سے پیشتر عیدگاہ میں جمع ہو جاتے جن کو
عیدگاہ میں جگہ نہ ملتی باہر سڑکوں یا بازاروں، مکانوں کی چھتوں پر چڑھ جاتے۔ لوگ
پہروں کھڑے وعظ سنتے رہتے اور مجلس میں مکمل سکوت اور سناٹے کا عالم چھایا رہتا اور
حضور غوث پاک ؒ ایک طلاطم خیز سمندر کی طرح علم و عرفان کے دریا بہاتے چلے
جاتے مگر ساٹھ ستر ہزار کے مجمع میں نہ کوئی آدمی کھانستا اور نہ ہی ادب کی خاطر اپنی جگہ
سے ہلتا تھا۔ سب اپنی جگہ پر خاموش کھڑے وعظ سنتے رہتے تھے۔

تھوڑے عرصہ کے بعد عیدگاہ باب الارج بھی اپنی تمام تر وسعتوں کے
باوجود خلائق آدم و جنات و ارواح اور ملائکہ کے لیے تنگ نظر آنے لگی۔ شہر کی انتظامیہ
سواری کے جانوروں کا انتظام کرنے میں ناکام ہوگئی تو وعظ کے لیے ایک وسیع وعریض
جگہ کے انتخاب کا مسئلہ پھر زیرِ غور لایا گیا۔

حکومت اور شہر کی انتظامیہ نے شہر کی مشرقی جانب باہر کھلے میدان میں ایک
بہت بڑی عمارت اور جلسہ گاہ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا جس کی تعمیر میں امراء نے دل
کھول کر عطیات دیئے عام علماء اور صوفیاء اور عوام نے بطور مزدور کام کیا۔ شہر کے بہت
سارے لوگ بغیر اجرت کے کام کرتے رہے۔

مستورات نے اپنے زیورات اور حق مہر میں حاصل شدہ رقوم دار العلوم
گیلانیہ بغداد کی تعمیر میں بطور نذرانہ پیش کر دیں۔ بغداد شریف کی ایک عورت اپنے
خاوند کو ساتھ لے کر حضور غوث پاک ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا
حضرت میرے خاوند کے ذمے میرے حق مہر کے بیس دینار واجب الادا ہیں یہ آپ
کے مدرسہ میں بغیر اجرت کام کرے تو میں اسے دس دینار معاف کر دوں گی اس کے
خاوند نے شرط منظور کرتے ہوئے کام شروع کر دیا جب وہ پانچ دینار کا کام کر چکا تو
حضور غوث پاک ؒ نے باقی رقم معاف کر دی بعد ازاں اس کو اجرت ادا کر دی

جانے لگی۔ سبحان اللہ وبحمدہ العظیم۔

دار العلوم گیلانیہ بغداد شریف دنیا بھر میں ایک مثالی علمی ادارہ کی شکل میں
معرضِ وجود میں آیا جس میں تیرہ قسم کے علوم کا درس دینے کے لیے تمام اسلامی دنیا
کے جید علماء کو بطور معلم کام کرنے کی پیش کش کی گئی تھی دار العلوم کے تعمیر ہو جانے کے
بعد حضور غوث پاک ؒ کی مجلس پاک کے انعقاد کے لیے مدرسہ میں بہت ہی کشادہ
جلسہ گاہ تعمیر ہوئی جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکتے تھے۔

دار العلوم گیلانیہ میں مجلسِ وعظ

دار العلوم کی تکمیل کے بعد ۵۲۸ھ میں حضور غوث پاک ؒ نے دار العلوم
میں اپنے وعظ کا انتظام فرمایا تھا۔ آپ کا وعظ سننے کے لیے لوگ کئی کئی دنوں کی مسافت
طے کرنے کے بعد بغداد شریف پہنچتے تھے۔ علامہ حضرت سید علاء الدین علی بن سید
شمس الدین الجیلانی ؒ نے آپ ؒ کی مجلس کے بارے میں کہا ہے:

وتناقل الراکبان من اخبارھا
سیرا اقلت لمساعر و مسافر

ترجمہ: راہ توحید اور تصوف کی منازل طے کرنے والوں نے آپ کی
کرامات اس طرح بیان کی ہیں کہ اس کو سن کر ہر مقیم اور مسافر
محفوظ ہو گیا ہے۔

یعنی توحید کی گمشدہ راہ کے متلاشی صوفیاء جو اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر چلہ کشی
میں مصروف تھے یا ایسے عارفین جو جنگلوں اور بیابانوں میں قدرت کی رنگینیوں میں
اپنی روحانی تشنگیوں کو ھو، حق کے نعروں سے بجھاتے تھے۔ سب ہی غوث پاک ؒ
کا وعظ سننے کے لیے ان کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

عوام کی سہولت اوطلبہ و سالکین کی تدریسی سرگرمیوں کو جاری رکھنے نیز خانگی اور دوسرے عوامل کو پورے کرنے کے لیے حضور غوث پاک ﷫ ہفتہ میں صرف تین بار وعظ فرماتے تھے اور یہ وعظ مندرجہ ذیل جگہوں پر ہوتی تھی:

اتوار کی صبح:

آپ عید گاہ باب الازج میں وعظ فرمایا کرتے تھے اس میں شہر کے مشرقی حصہ میں سکونت پزیر لوگ شامل ہوتے تھے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔

منگل کی شب:

اس وقت حضور غوث پاک ﷫ بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عید گاہ میں وعظ فرماتے تھے جس میں شہر کے غربی حصہ میں رہنے والے اور دیگر سالکین و عارفین شامل ہوتے تھے۔

جمعہ کو قبل از جمعہ:

حضور غوث پاک ﷫ جمعہ کے دن قبل از جمعہ دار العلوم گیلانیہ میں وعظ فرماتے تھے اس میں عام و خاص، امیر و وزیر، خلیفہ وقت، سالکین، عارفین، اولیاء، قطب، ابدال، رجال الغیب، انبیاء، رسل، جنات، ارواح و ملائکہ اصحاب و اہل بیت رسول جسمی فداؤ روحی فدا بر محمد رسول اللہ ﷺ خود تشریف لاتے اور اپنے لاڈلے فرزند کا کلام سنتے تھے۔

مجلس کی کیفیت:

مجلس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوتا تھا۔ اس مقصد کے لیے ایک بہت ہی خوش الحان اور عمدہ قاری کا تعین کیا ہوا تھا جن کا اسم گرامی قاری ابو الفتح عبد اللہ ہاشمی تھا۔ قاری صاحب مذکور وعظ شروع ہونے سے پہلے قرآن الحکیم کے اس حصہ

کی تلاوت کرتے جس پر آپ نے کچھ فرمانا ہوتا تھا۔ جب آپ وعظ شروع فرما دیتے تو تمام محفل پر آپ کی ہیبت اور رعب چھا جاتا اور لوگ بالکل خاموش ہو جاتے۔ صدہا اہل علم اپنی کاپیوں پر رموز و اسرار لکھتے جاتے تھے لاتعداد لوگ وعظ شریف کے جذب و تاثیر سے بے خود ہو جاتے تھے شعر، محرر، چہار صد مجلس میں حاضر ہو کر لکھتے تھے۔

محرر چہار صد مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد غوث اعظم کا

آدابِ مجلس:

حاضرین مجلس کو آداب مجلس ملحوظ رکھنے کا حکم تھا اور ان کی پابندی ہر ایک فرد پر لازم تھی ان آداب میں سے چند ایک کی تفصیل اس طرح ہے:

1. حاضرین مجلس کو حکم تھا کہ منبر شریف سے دور ہٹ کر بیٹھیں اور منبر شریف کے نزدیک کافی جگہ انبیائے علیہم السلام، اولیاء اکرام ﷫، ارواح مبارکہ، ملائکہ، جنات اور دیگر خاصان خدا کے لیے خالی چھوڑ دیں۔
2. حاضرین کو تھوکنے کی اجازت نہ تھی، کیونکہ مجلس کے نزدیک ایسی مخلوق بیٹھی ہوتی تھی جو بظاہر نظر نہیں آتی تھی۔
3. سامعین کو ادھر ادھر چلنے پھرنے یا سرکنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ مجلس کے اندر بے شمار غیر مرئی مخلوق بیٹھی ہوتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ اگر کوئی بے خیالی میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ادھر ادھر زمین پر رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ اس جگہ کسی دوسرے شخص کی موجودگی کا احساس کرتا تھا۔
4. حاضرین کو آپس میں باتیں کرنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ سامع کی اس حرکت سے دوسرے حاضرین کو وعظ سننے میں دقت پیش آتی تھی۔
5. اسی طرح کسی شریک مجلس کو کھانسنے کا حکم نہ تھا کیونکہ اس طرح مجلس میں شور پیدا ہوتا تھا اور سامعین وعظ سننے میں دقت محسوس کرتے تھے۔

گویا کہ مجلس پاک حضرت غوث الثقلین، ذریعہ سعادت کونین و افتخار دارین تھی تو کاشف الاحرار ملک و ملکوت اور ناظر الانوار تقدس و جبروت بھی تھی اس مجمع علوم روحانی، مورد فیوض سبحانی سید عبد القادر الجیلانی شہباز لا مکانی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ بالکل جامد اور ساکن ہو کر سننا لازمی تھا اس لیے ہر طرف مکمل سکوت اور خاموشی طاری رہتی تھی۔ آپ کی مجلس پاک میں نہ کوئی شخص کھڑا ہوتا نہ کھانستا نہ تھوکتا تھا۔ سب حاضرین خاموش بیٹھ کر آپ کی تقریر دلپذیر سنتے رہتے تھے اور علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث مولف اور مصنف آپ کی محفل میں وجد کرتے کرتے بے ہوش ہو جاتے تھے۔

آواز مبارک:

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی محفل پاک میں اگرچہ بہت زیادہ ہجوم ہوتا تھا مگر آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک بیٹھے ہوئے لوگ سنتے تھے اتنی ہی دور بیٹھے ہوئے لوگ سن سکتے تھے یعنی دور و نزدیک کے سامعین یکساں طور پر بالکل صاف سنتے تھے۔

محفل پاک میں سرکار دو عالم ﷺ کی تشریف آوری

حضرت ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و غیرہٗ من الاولیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین فی مجلس الشیخ عبد القادر و رایت الملائکۃ علیہم السلام یحضرون طوائف و رایت رجال الغیب یتسابقون الی مجلسہ۔

ترجمہ: میں نے کئی مرتبہ جناب سرور کائنات فخر موجودات محمد المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ کی مجلس میں گروہ در گروہ حاضر ہوتے دیکھا ہے آپ کی مجلس میں حضور سید الیوم النشور رونق افروز ہوتے تو انبیاء ملائکہ اور رجال اس پاک محفل میں گروہ در

گروہ حاضر ہوتے تھے اور مجلس میں حاضری کے لیے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اہل تصوف کا بیان ہے کہ جس جگہ حضور ﷺ تشریف لے جائیں اس جگہ انبیاء ملائکہ ارواح مبارکہ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ ضرور آتے ہیں اس طرح وہ جگہ باعث برکت ہو جاتی ہے اور رحمت خداوندی کا اس جگہ پر ہمیشہ نزول ہوتا رہتا ہے۔ اس جگہ پر مانگی ہوئی دعائیں دربار خداوندی میں منظور ہوتی ہیں۔

مجلس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی تشریف آوری

حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جمیع اولیاء انبیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس حاضر می شدند و حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ برائے تربیت و تائید و تجلی می فرمودہ حضرت خضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف مے بود و از مشائخ عصر ہر کہ ملاقات می کرد وصیت مے نمود بملازمت مجلس شریف آدمی فرمود۔ **من اراد الفلاح فعلیہ بملازمۃ ہذا المجلس شریفۃ۔**

ترجمہ: آپ کی مجلس شریف میں کل اولیاء اللہ انبیاء اکرام علیہم السلام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے ساتھ جن اور ملائکہ تشریف فرماتے تھے اور حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ برائے تربیت اور تائید کے لیے جلوہ افروز ہوتے تھے اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے ملاقات فرماتے اس کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس شریف میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے تھے اور فرماتے کہ جس کو فلاح درکار ہو اسے مجلس شریف حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہونا چاہیے۔

حضرت علامہ شریف ابو عبد اللہ حسین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی محفل پاک میں حاضر ہوئے آپ کی مجلس شریف میں بے

شمار آدمی موجود تھے۔ حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بالکل سامنے بیٹھے تھے۔ انہیں اونگھ آ گئی۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین کو خاموش رہنے کا حکم دیا اور خود منبر سے اتر کر شیخ علی بن ہیتی کے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے اور اسے غور سے دیکھتے رہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نے میرے آقا و مولا سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد المصطفیٰ ﷺ کو خواب میں دیکھا؟ حضرت علی بن ہیتی نے عرض کیا کہ حضور آپ نے درست فرمایا ہے حضور غوث پاک نے حضرت علی بن ہیتی سے دریافت فرمایا کہ حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت علی بن ہیتی نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے آپ کی صحبت میں رہنے کا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ آپ کو جو حکم خواب میں دیا گیا ہے مجھے یہ حالت بیداری میں ملا ہے۔ سبحان اللہ!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اقرار:

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تصنیف قلائد الجواہر میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ بغداد شریف میں ایک تخت پر رونق افروز تھے کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ سوار تھے آپ کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے حضور رسول اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ

یا موسیٰ افی امتك رجلٌ هكذا۔

ترجمہ: اے موسیٰ علیہ السلام کیا آپ کی امت میں اس شان کا کوئی شخص ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ لا۔ یعنی کوئی نہیں۔ رسول اکرم ہادی معظم ﷺ نے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کمال محبت اور فخر سے خلعت پہنائی، شعر:

رسول اللہ نے خلعت پہنایا برسر مجلس
بجے کیوں نہ عالم میں پھر ڈنکا غوث اعظم کا

مجلس پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کی حاضری

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے منبر شریف پر جلوہ افروز تھے اور علوم کے معارف بیان فرما رہے تھے آپ اثنائے وعظ شریف اپنے منبر مبارک سے اٹھ کر چند قدم ہوا میں چلے گئے اور فرمایا:

یا اسرائیلی قف فاسمع کلام المحمدی۔

ترجمہ: یعنی اے اسرائیلی ٹھہر جاؤ اور محمدی کا کلام سنو۔

جب آپ منبر شریف پر دوبارہ آ گئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت کیا واقعہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں سے گذر رہے تھے اسے ٹھہر کو وعظ سننے کا حکم کیا ہے۔ کیونکہ آج کا وعظ علوم باطنی کے اسرار و معارف پر مبنی تھا جس کے حضرت خضر علیہ السلام بہت بڑے عالم اور ماہر تھے اور حضرت خضر علیہ السلام نے آج کا وعظ سنا ہے۔

مجلس میں رجال الغیب کی حاضری:

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف میں حافظ ابوزرعہ طاہر المدرسی کی روائت سے بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ منبر شریف پر جلوہ افروز تھے دوران وعظ حضور نے فرمایا کہ میرا کلام رجال الغیب سے ہوتا ہے جو کوہ قاف سے میری محفل میں شریک ہونے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، بعد میں آپ کے لخت جگر فرزند ارجمند قطب الاقاق حضرت سید تاج الدین عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے بے حد اصرار پر فرمایا کہ جب حضور سیدنا و مولانا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا اور میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو رجال الغیب صف بستہ کھڑے تھے اور ساری فضاء ایسے ہی لوگوں سے پر تھی یہ تمام لوگ اپنے سروں کو جھکا کر بڑے غور سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سن رہے تھے۔

حضرت سید محمد بن یحییٰ الحلبی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ قلائد الجواہر میں ایک مزید روائت حضرت شیخ ابو الغنائم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان فرمائی ہے یعنی حضرت سید ابو الغنائم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن وہ مغرب کے بعد دار العلوم گیلانیہ بغداد کی چھت پر بیٹھا تھا اور نزدیک ہی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کی جانب منہ کر کے ورد و وظائف میں مصروف تھے، اچانک ایک شخص ہوا میں اڑتا ہوا نیچے آیا اور وہ شخص سفید لباس پہنے ہوا تھا اور اس کے سر پر بہت ہی عمدہ عمامہ تھا اس شخص نے غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑے ادب و احترام سے سلام پیش کیا۔

حضرت ابو الغنائم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دست مبارک پکڑ کر ان کے حضور کھڑے ہو کر عرض پیش کی اور پوچھا کہ یا حضرت یہ کون تھے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رجال الغیب میں سے تھا جو ہمیشہ زمین پر ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں۔

مجلس پاک میں جنات کی حاضری:

حضرت ابونظر بن عمر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد سے روائت فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم عامل و کامل صوفی تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو وہ بہت دیر کے بعد حاضر ہوئے انہوں نے جنات سے دیر کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو جن نے عرض کیا کہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں حاضر تھے اور جب ہم حضور غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوں تو ہمیں نہ بلایا کریں۔

میرے والد محترم نے اس جن سے فرمایا کہ کیا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جنات بھی حاضری دیتے ہیں۔ جن نے عرض کیا یا حضرت! حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں انسان سے زیادہ تعداد میں جن حاضری دیتے اور جنات کی اکثر تعداد نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کر کے اسلام قبول کیا ہے۔

ایک صحابی جن سے ملاقات:

علامہ شہاب الدین احمد بن عماد الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف نظم الدور فی ہجرت خیر البشر میں سرور دو جہاں مالک کون و مکان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان حق بیان سے قرآن المجید و فرقان الحمید کو سن کر جنات کے ایک بہت بڑے گروہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے اس گروہ جنات میں سے ایک جن کی حضور غوث الصمدانی محبوب سبحانی قطب یزدانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

آسیب سے خلاصی:

حضرت علامہ ابو المعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف تذکرہ غوثیہ میں ایک روائت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ایک دن اصفہان کے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت میری بیوی کو آسیب ہے اور اسے بڑی کثرت سے دورے پڑتے ہیں سب عامل عاجز آچکے ہیں آپ نظر کرم فرمائیں تاکہ پریشانی دور ہو۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا تیری بیوی پر سراندیپ کے جن کا سایہ ہے اس کا نام فانس ہے۔

اگر تیری بیوی کو اب دورے کی شکائت ہو تو اس کو کہنا کہ اے فانس تمہیں سید عبد القادر بغداد والے نے حکم دیا ہے کہ سرکشی چھوڑ دے آج کے بعد اگر آئندہ آیا تو ہلاک کر دیا جائے گا وہ شخص دس برس کے بعد دوبارہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض پیش کی کہ یا حضرت آپ کے فرمان کے بعد میری بیوی کو پھر دورہ نہیں پڑا اور وہ تندرست ہے۔

بحر و بر شہر و قریٰ سہل و حزن دشت چمن
کون سی چک پہ پہنچا نہیں دعویٰ تیرا

اور علوم شریعت و طریقت کے بے شمار لاینحل مسائل جو انسانی عقل و دانش سے بالاتر تھے ان سب کو اس طرح حل فرمایا کہ آج تک یہی اصول و ضوابط ان کے بطور حجت موجود ہیں۔

کلام موجز المدام:

حضرت علامہ علی قاری ؒ اپنی مستند تصنیف نزہتہ الخاطر الفاطر میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالفرح بن شریف حسین ؒ بیت المقدس سے حضور غوث پاک ؒ کی زیارت کے لیے صرف ایک قدم چل کر بغداد شریف تشریف لائے اور حضور کے دیوان خانہ مین قیام پذیر ہوئے تاکہ وہ آپ کے ہاتھ پر توبہ کریں شیخ صدقہ نے دیکھا کہ آپ کا وعظ سننے کے لیے بہت دور سے اولیاء کبار اور مشائخ عظام آپ کے مدرسہ میں تشریف لائے ہین جب حضور غوث پاک ؒ اپنے منبر مبارک پر رونق افروز ہوئے اور ابھی باقاعدہ مجلس کا آغاز نہ ہوا تھا اور نہ ہی ابھی آپ نے تقریر کا آغاز فرمایا تھا کہ اہل مجلس پر وجد طاری ہو گیا لوگ دھاڑیں مار کر رونے لگے کچھ بے خود ہو کر زمین پر لوٹنے لگے بہت سے لوگوں نے کپڑے پھاڑ ڈالے غرض کہ ہر طرف ہو، حق کا شور برپا ہو گیا۔ تمام حاضرین مجلس پر جذب و عرفان کا غلبہ تھا۔

حضرت شیخ صدقہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ان کو کیا ہوا ہے ابھی تو آپ نے اپنی تقریر شروع بھی نہیں فرمائی۔ اس حال و احوال کا کیا مطلب ہے حضور غوث پاک ؒ نے فرمایا اے بھائی جو ایک قدم میں بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے اسے تائب ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ توبہ اس بات کی کرے کہ وہ آئندہ کبھی ہوا میں نہیں اڑے گا اسے بھی اللہ کی محبت کا راستہ سیکھنا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے لوگو!

۱. میری تلوار مشہور ہے یعنی میں ابن شاہ ذوالفقار ہوں۔
۲. میری کمان پر ہر وقت چلہ چڑھا رہتا ہے۔

۳. میرے تیروں کا نشانہ خالی نہیں جاتا۔
۴. میرا نیزا تیز اور سیدھا ہے۔
۵. میرا گھوڑا چابک و چوبند ہے۔
۶. میں اللہ تعالیٰ کی روشن شدہ آگ ہوں۔
۷. میں احوال سلب کر سکتا ہوں۔
۸. میں قاسم ولایت ہوں۔
۹. میں ایک بحر ناپید کنار ہوں۔
۱۰. میں اپنے آپ سے مادری گفتگو کرتا ہوں۔
۱۱. میں مرد خدا ہوں کہ مجھے اللہ نے اپنی نگاہ خاص میں رکھا ہے۔

دعوتِ فیض:

اے روزہ دارو اے شب بیدارو! اے پہاڑوں پر چڑھ کر عبادت کرنے والو اے غاروں میں بیٹھ کر چلہ کشی میں مصروف صوفیو! خدا کرے تمہارے صومعے زمین بوس ہو جائیں یہ رہبانیت سنت رسول کے خلاف ہے میرا حکم مانو جو اللہ کی طرف سے ہے کیونکہ میں زمین پر اللہ کی حجت ہوں میں وارث علوم النبی ﷺ ہوں اس لیے اے ابدال و اطفال میرے پاس آؤ اور اپنا حصہ وصول کرو۔

پیر یا شیخ الکل:

مجھے اللہ کی قسم میرے سامنے لوح محفوظ ہے میں بد بخت کو نیک بخت بنا سکتا ہوں میں دریائے علوم الٰہی کا غواص ہوں۔ میرا مشاہدہ ہی محبت الٰہی ہے میں نائب رسول ہوں، مجھے دوسروں پر قیاس نہ کرو اے مشرق والو! اے معرب والو! اے آسمان والو! اے زمین والو! میں وہ چیز جانتا ہوں جو کوئی دوسرا نہیں جانتا ہے اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تم کو ان چیزوں کی خبر دیتا جو تم کھاتے اور پیتے ہو جو

تمہارے دلوں میں ہے۔

انسانوں، جنوں اور فرشتوں کے پیر ہوتے ہیں مگر میں ان سب کا پیر ہوں۔

اطاعت خداوندی:

میں ہر کام اللہ کے حکم سے کرتا ہوں میں اس وقت تک نہ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ بولتا ہوں اور نہ لباس پہنتا ہوں جب تک مجھے اللہ تعالیٰ علم نہیں دیتا جب تک مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میرا یہ فعل اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف نہیں ہے اس لیے اے لوگو میرے پاس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت حاصل کرو۔

قطب کون ہوتا ہے:

حضرت ابو رضا محمد بن البغدادی ؒ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ وہ کسی صاحب کمال سے قطب کی تعریف یعنی اس کی صفات کمالات دریافت کریں۔ ایک دفعہ جامع مسجد اصافہ میں شیخ احمد بن سعید ؒ شیخ ابوسعید قیلوی ؒ اور حضرت شیخ علی بن ہیتی ؒ بیٹھے تھے میں نے حضرت شیخ ابوسعید سے دریافت کیا کہ یا حضرت قطب کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ قطب کون ہوتا ہے۔ حضرت شیخ ابوسعید قیلوی جو خود اولیاء کبار میں سے تھے نے فرمایا کہ قطب وہ شخص ہوتا ہے جس پر زمانے کی ولائت ختم ہو۔ ولائت کے تمام لوازمات اس کے زیر تصرف ہوتے ہیں تمام کائنات کا انتظام و انصرام روحانی اس کے ذمہ ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ فی زمانہ قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی ؒ۔ یہ بات سنتے ہی میں حضرت غوث پاک ؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی زبان حق بیان سے قطب کی تعریف سننے کی خواہش میرے دل و دماغ میں تھی آپ کی مجلس پاک میں بیٹھ گیا تو آپ پر بذریعہ کشف میرے دل کی بات واضح ہو گئی۔

آپ نے فرمایا کہ قطب وہ ہوتا ہے جو ولی اللہ حقیقت کے ہر ملک میں مکین ہو ولائت کے ہر درجہ پر متوطن ہو اور عنایت کے ہر مقام پر قدم راسخ رکھے جو مشاہدہ کی ہر منزل پر مشرف خوشگوار ہو جو حضوری کے ہر مقام کی سیر کرتا ہو اور کائنات کے ہر ملک و ملکوت کا کشف رکھے اور جس کی عالم غیب و شہادت پر نگاہ راز دار ہو جس کی وجود کے ہر مظہر پر مشارکت ہو اس کا اللہ کے ہر امر میں باطنی تعلق ہو اور ہر نور میں داخل ہو اور ہر موقف کا واقف ہو۔

شائقین کی ہر خواہش کی غائت تک پہنچے واصلین کی انتہائی منزل کے انجام کا مالک ہو اس نے ہر بزرگ کی منزل کو طے کیا ہو۔ ہر مرتبہ اس کے زیر پا ہو نوائے قدرت کا حامل ہو اور سیف قدرت کا مشاق ہو اور واصلین کا بادشاہ ہو اور کائنات کے والی بنانے اور معزول کرنے کی طاقت اور اختیار رکھتا ہو اس کا ہم نشین بد بخت نہیں ہو سکتا اس کا محب اس کی نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتا اس کا مقصد بلند ترین ہوتا ہے اس کا رتبہ ہر رتبہ سے بڑا ہوتا ہے اس کا وجود اس کے وجود سے اتم نہیں ہوتا اس کا شہود سب کے شہود سے روشن ہوتا ہے وہ شریعت کا بہت بڑا عالم ہوتا ہے وہ کائن بھی ہوتا ہے اور بائن بھی ہوتا ہے۔ وہ متصل بھی ہوتا ہے اور منفصل ارض و سما بھی ہوتا ہے ایک قطب کے لیے زمینی اور آسمانی فاصلے مٹ جاتے ہیں اس لے ایک قطب قدسی غیبی واسطہ اور خالصہ بھی ہوتا ہے جہاں تمام انسانوں کی حد ہوتی ہے اس کی وہاں پر نگاہ ہوتی ہے اس کا نافع ہونا وصف ہوتا ہے اور قطب مکلف ہوتا ہے۔

و ولانی علی الاقطاب جمعاً
فحکمی نافذٌ فی کل حالی

ترجمہ: مجھے خدا نے تمام اقطاب کا مختار بنایا اور میرا حکم ہر حال میں جاری ہے۔

برادرِ اعلیٰ حضرت بریلوی حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم کا
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اسی کا تو ہے لاڈلا غوث اعظم

✿✿✿

باب نمبر ۱۶:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علی من احسن الخلائق و افضل البشر و شافع الامت الحشر و النشر و السلام علیٰ آلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ وبارک وسلم علیہ۔

حضور غوث الاعظم کی اخلاقی خصوصیات

تمام علماء و محققین و مورخین بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بڑے رقیق القلب، خلیق، بلند مرتبہ، باحوصلہ، شیریں سخن، خدا ترس، رحم دل، سخی، مہمان نواز، بامروت، غریب پرور، پابند قول و اقرار تھے۔ آپ کی ذات اقدس مجمع فیض و برکات و صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی حامل تھی۔

مہمان نوازی:

حضرت محمد بن یحییٰ جلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف قلائد الجواہر میں حضرت شیخ عبد اللہ بن الجبائی کی روائت سے حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب، سید السادات منبع البرکات غوث الغیاث عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک مہمانوں کو کھانا کھلانا سب نفلی عبادتوں سے افضل و اکمل ہے۔

سخاوت:

حضرت حافظ ابو سعید عبد الکریم مفتی عراق نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ

نے فرمایا کہ میرے پاس دولت نہیں ٹھہرتی۔ اگر میرے پاس ۷۰ خزانے ہوں تو میں شام تک ان کو غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ مفتی صاحب مذکور نے مزید بیان کیا ہے کہ آپ کے در دولت سے کبھی کوئی سائل خالی نہ جاتا۔ اگر آپ کے پاس نقد نہ ہوتا تو اپنے تن پر سے کپڑے اتار کر دے دیتے تھے۔

غریب پروری:

حضرت سید السادات قطب الآفاق عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند دلبند بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ حج بیت اللہ شریف ادا کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جا رہے تھے اور میں بھی حضور کے ہمراہ تھا موضع حلہ کے نزدیک شام ہو گئی۔ آپ نے اپنے خدام کو ارشاد فرمایا کہ اس بستی میں سب سے زیادہ مفلس گھر تلاش کیا جائے آپ کے خدام نے ایک مفلوک الحال اور نادار گھرانہ تلاش کیا جس میں ایک ضعیف مرد اس کی بیمار بیوی اور ایک بیٹی رہتے تھے۔ آپ نے ان کے ہاں شب بسر فرمائی اور صبح کو آپ کے مریدوں عقیدت مندوں اور صاحب دولت احباب نے آپ کی خدمت میں بے شمار تحائف اور نذرانے پیش کیے جو آپ نے اپنے میزبان کو عطاء فرما دیئے۔ اس طرح وہ غریب اور نادار گھرانہ متمول ہو گیا۔

رحم دلی:

حضرت شیخ محمد بن یوسف الاشبلی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں ایک غریب شخص بڑی غم ناک حالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور ملاح نے مجھے اپنی بیڑی سے اتار دیا ہے کچھ عنائت فرمائیں تا کہ میں دریا سے پار اپنے بچوں کے پاس جا سکوں۔ دریں اثناء آپ کے عقیدت مند نے آپ کی خدمت عالیہ میں ۳۰ دینار کی تھیلی پیش کی، آپ نے وہ تھیلی سائل کو دے دی اور فرمایا کہ لو اس میں سے ملاح کو کرایہ ادا کر دینا اور اسے میری طرف سے پیغام دینا کہ لوگوں کو تنگ نہ کرے۔

درگذر و معاف کر دینا:

اپنے ماتحت اور کم درجہ لوگوں کو ان کی غلطیوں اور نقصانات پر درگذر سے کام لے کر ان کو معاف کر دینا بہت ہی بلند اخلاق اور اعلیٰ ظرفی کا کام ہے۔ حضرت شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ کی روائت صاحب بہجۃ الاسرار نے نقل فرمائی ہے کہ ایک دفعہ آپ کے خادم سے ایک بیش قیمت چینی ساخت کا آئینہ اس کی لاپرواہی سے گر کر ٹوٹ گیا۔ وہ خادم آپ کی بارگاہ میں غم ناک اور سہمی ہوئی حالت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا کہو کیا بات ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ یا حضرت! از قضاء آئینہ چینی شکست۔ اس پر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فی البدیہ ارشاد فرمایا۔ خوب شد اسباب خود بینی شکست اور بہت خوش ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ بیٹا کوئی بات نہیں تم فکر مت کرو۔

حسن خلق:

حضرت علامہ عبد القادر الالبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند پایہ تصنیف نزہۃ الخاطر میں بہت سے علماء و مورخین کے حوالے سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ مہمانوں کو کھانا کھلانا ایک بہت ہی بڑا انسانی وصف ہے۔ اللہ کے نزدیک اس کا بہت بڑا اجر ہے۔ مگر لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا اس سے بھی بڑا انسانی وصف ہے اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔ صرف مسکراہٹ بھرے چہرہ کے ساتھ اپنے مہمان یا ملنے والے کو خوش آمدید یا السلام وعلیکم کے جواب میں وعلیکم السلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے حکیم لقمان کا قول ہے کہ مسکراہٹ اور خندہ پیشانی ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر میدان میں فتح اور کامرانی سے ہم کنار کرتا ہے مگر حضور غوث پاک اپنے اہل خانہ و دوست احباب کو حسن خلق کی تعلیم دیا کرتے تھے کیونکہ یہ ہمارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

بے باک تنقید:

ایک دفعہ خلیفہ المقتفی بامر اللہ نے ابو الوفاء یحییٰ بن سعید کو عہدۂ قضاء پر مامور کر دیا جو نہایت ہی سنگ دل اور ظالم شخص تھا آپ نے اپنے وعظ کے دوران خلیفہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ المقتفی تم نے ایک ظالم کو قضاء کے منصب پر مامور کیا ہے۔ اس کے ظلم میں تم بھی شریک ہو سکتے ہو مگر یاد رکھو جب کل کو دربارِ خداوندی میں تم سے ان تمام باتوں کا حساب لیا جائے گا تم قاضی کے ظلم کا کیا جواب دے سکو گے یہ ارشاد سن کر خلیفہ کانپ اٹھا اور الوفاء یحییٰ کو فی الفور موقوف کر دیا۔

مفلوج تندرست ہو گیا:

علامہ حضرت ابوالحسن نور الدین علی الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ ابو الحسن القرشی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت سے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ چند بد عقیدہ لوگ آپ کی خدمت اقدس میں دو بند ٹوکرے لائے اور عرض پیش کی کہ یا حضرت آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ غوث الثقلین ہیں۔ اگر آپ اپنے دعویٰ مین سچے ہیں تو فرمایئے کہ ان ٹوکروں میں کیا ہے۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس میں تندرست لڑکا ہے جب اسے کھولا گیا تو اس میں سے تندرست لڑکا برآمد ہوا پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اس میں مفلوج لڑکا ہے جب اس میں دیکھا گیا تو مفلوج لڑکا برآمد ہوا اس پر وہ لوگ بہت پریشان ہوئے کیونکہ انہوں نے دونوں ٹوکروں میں اس سے الٹ بچے ڈالے تھے یعنی آپ کی کرامت سے بیمار بچہ تندرست اور تندرست بچہ بیمار ہو گیا تھا انہوں نے اپنے عقیدہ سے توبہ کر کے معافی مانگی تو آپ نے از راہ رحم و کرم دعا کر کے بیمار بچہ کو بھی تندرست کر دیا۔

لاعلاج مریضوں کا شفا خانہ:

حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت اکثر مولفین نے تالیف شدہ کتب و

رسائل میں بیان کی ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

سیبرء الاعمی والابرص ویحی الموتیٰ باذن اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد اندھوں، برص کے مریضوں اور مردوں کو تندرست کر دیتے تھے۔

آپ کے ہاتھ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے شفا دی ہوئی تھی۔ آپ جس کے بدن پر اپنا ہاتھ پھیرتے اس کی ہر قسم کی بیماری یا علت دور ہو جاتی اور بیمار تندرست و توانا ہو جاتا یعنی آپ کی دعا اور ہاتھ پھیرنے سے خلیفہ المستنجد باللہ کا رشتہ دار مرض استقاء سے صحت یاب ہو گیا اور حضرت ابو المعالی بغدادی کے لڑکے کا کہنہ بخار جاتا رہا حضرت ابوالحفص بن صالح بغدادی کی اونٹنی تندرست اور توانا ہو گئی۔ سبحان اللہ!

غوث الاعظم:

حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تالیف تحفہ قادریہ میں حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روائت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ

ھٰذہ الباب العالی قبلۃ الحاجات و ملجاء النجات۔ فانا التجی الیہ واطلب والدا ذکراً۔

ترجمہ: یہ عالی دربار! قبلۂ حاجات اور ملجاء نجات ہے۔ پس میں اس بارگاہ میں ایک لڑکا طلب کرنے کی التجاء کرتا ہوں۔

تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ

طلبت من اللہ ان یعطیک ما تریدہ۔

ترجمہ: میں نے اللہ الکریم کی بارگاہ رحمت میں دعا کی ہے کہ وہ اپنی رحمت خاص سے وہ چیز دے گا۔

مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص ایک نومولود لڑکی کو ساتھ لے کر دوبارہ بارگاہ غوثیت میں آیا کہ یا حضرت! غلام نے لڑکا عنائت فرمانے کی التجا کی تھی، مگر یہ تو لڑکی ہے، یعنی

كلامنا على والد ذكرا و هذه بنت

تو حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا!

لفها و ادها الى البيت و ترى ما يظهر من وراء استار الغيب۔

ترجمہ: اس کو لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور پردۂ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھو۔

مرید صادق الیقین تھا۔ حسب ارشاد جب اسے لے کر اپنے گھر آیا تو وہ لڑکی ایک لڑکا بن گئی تھی۔ ع

اللہ اللہ چہ قادر یست بہ بین

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی تالیف ''جمال الاولیاء'' میں اپنی ولادت بھی اولیاء اللہ کی دعا کی برکت کا طفیل بیان کرتے ہیں۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اولیاء اللہ کی توجہ سے دنیاوی و دنیوی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

مصائب اور مشکلات سے نجات:

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی اپنی مشہور و معروف تالیف اخبار الاخیار مین حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

حضرت محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف قلائد الجواہر میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

من استغاثه بى فى كربته كشفت عنه من نادى باسمى فى شدة فرجت عنه و من توسل الى الله فى حاجته قضيت حاجته۔

ترجمہ: جو کوئی مصیبت میں مجھے پکارے یا مجھ سے فریاد کرے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ کریم اس کی حاجت کو پورا کرے گا۔

ڈاکوؤں سے رہائی:

حضرت دار الشکوہ رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیاء میں حضرت ابو محمد عبد الحق الحریمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روائت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں رونق افروز تھے کہ اچانک آپ نے وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل ادا فرمائی اور اپنی کھڑائیں ہوا میں بڑے زور سے پھینک دیں۔ آپ غصہ میں تھے کسی کو آپ سے کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

کچھ دنوں کے بعد ایک قافلہ آیا اور اہل قافلہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں نذرانہ لے کر پیش ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت ہم نے ڈاکوؤں سے رہائی پانے کے لیے حضور والا کو مدد کے لے پکارا تھا۔ اچانک فضاء میں ایک بہت ہی گونج دار آوازیں سنائی دیں۔ اور آناً فاناً ڈاکوؤں کے سردار مر گئے۔ دوسرے ڈاکو ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مردہ ڈاکوؤں کے نزدیک ہی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کھڑاؤں پڑی تھیں اور ہم ان سے آزاد ہو کر بغداد پہنچ گئے ہیں۔ **سبحان اللہ و بحمدہ العظیم۔**

اسیروں کے مشکل کشاء غوث الاعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث الاعظم

روایت ہے کہ حضرت سید حسن بدر الدین مثانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کے پروہت اچل اور نچل کی پٹائی اپنی کھڑاؤں سے کی تھی۔

عورت کی فریاد رسی:

علامہ حضرت عبد القادر الاربلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف تفریح الخاطر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت جو کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مرید تھی ایک دن وہ باہر جنگل میں کسی حاجت کے لیے گئی۔ تو اسے ایک مرد نے پکڑ لیا۔ وہ اس کی عصمت لوٹ لینا چاہتا تھا کہ اس نے بارگاہِ غوثیہ میں یوں استغاثہ کیا۔

الغیاث یا غوث الاعظم الغیاث
الغیاث یا غوث الثقلین الغیاث
الغیاث یا شیخ محی الدین الغیاث
الغیاث یا سیدی یا عبد القادر الغیاث

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ نے اپنی کھڑاؤں کو اس طرف پھینکا وہ کھڑائیں اس فاسق کے سر پر پڑنی شروع ہوئیں حتیٰ کہ وہ مر گیا وہ عورت آپ کے نعلین مبارک لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور سارا قصہ کہہ سنایا۔

یا غوث اعظم بمن بے سر و سامان مددے
قبلۂ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

✿✿✿

باب نمبر ۱۷:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک واولیائک یا خیر خلق اللہ۔

عظمت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

قطب الاقطاب فرد الاحباب، غوث الاعظم و دستگیر، شیخ شیوخ العالم، غوث الثقلین، امام الطائفین، راہنماء السالکین راہبر الطالبین محی الملت والدین، سید السادات، منبع الحسنات والبرکات، ابو محمد عبد القادر الحسنی و الحسینی الجیلانی شہباز لامکانی، محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ بزرگی اور شرف کے مالک تھے۔

رسول اکرم ہادی معظم ﷺ اور اہل بیت اطہار، صحابۂ رسول کے بعد جو فضیلت و رفعت شان حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عطاء فرمائی ہے امت رسول میں سے کسی ولی اللہ کو نصیب نہیں ہوئی ہے۔

آپ کی شان و عظمت و بزرگی کو آپ کے معاصرین اولیاء، صوفیاء اور فقہاء اور مشائخ نے اگرچہ بڑے اچھے انداز و الفاظ میں بیان کیا ہے مگر حقیقت میں یہ بیان شدہ خصائل و فضائل حضور کی ارفع اور اعلیٰ شان کے اعتبار سے سمندر کے بے کراں ذخیرہ آب کے سامنے ایک قطرۂ شبنم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والائے صفات کا کماحقہ احاطہ کرنا انسانی عقل و شعور کے ادراک سے بالاتر ہے صرف ولی را ولی شناخت کے

معقولہ کے تحت حضور کے کچھ معاصرین اولیاء اللہ اور مشائخ کے اقوال زریں بطور تبرک پیش کیے جاتے ہیں۔

ان اللہ والوں نے حضور کی ارفع اور اعلیٰ شان کو بذریعہ مشاہدہ بیان کیا ہے مگر یہ مشاہدہ کمال تصور نہیں ہو سکتا کیونکہ صوفیاء کے مشاہدہ کے تحت آپ کا جمال و کمال نئے نئے رنگ و روپ اختیار کرتا ہے۔

ہر لحظہ جمال خود نوع دگر آرائی
شعور دگر انگیز و شوق دگر آرائی

اس مضمون کو حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان کیا ہے:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

حضرت حافظ زین الدین غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ زین الدین رجب غزالی رحمۃ اللہ علیہ مشہور و معروف اولیاء اللہ میں سے ہیں وہ اپنی تالیف طبقات شریف میں فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے شیخ العصر تھے ان کے حسب و نسب سے ہر کوئی واقف تھا آپ حبیٔ پاک صاحب لولاک ﷺ کی آل اطہار کی نورانی شاخ کی خوش رنگ اور خوش بودار پھول اور کلی ہیں۔ صلوٰۃ وسلام ہو ان پر۔ یعنی آپ

شیخ العصر وعلامۃ الحسین وقدوۃ العارفین وسلطان المشائخ و سید السادات محی الدین و الملت ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح بن عبد اللہ الجیلی رضی اللہ عنہ ظهر للناس وحصل له۔۔۔۔

ترجمہ: شیخ زمان علامہ دوراں پیشوائے خدا شناساں، بادشاہ پیراں،

حقیقت سردار صاحبان، طریقت سیدوں کے سید دین وملت کی جان سید محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی بن سید ابو صالح بن سید عبد اللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی ہدائت کے لیے ظاہر ہوئے لوگ آپ کو پورا پورا ماننے لگے اہل سنت کو آپ کی ذات سے تائید حاصل ہوئی اور اہل بدعت و ہوا پسپا ہوئے آپ کے احوال و اقوال و کرامات و مکاشفات کی شہرت ہوئی اور ہر طرف سے فتاوٰی آپ کے پاس آنے لگے۔ اللہ اکبر!

حضرت تاج العارفین حضرت ابو الوفاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی ابن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ روائت فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابو الوفاء رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں وعظ فرما رہے تھے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کی مجلس میں تشریف لے آئے اس وقت آپ نوجوان تھے اور بغداد میں ابھی اجنبی تھے۔ حضرت ابو الوفاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سلسلہ کلام روکتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! اس نوجوان کو مجلس سے باہر نکال دو۔ سامعین نے آپ کو باہر نکال دیا تو حضرت ابو الوفاء نے دوبارہ اپنا وعظ شروع کیا مگر حضرت عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ مجلس میں تشریف لے آئے تو حضرت ابو الوفاء رحمۃ اللہ علیہ نے منبر سے اتر کر آپ کو گلے لگا لیا اور تمام حاضرین کو حکم دیا کہ اے لوگو! اس ولی اللہ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ میں نے انہیں ان کی اہانت کے لیے نہیں بلکہ ان کی اہمیت کو واضح کرنے کے لے مجلس سے باہر بھجوایا تھا۔ پھر آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم ہے میں ان کے سینہ مبارک سے نور کی ایسی کرنیں پھوٹتی ہوئی دیکھ رہا ہوں جس سے مشرق و مغرب روشن ہو رہے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش کھڑے رہے پھر فرمایا یا حضرت عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ یہ وقت ہمارا ہے اور عنقریب ہی آپ کا وقت شروع ہونے والا ہے۔ یا عبد القادر ہر چہچہانے والا پرندہ کچھ عرصہ بعد خاموش ہو جاتا ہے مگر آپ کا پرندہ قیامت

تک چہچہاتا رہے گا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا مصلّٰی عصاء تسبیح اور پیالہ آپ کو دے دیا حاضرین نے کہا کہ آپ ان کی بیعت بھی لے لیں ابوالوفاء ؒ نے فرمایا کہ ان کا خرقہ قاضی ابوسعید کے پاس ہے۔ وہی ان کو اپنی بیعت کر کے ان کو خرقہ دیں گے۔

شیخ حضرت مر بزاز ؒ فرماتے ہیں یہ تسبیح سید عبدالقادر ؒ کے پاس آخری وقت تک رہی تھی۔ حضور غوث پاک ؒ کے وصال کے بعد یہ تسبیح حضرت علی الہیتی ؒ کو مل گئی تھی حضرت شیخ ابوالوفاء بڑی اعلیٰ شان کے حامل ولی اللہ تھے ان کے خادموں میں چالیس خادم صاحب حال بزرگ تھے۔ مگر حضرت ابوالوفائ ؒ نے حضور غوث پاک ؒ سے عرض کیا کہ یا حضرت جب آپ کا زمانہ آئے گا تو اس وقت میرے بڑھاپے کو یاد کرنا اور اپنی سفید داڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث ؒ
وہ کچھ بھی ہے ترا سائل ہے یا غوث ؒ

فرمان حضور غوث پاک ؒ

حضرت ابوالوفاء ؒ کی رفعت شان حضور غوث پاک ؒ نے ایک مرتبہ اپنے ارشاد میں اس طرح فرمائی کہ ابوالوفاء کو جو قربت اللہ تبارک کے ساتھ حاصل ہے وہ کروبیاں کو بھی نہیں ہے۔

حضرت ابوالوفاء کے کلام کا نمونہ

اصل کلام عربی میں ہے صرف ترجمہ پیش ہے تاکہ اختصار برقرار رہے۔

1. جسے نگاہ کیمیا اثر کشتہ بنا دے اور سماع جزاء سے بے قرار کر دے وہ شوق کے بیابانوں کی پرخار وادیاں طے کر جائے گا اور حوادث زمانہ اس کے سامنے پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔
2. ذکر حقیقت کے شہود اور خلیقت کے جمود کا دوسرا نام ہے ذکر ایسا ہونا چاہیے

جو تجھے تیرے وجود سے بے نیاز کر دے اور مقام شہود پر لا کر کھڑا کر دے اجسام قسمیں ہیں نفوس پیالے اور ارواح تختیاں ہیں وجد ایک انکارہ ہے جو بھڑک کر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

سرور امت سرور بود آں شہ جیلانی ؒ
تعالیٰ اللہ چہاء قدرت خدائش دادار زانی

حضرت ابومدین مغربی ؒ

حضرت شیخ ابومدین مغربی ؒ حضور غوث پاک ؒ کے معاصرین میں شامل ہیں۔ اپنے وقت کے اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے حلقہ میں بے شمار سالکین عارف باللہ تھے۔

حضرت شیخ ابومدین ؒ کا مشاہدہ:

روائت ہے کہ ایک دن حضرت شیخ ابومدین مغربی ؒ اپنے مریدین کے حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنی گردن کو انتہائی نیچے کر کے کہا:

اللھم انی اشھدك واشھد ملائکتك انی سمعت واطعت۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔

جب آپ کے مریدین نے آپ سے یہ الفاظ کہنے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی نے بغداد شریف میں **قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ**۔ فرمایا ہے جس کی اطاعت ہر ولی اللہ پر واجب ہے کیونکہ ان کا یہ حکم منجانب اللہ ہے۔

حضرت شیخ جلیل ابوصالح مغربی کا مشاہدہ:

حضرت شیخ ابوصالح ؒ کو حضرت ابومدین ؒ نے حضور غوث پاک ؒ

کی خدمت میں فقر سیکھنے کے لیے روانہ فرمایا۔ حضرت شیخ ابو صالح بغداد میں جا کر حضور
غوث پاک کی خدمت میں یک صد وبیس یوم تک چلہ کشی میں مصروف رہے آپ کو
ایک دن حضور غوث پاک نے قبلہ کی جانب دیکھنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے نظر اٹھا کر
دیکھا تو اسے حضرت ابو مدین نظر آئے آپ نے فرمایا کہ آپ شیخ کے پاس جانا چاہتے
ہیں یا یہاں قیام کرو گے میں نے عرض کیا کہ یا حضرت میں شیخ ابو مدین کے پاس جانا
چاہتا ہوں آپ نے استفسار فرمایا کہ ایک قدم میں جاؤ گے یا جس طرح آئے تھے۔
شیخ ابو صالح حضور غوث پاک کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے بہت ہی خوفزدہ ہو گئے۔
بڑے ادب و احترام سے عرض کیا کہ یا حضرت میں جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس
جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اچھی بات ہے مزید فرمایا کہ بیٹے جب تک تم توحید کی
سیڑھی پر نہ چڑھو گے فقر حاصل نہ کرسکو گے کیونکہ فقر کی سیڑھی توحید ہے۔ بیٹا خوب یاد
رکھو کہ توحید ہر قسم کی سیاہی اور ناپاکی کو جسد انسانی سے محو کر کے اس میں نورِ ایمانی پیدا
کر کے اس میں وسعت نظر پیدا کر دیتی ہے۔

شیخ ابو صالح مغربی نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے اس راہ میں حضور کی مدد
اور اعانت درکار ہے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر ابو صالح کو دیکھا تو ابو صالح
کا دل خواہشات اور تفکرات دنیاوی سے بالکل صاف ہو گیا اور اس کے روح و قلب کی
تمام کثافتیں یک دم دور ہو گئیں اور وہ اپنے نورِ ایمانی سے ظاہر اور باطن کی ہر چیز کا
مشاہدہ کرنے لگا۔

حضرت شیخ ابو صالح مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑھ کر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں
مبارک کو بوسہ دیا اور حضرت ابو مدین مغربی کے مشاہدہ کی تصدیق کر دی۔ سبحان اللہ!

جس کی منبر بنیں گردنیں اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شیخ الشیوخ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جید عالم دین اور بلند پایۂ ولی اللہ تھے حضور
غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے تصوف اور علوم ظاہری حاصل کیے تھے اس لیے حضرت
شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ میں نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر دو جھنڈے دیکھے ہیں جو
زمین سے لے کر ملکوت الاعلیٰ تک پہنچتے ہیں افق اعلیٰ پر میں نے ان کی دھوم سنی ہے۔

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب قلائد الجواہر
میں حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور شان اقدس کے سلسلہ میں
ایک قول نقل فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔ سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ سید
العارفین ہیں۔ آپ کا عدل و انصاف مشرق سے مغرب تک پہنچے گا۔ آپ کے قدم
مبارک کے نیچے تمام اولیاء اللہ گردنیں بچھائیں گے آپ کا درجہ بہت بلند و بالا ہو گا۔
آپ اپنے زمانے میں سب پر فائق اور ممتاز ہوں گے۔

حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ یوسف بن حضرت ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہمدان کے صوفیائے کبار
میں شمار ہوتے ہیں۔ شیخ ابو علی فارسدی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ حنفی المذہب تھے۔ حضرت
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے محب اور عقیدت مند تھے۔ آپ قطب زمانہ تھے۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت شیخ یوسف بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ہمدان سے بغداد تشریف لائے
حضور غوث پاک اس وقت ابھی نوعمر تھے۔ آپ حضرت یوسف ہمدانی کو ملنے کے لیے
ان کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت یوسف ہمدانی ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو

گئے۔ پھر ادب و احترام سے اپنے پاس بٹھا کر حضور کے حالات معلوم کر کے مشکلات کا حل تجویز فرمایا آپ نے بے شمار اسرار و رموز بیان فرمائے ان میں سے چند ایک کا ذکر برائے استفادہ قارئین حضرات پیش ہے۔

سماع:

حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع حق تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ سالک کو اس کے معبود کی طرف لے کر جانے کی ترغیب دیتا ہے اور غیب کے ظواہر و شواہد میں سے ہے۔ سماع روح کی غذا ہے اور جسم کی دوا ہے اس سے فتح کے مبادی اور فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سماع حجابات کو دور کر کے اسرار و رموز کو افشاء کرتا ہے۔ سماع ایک ایسی بجلی ہے۔ جس کی چمک میں حسن ہے جو روح اور قلب کو جلا بخشتا ہے۔ اہل دل ہوا کی سرسراہٹ، قطرے کی حرکت، درخت کے سناٹے بلکہ ہر ناطق کے نطق سے بھی لذت سماع لیتے ہیں۔ سالک سماع سن کر فکر و تدبر کی شکل اختیار کر کے واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یا عبد القادر وعظ کہا کرو۔ حضور غوث پاک نے فرمایا یا شیخ میں ایک نو عمر عجمی ہوں علمائے بغداد کے سامنے میری گفتگو کیا معنیٰ رکھتی ہے حضرت یوسف نے فرمایا اے عبد القادر آپ فقہ، اصول، نحو، تفسیر اور حدیث اچھی طرح پڑھ چکے ہیں۔ بس اب منبر پر بیٹھیے اور وعظ کہیے مجھے آپ کے جسم سے ایک خاص قسم کی خوشبو آ رہی ہے جو اپنی مہک سے روئے زمین کو معطر کر دے گی۔ آپ کے سینے میں ایک ایسا نور جگ مگ جگ مگ کر رہا ہے جو اپنی ضوفشانی سے جہان عالم کی تاریکیوں کو دور کر کے ہر سمت اجالا ہی اجالا کر دے گا اور سالکین اپنی اپنی منزلوں کی طرف بے خوف و خطر رواں دواں رہیں گے۔ شیخ یوسف کہا کرتے تھے

کہ سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا دست راست شریعت مطہرہ ہے اور دست چپ حقیقت الٰہیہ ہے جس سے ان کا جی چاہے چلو بھر لے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اس زمانے میں کوئی ثانی نہیں ہے۔

حضرت شیخ یوسف ہمدانی کا جلال:

حضرت شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب جلال ولی اللہ تھے ایک دفعہ آپ کسی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اس مجلس میں سے ایک شخص دوران وعظ بول اٹھا کہ حضرت آپ کیا ہی بے عقلی کی باتیں کر رہے ہیں نعوذ باللہ۔

آپ کو بہت غصہ آ گیا آپ نے فرمایا اے جاہل خاموش ہو جا۔ خدا کرے تم مر جاؤ۔ وہ بدعقیدہ اور بے ادب و بے نصیب اسی وقت اور اسی جگہ مر گیا۔ استغفر اللہ! خدا ہم کو ہدائت فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

حضرت سید پیر وارث شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اکتساب علم ظاہری اور باطنی حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے تھے۔ بعدہٗ پاک پتن شریف سے واپسی پر حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے خاندان میں بیعت کر کے درجہ کمال پر پہنچے۔ پاک پتن شریف سے واپسی پر ٹھٹھہ جاہد سے گذر ہوا تو اس قصبہ سے باہر ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ یہ مسجد اور اس کا پرسکون ماحول شاہ صاحب کو بہت پسند آیا۔ چنانچہ شاہ صاحب وہاں پر مقیم ہو گئے اور قصہ ہیر لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ ایک عرصہ کے بعد جب کتاب مکمل ہوئی تو اس انمول تالیف کو لے کر اپنے مرشد سید غلام مرتضیٰ قصوری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے ہیر سن کر پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا ''وارثا توں منج دی رسی وچ موتی پرو چھڈے نیں۔ شاباش! پیر وارث شاہ نے بہت سی دیگر کتب بھی تصنیف

فرمائی ہیں۔ آپ نے پیر دستگیر کی مدح میں یہ کلام لکھا۔

مدح پیر دی حب دے نال کریئے جیندے خاداں دے وچ پیریاں نے
جیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھر میں تنہا ندے پیریاں تے میریاں نے

روز حشر دے پیر دے طالباں نوں ہتھیں ہجرے ملن گیاں چیریاں نے
باجھ ایس جناب دے پاہن نائیں لکھ ڈھونڈدے پھرن فقیریاں نے

لگے پھل توحید دے ڈالیاں تے بھریاں میویاں دے وچ شیریاں نے
تازہ باغ کیتا دین نبی سندا لائیاں مالیاں وانگ پنیریاں نے

❀❀❀

باب نمبر ۱۸:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ علیٰ ما مضیٰ۔ والحمد للہ علیٰ ما بقی۔ والصلوٰۃ و
السلام علیٰ سیدنا محمد خیر الوری۔ وآلہ واصحابہ التقی
وبارک وسلم۔

مقامِ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین علامہ حضرت علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مستند کتاب "نزہۃ الخاطر الفاطر" میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ عبد الرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں میری مثال کلنگ پرندہ کی طرح ہے کہ وہ سب پرندوں میں بلند گردن ہوتا ہے اس لیے میرے جس مرید کا بوجھ زیادہ ہو تو میں اسے اپنی گردن پر اٹھا لیتا ہوں۔

اس مجلس میں حضرت ابو الحسن علی بن احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک صاحب حال ولی اللہ تھے بھی موجود تھے۔ آپ نے اپنی گودڑی اتار کر پھینک دی اور فرمایا آؤ میرے ساتھ کشتی لڑو۔ حضرت شیخ عبدلرحمن یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا حضرت خاموش کیوں ہو گئے ہیں اس کو جواب دیں شیخ عبدالرحمن نے فرمایا کہ چپ ہو جاؤ۔ اس شخص کا ہر بال عنائت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہے اور عرض کیا کہ یا حضرت اپنی گوڑی دوبارہ زیب تن فرمالیں حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا کہ بھائی جسے میں نے ایک دفعہ اتار کر پھینک دیا اسے دوبارہ کس طرح پہنوں پھر اپنی

بیوی کو آواز دے کر فرمایا اے فاطمہ کوئی کپڑا لاؤ۔ اس خاتون نے بہت دور سے اس صاحب حال ولی۔ اللہ کی آواز کو سن کر کپڑے دے دیئے حضرت شیخ عبدالرحمن نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ کس کے مرید ہیں حضرت ابوالحسن ؒ نے فرمایا کہ میرے شیخ الطریقت حضرت سید السادات مظہر الکرامات والتصرفات ابومحمد عبد القادر جیلانی غوث الصمدانی۔ محبوبِ السبحانی، شہباز لامکانی ؒ ہیں۔

حضرت شیخ عبد الرحمن طفسونجی ؒ نے حیران ہوکر دریافت کیا کہ شہباز لامکانی کیونکر ہیں حضرت ابوالحسن علی ؒ نے دوبارہ فرمایا کہ ہاں وہ ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زاید ہیں۔ حضرت شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ میرے بھائی یہ ناچیز سابقہ چالیس سال سے اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر رہ رہا ہے۔ مگر میں نے آج تک آپ کے شیخ کو کبھی دربار خداوندی میں آتے جاتے نہیں دیکھا ہے۔

حضور غوث پاک ؒ نے حضرت عبد الرحمن طفسونجی ؒ کا کلام بذریعہ کشف بغداد میں سن لیا اور اپنے احباب میں سے حضرت مظفر جمال حضرت عبدالحق دیلمی۔ حضرت عثمان مریفنی اور حضرت عباد بواب ؒ کو طفسونج روانہ کیا کہ تم جاکر حضرت عبدالرحمن کو فوراً میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ بھائی تم ابھی درکات پر ہو اور درکات پر رہنے والا اس شخص کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا اور میں مخدع میں ہوں اور باب السر سے داخل ہوتا ہوں اور اس سے ہی باہر نکلتا ہوں اس لئے اے میرے عزیز تم مجھے آتے جاتے ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہو۔

میری سچائی کی دلیل یہ ہے کہ جو خلعت تم کو فلاں دن بارگاہ خداوندی سے عطا ہوئی تھی۔ وہ میری رضاء اور میرے ہی ذریعے تم کو بھیجی گئی تھی اور فلاں بزرگی آپ کو جو فلاں رات ملی تھی۔ وہ مقام فتح آپ کو میرے ذریعے ملا تھا تمہیں درکات کے مقام پر بارہ ہزار اولیاء اللہ کی موجودگی میں جو خلعت پہنائی گئی تھی وہ میں نے ہی عنایت کی تھی اور اس سبز رنگ کی قباء پر میرے ہاتھ سے سورۂ اخلاص اور بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔

جب یہ پیغام حضرت عبدالرحمن طفسونجی کو دیا گیا تو آپ نے کہا کہ حضور نے سچ فرمایا ہے وہ صاحب سلطان الوقت اور صاحب تصرف ہیں ان جیسا صاحب شان نہ کوئی ولی اللہ ہوا ہے اور نہ ہی قیامت تک آئیندہ ہوگا۔

افضل المشائخ:

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی ؒ اپنی بلند پایہ تصنیف قلائد الجواہر میں بیان فرماتے ہیں کہ شیخ علی بن ہیتی فرمایا کرتے تھے۔ کہ

لا شیخ اسعد من مریدی الشیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

ترجمہ: کسی مرید کا شیخ سید شیخ عبد القادر جیلانی ؒ کے مرید کے شیخ سے بہتر نہیں ہے۔

شیخ الشیوخ:

حضرت علامہ عبدالقادر الاربلی ؒ اپنی مشہور تالیف تفریح الخاطر میں حضرت شیخ خاتم بن احمد الاحدل ؒ کا قول نقل کرکے بیان فرماتے ہیں کہ

الغوث الاعظم قطب الاقطاب تاج الاحباب شیخ الثقلین و کہف المراقبین صاحب الاسرار الاتم الاعظم۔۔۔ المتصرف فی التکوین باذن المطلق مولانا وھادینا وسیدنا وشیخ الشیوخ علی الاطلاق السید عبد القادر الجیلانی بن السید ابی الصالح بھجت النفوس والافاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ترجمہ: حضور غوث پاک ؒ سب قطبوں کے قطب ہیں اپنے ہم عصر و ہم جولیوں کے سرتاج ہیں انسانوں اور جنات کے پیشوا ہیں تمام اہل مراقبہ کی جائے پناہ ہیں اسرار و رموز فطرت کے ماہرین کے سردار اور صدق یقین کے عوالم میں تصرف کرنے والے ساتھ حکم

اللہ تعالیٰ کے جو ہمارے آقا ہیں ہمارے ہادی ہیں ہمارے سردار
بلکہ وہ ہمارے سب کچھ ہیں یعنی سید السادات حضرت شیخ عبد
القادر جیلانی بن سید ابو صالح جوزی روح یا غیر ذی روح ارضی یا
سماوی مخلوق کے فریاد رس ہیں۔

وسیلہ نجات:

حضرت ابو الحسن نور الدین الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف بہجۃ الاسرار میں
ایک روائت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بغداد شریف میں آپ کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میرا والد فوت ہوگیا ہے میں نے خواب میں اسے
دیکھا ہے اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے آپ کرم کریں تو عذاب قبر موقوف ہوسکتا ہے اور
میرے والد نے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کروانے کی ہدائت کی ہے۔
حضور آپ کرم فرمائیں دستگیری فرمائیں۔

الغیاث فی سبیل اللہ الغیاث شیاء اللہ۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ: بیٹا کیا تمہارے والد نے زندگی میں میرا خرقہ پہنا تھا؟

سائل: یا حضرت نہیں اس نے ایسا نہیں کیا ہے۔

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ: کیا اس نے کبھی میرے پیچھے نماز پڑھی؟

سائل: یا حضرت وہ اس معاملہ میں بھی خطا کار تھا۔

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ: کیا وہ کبھی میرے مدرسہ کے سامنے سے گزرا تھا؟

سائل: یا حضرت اس نے ایسا کیا تھا۔

یہ سن کر آپ نے مراقبہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ایک دفعہ
میری زیارت کی تھی۔ اور میرا عقیدت مند تھا۔ اس لئے اللہ نے اس کو بخش دیا ہے۔
دوسرے دن اس شخص نے دوبارہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر
اپنے والد کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

مریدین کی ضمانت:

حضرت شیخ ابو سعود عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی روائت بیان کرتے ہوئے حضرت محمد
بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف قلائد الجواہر میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ

**ضمن الشیخ محی الدین عبد القادر رحمته الله علیه
لمریدیه الیٰ یوم القامة ان لایموت احد من الا توبته۔**

ترجمہ: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اس بات پر ضامن ہیں کہ ان کے
مریدوں میں سے کوئی مرید اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک
کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرلے۔

نیک و بد کے احوال پر مطلع ہونا:

حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فتوح الغیب میں حضور
غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ

**السعداء والاشقیاء یعرضون علیٰ وان عیشی فی اللوح
والمحفوظ۔**

ترجمہ: نیک و بد کے احوال جو کہ لوح محفوظ میں درج ہیں آپ کی خدمت
میں پیش ہوئے آپ نے اپنے مریدین کے افعال بد کو بذریعہ
تصرف افعال نیک میں بدل دیا ہے۔

جیسا کہ بہت سے راویان وقت نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ احمد الباجی
رحمۃ اللہ علیہ ایک صبح بڑی پریشانی میں حضور کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ
بیٹا گھبراؤ نہیں لوح محفوظ میں تیرا ۷۰ عورتوں کے ساتھ زنا کرنا لکھا ہوا تھا میں نے
اسے خواب کے عمل میں بدل کر تجھے ارتکاب گناہ سے محفوظ کرلیا ہے۔

مریدین دی پردہ پوشی:

حضرت شہزادہ دارا شکوہ قادری ؒ نے اپنی مشہور تالیف سفینۃ الاولیا میں علامہ حضرت عمر بزاز ؒ کی روائت سے حضور غوث الاعظم ؒ کا قول درج کیا ہے کہ ایک دن حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر ان کے کسی مرید کا ستر مشرق میں کھل جائے اور وہ مغرب میں ہوں تو وہ اپنے مرید کی ستر پوشی کرتے ہیں۔

بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی   کہ دست او بود در حقیقت دست یزدانی

زائرین کے لئے خوش خبری:

حضور غوث پاک ؒ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جس نے حسن عقیدت سے میری زیارت کی وہ شخص بھی خوش بخت ہے جس نے میرے دیکھنے والے کو عقیدت سے دیکھا اور وہ شخص بھی نیک بخت ہے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور وہ شخص جو اس نیکی سے محروم رہ گیا وہ بدبخت اور بے نصیب ہے۔

معتقدین کو بخشش دینے کا وعدہ:

ایک دفعہ حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بزاز ؒ حضور غوث پاک ؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ اگر کوئی شخص صرف آپ کا مرید ہونے کا زبانی اقرار کرے مگر حقیقت میں نہ تو وہ آپ کی بیعت ہوا ہو نہ ہی خرقہ پہنا ہو اس کو بھی اللہ بخشش دے گا؟

آپ نے فرمایا کہ اے عمر! جو شخص میرے نام سے نسبت رکھے گا یا صرف دل میں حسن اعتقاد رکھے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا مجھے خدا کی قسم اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میرے دوستوں، محبوں، نام لیواؤں اور عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ اکبر۔

مریدین کی فہرست:

آپ نے مزید فرمایا کہ اے عمر اللہ جل شانہ نے مجھے حد نگاہ تک وسیع و عریض فہرست عطا کی ہے جس میں میرے مریدین یا صاحب اعتقاد جو کہ قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں کے نام درج ہیں ان کو اللہ نے صرف میری نسبت سے بخش دیا ہے۔

داروغہ دوزخ کا بیان:

اس موقع پر آپ نے مزید ارشاد فرمایا کہ میں نے اس فرشتہ سے جو کہ داروغہ دوزخ ہے اور اس کا نام مالک ہے سے دریافت کیا ہے کہ اے مالک! کیا تیرے پاس کوئی میرے احباب میں سے ہے؟ مالک نے جواب دیا یا حضرت کوئی نہیں ہے۔

اے عمر! میں اپنے مریدین کے جنت میں داخل ہونے کے بعد داخل ہوں گا۔

سبحان اللہ زہے غوث الصمدانی

سبحان اللہ زہے شان و شوکت غوث الصمدانی

قاسم ولائت:

علامہ عبد القادر الاربلی ؒ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو اپنے قرب سے نوازتا ہے تو اسے پہلے مقام ولائت عطا فرمانے کے لئے رجال الغیب کو حکم فرماتا ہے۔

ان یاخذوہٗ بحضور المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ترجمہ: اس کو محمد ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرو۔

رجال الغیب جس وقت اسے بارگاہ عالیہ رسول العربی ﷺ میں پیش کرتے ہیں تو حضور صاحب الیوم النشور ﷺ انہیں حکم فرماتے ہیں کہ۔

حزوہٗ ولدی السید عبد القادر یری لیاقتہٗ واستحقاقہٗ بمنصب الولایۃ۔

ترجمہ: اس کو میرے بیٹے سید عبدالقادر کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کی
قابلیت دیکھیں کہ کیا یہ منصب ولائت کا مستحق ہے یا کہ نہیں۔

جب حسب ارشاد وہ دربارِ غوثیت میں پیش کیا جاتا ہے تو آپ اگر اس کو منصب ولائت کے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام فہرست اولیائے سرکار محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں پھر اس کو رسول پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں برائے منظوری پیش کیا جاتا ہے اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش پر اس کو خلعت ولائت و منصب ولائت عطا کئے جاتے ہیں اس کے بعد اسے مطلع کر دیا جاتا ہے یعنی

فیطلع لهٗ خلعة الولایة فتعطی بید الغوث...... ففی عالم الغیب والشهادت یکون ذالك الولی مقبولاً و مسلماً وهٰذهٖ العهدة متعلقة بحضرت الغوث الاعظم الیٰ یوم القیامت ولیس لاحدٍ من الاولیاء الکبراء مماثلةً هو شارکةٌ مع الغوث فی هذهٖ المقام فضی کل عصرٍ وزمانٍ تستفیض من حضرت الاقطاب واالغوث وجمیع الالیاء۔

ترجمہ: پس اس کو ولائت کو کی خلعت سے آگاہ کیا جات ہے اور یہ اس کو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے عطاء کی جاتی ہے جب وہ شخص اس خلعت کو پہن لیتا ہے تو عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے اور یہ عہدہ جلیلہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قیامت تک ہے اور کسی ولی اللہ کو یہ شان حاصل نہیں ہوگی اور مقام کبری میں حضور غوث الاعظم کا کوئی شریک نہیں ہے اور زمانے اور دور میں تمام اقطاب اور غوث اور اولیاء اللہ آپ سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

فیض دوام:

علامہ مذکور نے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لئے قائم ولائت کے عہدہ جلیلہ

پر تا قیامت بلاشرکت غیر فائز رہنے کے بارے میں بیان کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ تمام ولی قطب۔ دیوان یا غوث آپ کی ذات منبع البرکات سے فیض یاب ہوتے رہتے ہیں اس لئے مجدد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
ورفعنا لك ذکرك کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

چودہ سو افراد کا واصل باللہ ہونا:

شیخ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح فتوح الغیب میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سید ابومحمد محی الملت والدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سات سو مردوں اور سات سو عورتوں کو جمع کر کے مقابل کھڑے کیا اور نگاہ فیض مقدس سے ان کو دیکھا تو وہ سب کے سب واصل باللہ ہو گئے۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبد القادر
حاجت داند عطائے عبد القادر
پیشش ہم ازو شفیع انگیز دیگر
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ برائے عبد القادر

چور کو قطب بنانا:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف نزہۃ الخاطر میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الرسول ﷺ پر حاضری دے کر واپس آ رہے

تھے کہ راستہ میں ایک چور چھپ کر کسی مسافر کو لوٹنے کی نیت سے کھڑا تھا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ جب اس کے نزدیک پہنچے تو وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بدو (دیہاتی) ہوں۔

فکشف لہٗ الغوث ان اسمہٗ مکتوبٌ بسوود المحیصتہ۔

ترجمہ: آپ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکاری کو لکھا ہوا دیکھا۔

اس چور نے اپنے دل میں خیال کیا کہ آپ شاید غوث الاعظم ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں عبدالقادر ہوں یہ سنتے ہی وہ آپ کے قدموں میں گر پڑا اور التجا کی۔

''اور اپنی زبان کے ساتھ حضور سے مدد اور دستگیری فرمانے کے لئے التجائیں کرنے لگا۔ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں رحم آ گیا تو آپ نے اس کی اصلاح کرنے کے لئے بارگاہ خداوندی میں توجہ فرمائی۔''

غیب سے ندا آئی۔

یا غوث الاعظم دل السارق علیٰ الطریق الصواب وراشدہٗ الی ھدیتہ الاحباب واجعلہٗ قطباً من الاقطاب۔

ترجمہ: اے غوث اعظم اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو۔ اور ہدائت و راہنمائی کر کے قطب بنا دو چنانچہ آپ کی نگاہ فیض رساں سے وہ قطبیت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو گیا۔

کیوں نہ ہو قاسم کہ تو ابن قلاسم ہے
کیوں نہ ہو قادر کہ مختار ہے بابا تیرا

چور کو ابدال بنا دیا:

حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ تحفۂ قادریہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت بیان فرمائی ہے

کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دردولت پر برائے سلام بہت سے بغداد کے اہل دولت اور امراء حاضر ہوئے تھے ایک چور نے خیال کیا کہ ضرور آپ مال دار ہوں گے اور چوری کی غرض سے آپ کے دولت خانہ میں آ گیا۔ جونہی گھر کے اندر داخل ہوا اندھا ہو گیا اسے باہر جانے کا راستہ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا آخر کمرے کے ایک کونہ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔

خفاشر کہ دہر خانہ خورشید ہرود
روشنی ہ چیز بے عصر و کور شود

آں جناب پر اس سیاہ کار کا حال روشن تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری مروت کا تقاضا یہی ہے کہ یہ خالی ہاتھ نہ جائے اور یہ اپنے آپ کو ناکام خیال نہ کرے۔

آپ نے یہ خیال ابھی دل میں فرمایا ہی تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آ کر عرض کیا کہ یا حضرت ایک ابدال فوت ہو گیا ہے اس کی جگہ ایک ابدال مقرر فرما دیں آپ نے حکم فرمایا اے بھائی میرے مکان کے اندر ایک آدمی چھپا بیٹھا ہے اسے لے آؤ۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس شکستہ دل آدمی کو آپ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص پر اپنی نگاہ لطف و کرم سے اس کو روحانیت سے مالا مال کر دیا اور وہ ابدال کے عہدۂ جلیلہ پر فائز کر دیا گیا یہ شخص جو تھوڑی دیر قبل بڑا بدبخت تھا اس نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دامن تھام کر عرض کیا کہ یا حضرت میں ایک گناہ گار ہوں اس قابل کیونکر ہوا ہوں کہ ابدال بن گیا ہوں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا تم ہمارے گھر میں چوری کی غرض سے داخل ہوئے تھے تمہیں مبارک ہو کہ تم ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور ہمارے اثاثہ روحانیت وولائت کو سرقہ کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ہماری دولت یہی ہے جس کو تم نے بغیر مشقت اور کسب حاصل کر لیا ہے۔

منہ مانگی مرادیں پانا:

حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف تحفہ قادریہ میں بیان فرماتے

ہیں کہ ایک دفعہ بغداد کے مشائخ اعظام حضور غوث پاک ؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی اپنی حاجتیں حضور کو پیش کر کے عرض کیا کہ یا حضرت ہماری مرادیں پوری فرمائیں آپ نے فرمایا۔ مانگو ہم عطاء کریں۔

فرمود کہ مظہر سخائم
امروز کہ برسر عطائم
کہ حاجت خود بخواہد ہر کس
تاوردہش کہ گوید اوبس

تب حضرت ابو سعید ؒ نے کھڑے ہو کر ادب سے عرض کیا کہ یا حضرت:

کارے بخوبی تمام لطف وعطاء
طلبم ز تو قوت مجاہدہ را

اس کے بعد شیخ عمر بزاز ؒ نے گزارش پیش کی کہ یا حضرت:

از کرامت خوف خدا آرزوست
مرتبہ صدق و صفا آرزوست

پھر شیخ جمیل حسن فارسی ؒ نے عرض کیا کہ یا حضرت:

اے والئے وقت ماثبات
خواہم ز تو فیض و حفظِ اوقات

اس کے بعد شیخ ابو برکات ؒ نے عرض کی کہ یا حضرت:

کہ شاہا خاطرم مشتاق عشق است
گدائی از تو استغراق عشق است

❁❁❁

باب نمبر ۱۹:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ المکرمین واولیائہ المقربین برحمتک یاارحم الرحمین۔

وافع البلاء والوباء:

تمام اولیاء اور فقہاء کا فرمان ہے کہ جو شخص حضور غوث پاک ؒ کا نام لے کر بارگاہ رب العزت میں بیماری۔ دکھ۔ درد یا پریشانی دور فرمانے کی دعا مانگے تو اللہ اپنے محبوب اور پیارے غوث کے طفیل اس کی دعا اپنی بارگاہ میں ضرور قبول اور منظور فرما کر اسکے غم اور پریشانیاں دور فرما دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

عذاب قبر سے رہائی:

علامہ عبدالحق محدث دہلوی ؒ اپنی تالیف شرح فتوح الغیب میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک زمیندار کے پاس عبدالقادر نامی ملازم تھا جو اپنے مالک کا بڑا تابع فرمان تھا۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوا۔ اس کی قبر میں نکیرین آئے۔ اس نے ڈر اور خوف کے مارے چیخ ماری اور حسب عادت پکارا اوئے قادرا! انہاں نوں پکڑیں۔ اے مینوں کی آکھدے نیں۔ اس پر وہ نوری ملائکہ واپس چلے گئے۔ اور درگاہ رب العزت میں عرض کی کہ یا اللہ یہ مردہ تیرے حبیب کا نام لیوا ہے۔ رحمت خداوندی سے حکم ہوا۔ ٹھیک ہے ہم نے اپنے حبیب کے صدقے اسے بخش دیا ہے۔ اللہ کرے میرے اور

آپ کے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہو۔ آمین۔

ایمان و اسلام کی سلامتی:

علامہ اختر دہلوی ؒ تذکرہ اولیائے ہند و پاک میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی ؒ اپنے مریدوں کے علاقہ میں رونق فروز تھے۔ آپ نے حضرت شیخ طاہر کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے گلے میں کفرو گمراہی کا طوق پڑے گا مگر طریقہ راست پر جلدی آجائے گا۔ آپ کا ارشاد سن کر سب اہل علاقہ خوف سے کانپ اٹھے اور عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شیخ طاہر۔ سب نے تعجب کا اظہار کیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد شیخ طاہر ایک ہندو عورت پر عاشق ہو گئے۔ اور اسلامی لباس کو ترک کر کے گلے میں زنار پہن لیا۔ حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے سن کر بہت افسوس کا اظہار کیا۔ حضرت مجدد کے دو صاحبزادے شیخ طاہر کے شاگرد تھے۔ انہوں نے اپنے والد محترم کی منت و سماجت کی کہ حضرت کچھ ضرور کریں۔ شیخ طاہر ہمارے استاد محترم ہیں۔ بیٹوں کے اصرار پر حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے درگاہ خداوندی میں حضور غوث پاک ؒ کی ذات والائے صفات کے توسل سے استغاثہ پیش کیا کہ یا اللہ میں تیرے حضور تیرے غوث کا توسل پش کر کے عرض پیش کرتا ہوں کہ تو اپنی شان رحیمی کے طفیل شیخ طاہر کو ہدایت نصیب فرمادے۔

یا اللہ تیرے غوث ؒ کا فرمان ہے کہ جو کوئی میرے نام کے توسل سے بارگاہ خداوندی میں استغاثہ پیش کرے گا ضرور منظور ہوگا۔ میں تیرے غوث الاعظم ؒ یعنی سید عبد القادر جیلانی ؒ کے توسل سے شیخ طاہر کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو اسے ہدائت نصیب فرمادے۔ اس کے بعد شیخ طاہر تائب ہو گئے۔ اللہ اکبر۔

فرمان حضور غوث الاعظم ؒ

(آپ کا فرمان گذر چکا جو) علامہ ابو الحسن نور الدین الشطنوفی ؒ اپنے

رسالہ بہجۃ الاسرار میں شیخ ابو القاسم عمر ؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور ؓ نے فرمایا کہ

من استغاثة بی فی کربته کشفت عنهٔ ومن نادی باسمیٔ فی شدةٍ فرجت عنهٔ ومن توسل الیٰ اللہ فی حاجتهٔ قضیت حاجتهٔ۔

ترجمہ: جو کوئی مصیبت میں مجھ کو پکارے یا میرا نام لے کر مجھ سے فریاد کرے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا۔ اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ کریم سے اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ کریم اس کی حاجت پوری کرے گا۔ سبحان اللہ۔

چنانچہ حضرت مجدد کی دعا سے شیخ طاہر کا حال دور ہوا اور اس نے دین اسلام کی طرف دوبارہ رجوع کیا۔

صوفیاء کے کلام میں بے شمار مناقبت و مناجات حضور غوث پاک ؒ سے مدد و اعانت فرمانے کے بارے میں منقول ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند صوفیاء اور فقہاء کے کلام برائے تبرک پیش ہیں۔

مدحتِ غوث

درد و عالم باوت امیدم
ہست بادی امید جاویدم

ما بعشق تو نہ امروز گرفتارم
کہ گرفتاری مابا تو روزازلم

حضرت غوث الاعظم ؒ کا ملک الموت سے ارواح چھیننا۔

اس طرح احمد رفاعی ؒ نے کہا
ایک تھا مشہور خادم آپ ؒ کا
عمر پوری کرکے اپنی بیش و کم
ہوگیا وہ راہیٔ ملکِ عدم
اس کی بیوی کو بڑا صدمہ ہوا
دیر تک کرتی رہی آہ و بکا
اٹھ کے پھر دیوانہ دار اندوہگین
خدمت حضرت میں پہنچی بالیقین
عرض کی یا غوث محبوب خدا
مرگیا ہے میرا خاوند مرگیا
آئی ہوں میں التجا کے واسطے
زندہ کر دیجئے خدا کے واسطے
آپ کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں
دامن امید کو بھر سکتے ہیں
تب مراقب ہوکے دیکھا آپ نے
اپنے اس خادم کی روح کے واسطے
کہ فرشتہ موت کا لوگوں کی جان
جا رہا ہے لے کے سوئے آسمان
آپ نے ٹھیرایا ملک الموت کو
اور کہا خادم کی روح واپس کرو
حکم سنتے ہی وہ فوراً تھم گیا
اور پھر اس طرح سے گویا ہوا

میں خدا کے حکم سے ارواح کو
قبض کرلے جاتا ہوں درگاہ کو
روح جب اک شخص کی میں لے چکا
کس طرح دیدوں بجز حکم خدا
آپ نے دوبارہ فرمایا اسے
پر نہ مانا حکم ملک الموت
اس کے ہاتھوں میں جو اک قندیل تھی
اس میں اس دن کی تھیں سب روحیں بھری
غوث الاعظم ؓ نے بھری قندیل ہی
قوت محبوبیت سے چھین لی
چھوٹ کر ارواح سب اک آن میں
ہوگئیں داخل تمام ابدان میں
تب فرشتے نے شکایت سے کہا
اے خدائے پاک ذات کبریا
جانتا ہے تو وہ سارا ماجرا
جو تیرے محبوب نے مجھ سے کیا
قبض میں نے آج جو ارواح کیں
وہ تیرے محبوب نے سب چھن لیں
رب العزت نے یہ فرمایا اسے
تو نے کیوں تکرار کی محبوب سے
کیوں نہ روح خادم کی اسکے تو نے دی
اسی طرح سے ضائع سب قندیل کی

تو اگر ایک روح دے دیتا اسے
باقی روحیں تو بچاتا آپ ؒ سے
غوث الاعظمؒ کو خدا پر ناز ہے
غوث الاعظم ہر طرح ممتاز ہے

مناقب دیگر

غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
سینے لا کے چورنوں دیکھو قطب بناوے
شیخ صنعان تے کرم کماون!
جس دن لگا او دین ونجاون
کھاون لگا خوک سی میرا پیر بچاوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
نال خوشی دے قلم اٹھاواں
ہور کرامت لکھ وکھاواں
مومناں دے جہڑی لوں لوں بھاوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
ندی کنارے اک بڈھڑی روے
درداں ماری اوہ بس نہ ہو وے
اس بڈھڑی تھیں پیرنی کل حال پچھاوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
پئی اڈیکاں پیر جی جنج نظر نہ آوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے

گھوڑی ڈولی جنج نال قضادے
غرق ہوئی وچ شوہ دریا دے
آکھو رب کریم نوں بیڑی باہر لیاوے
غوث الاعظم پینی کیڈا کرم کماوے
رو رو کے تیں حال و نجایا
جس دن دا رب پور کھپایا
اس میری سرکار نوں ردرد حال سناوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
اس بڈھڑی بد حال سنایا
ترس میراں دے من وچ آیا
رحمتاں دا اوہ بحرنی دیکھو موج وکھاوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
اس بڈھڑی تے کرم کما کے
رب صاحب نوں عرض سنا کے
باریں برسیں پیرنی بیڑی باہر کڈھاوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
گھوڑی ڈولی جنج باہر آئی
خوشیاں کردی بڈھڑی مائی!
اس میرے سرکار نوں جنج سیس نواوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے
گھوڑی ڈولی جنج لے کے اوہ مائی
خوشیاں کردی! اوہ گھر دل آئی

ہو کے مائی ثانی کل شکن مناوے
غوث الاعظم پیرنی کیڈا کرم کماوے

رباعی

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں
ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقاں
درہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

✿✿✿

باب نمبر ۲۵:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله الذی نور اقلوب المومنین بنور الایمان وشرح صدور العارفین بسقاء العرفان والصلوۃ والسلام علی رسوله خاتم الانبیاء والمرسلین و التحیات علی الائمة والاحباب المکرمین واولیاء المقربین برحمتك یارحم الرحمین۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی رفعت شان اولیاء ومشائخ رحمۃ اللہ علیہم متاخرین کے نزدیک ان کے اقوال کی روشنی میں

حضور غوث الصمدانی قطب ربانی، شہباز لامکانی، سلطان السلاطین، شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر الجیلانی محبوب سبحانی، کریم الطرفین، الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس کے بارے میں ہر زمانے کے علماء صوفیاء نے اپنے اپنے مکتوبات شریفہ میں ذکر پاک فرمایا ہے جس طرح علماء و مشائخ متقدمین و معاصرین نے آپ کے ذکرِ خیر میں بڑے واضح اور بھرپور انداز میں آپ کے مناقب بیان فرمائے ہیں اس طرح علماء صوفیا و مشائخ رحمہم اللہ متاخرین نے اپنی اپنی علمی اور روحانی استعداد کے مطابق آپ کی ارفع اور اعلیٰ شان کا تذکرہ اپنے اپنے مکتوبات میں فرمایا ہے۔

اہل علم و دانش پیران و راہنمایانِ اُمت کے اقوال اور مکتوبات سے بالکل عیاں ہے کہ ان اللہ والوں نے اپنے اپنے مکتوبات میں حضور غوث الاعظم ؒ کا ذکر کس خوبی اور عقیدت سے کیا ہے۔ ان کے یہی اقوال اور مکتوبات میں حضور غوث الاعظم ؒ کا ذکر کس خوبی اور عقیدت سے کیا ہے۔ ان کے یہی اقوال اور مکتوبات ان کی اپنی علمی اور روحانی رفعت کی نشان دہی کرتے ہیں کہ یہ لوگ واقعی مامور من اللہ تھے۔ اور اپنے وقت کے حقیقی پیشوائے قوم اور رہنمائے اسلام تھے۔ جو علوم ظاہری اور باطنی طاق، وارث علوم الانبیاء اور سچے خیر خواہ امت خیر الانام تھے۔

ان خاصان خدا(حق آگاہ کے نورانی مکتوبات اور تذکرے بھی منبع فیض و درجات سے ہیں۔ کیونکہ اللہ والوں کا ذکر بھی اللہ ہی کا ذکر ہے۔ اس میں بھلائی اور خیر کے اسرار پائے جاتے ہیں۔

رفقاء کے تقاضات کے پیش نظر چند علماء وصوفیا اور مشائخ کے اقوال بطور تبرک برائے استفادہ قارئین حضرات پیش ہیں۔

قطب الاولیاء والاصفیاء حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی ؒ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ اپنے وقت کے قطب تھے۔ آپ حضور غوث پاک ؒ کے بڑے عقیدت مند اور مداح تھے۔ آپ نے اپنی اس عقیدت اور وابستگی کا اظہار اپنے رسالہ انوار الحرمین میں حضور غوث الثقلین ؒ کی اعلیٰ و ارفع شان بیان کرتے ہوئے ان کو اپنی حاجت بروائی اور دستگیری فرمانے کے لئے اکثر مناجات اور دعائیں کرتے ہوئے کیا ہے۔

آپ فضائل اہل بیت بیان کرتے ہوتے حضرت علی المرتضیٰ ؑ کو مقام جذب و ولائت کا اولین فاتح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ مقام جذب اور ولائت حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے بعد بالترتیب حضرت فاطمہ الزہرا۔ حضرت امام حسن

ؓ حضرت امام حسین اور دیگر آئمہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوا۔ ان کے بعد یہ مقام اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور غوث الاعظم ؒ کو عطا فرمایا تھا۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ آئمہ اطہار ؑ اور غوث پاک ؒ کے درمیانی عرصے میں یہ مقام کسی دیگر ولی اللہ یا پیشوا کو اللہ تبارک تعالیٰ نے ہرگز عطا نہیں فرمایا ہے۔

اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمت اپنی تصنیف لمعات، میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

> ''ودر اولیائے امت واصحاب طریق اقویٰ کسیکہ بعد تمام راہ جذب باکد وجوہ بہ اصل ایں است کہ ایں نسبت (اویسہ) میل کردہ است و درآں جاہ بوجہ اتم قدم زدہ است حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی اند لہٰذا گفتہ اند کہ ایشاں درقبر خود مثلا احیاء تصرف آمد''

ترجمہ: اور اولیاء امت میں سے جس نے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جس کسی نے نسبت اولیاء کے ذریعہ کامل اور مکمل طور سے جذب کی اصل راہ کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے وہ حضور غوث الاعظم شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی ؒ ہیں۔ آپ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب ؒ اس کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک ؒ کو اللہ تعالیٰ نے دور اور نزدیک ہر جگہ تصرف فرمانے کی قدرت دے رکھی ہے۔ اس لئے آپ اپنے مریدوں اور محبوں کے لئے حصول ولائت اور وصول فیض کا وسیلہ کبریٰ اور واسطہ عظمیٰ ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے مریدوں کو الصلوٰۃ الغوثیہ پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

الصلوۃ الغوثیہ:

حضرت علامہ محمد بن یحییٰ حلبی ؒ نے اپنی تالیف قلائد الجواہر میں حضرت شیخ ابوالحسن خبار ؒ کی روائت سے الصلوۃ الغوثیہ کے پڑھنے کا طریقہ تحریر کیا ہے کہ حضور غوث پاک ؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ

من صلّی رکعتین یقرءُ فِی کُلِّ رکعةٍ بعد الفَاتِحَة سُوْرة الاخلاص اَحدٰی عَشرَةَ مَرّةَ ثم یُصلّی عَلی رسُول الله صلیٰ اللهُ عَلیه وَآلِهٖ وَسَلَّم بَعْدَ السَّلام وَیُسلِّمُ عَلیه ثُمّ یدْعُو اِلیٰ جِهَةِ العِراقِ اِحْدٰی عَشْرَةَ خِطْوَة یُذکُرُ فیهَا اِسْمِی وَیُذکُرُ حاجَتَهٗ فَانَّهَا تقضیٰ بِاِذن الله۔

ترجمہ: جو کوئی دو رکعت نماز ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر کر گیارہ مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے پھر عراق کی طرف منہ کر کے یعنی بغداد کی طرف گیارہ قدم چلے اور حضور غوث پاک ؒ سے اپنی حاجت کا ذکر کرے اس کی حاجت اللہ کے حکم سے پوری ہوجائے گی بعض کتب میں یہ شعر بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ
وَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ بَضِیْرَتِیْ

ترجمہ: جب آپ میرے مددگار ہیں تو کیا مجھ پر ظلم ہوسکتا ہے۔ اور جب آپ ذکیرسے ہیں تو مجھ پر زیادتی ہوسکتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

وَعَارٌ عَلیٰ حَامِی الحِمیٰ وَهُوَ مَنْجِدِیْ
اِذَ اَضَاعَ فِی الْبَیْدِ اِعْقَالِ بَعِیْرِیْ

ترجمہ: چراگاہ کے حامی کے اونٹ کا گم ہوجانا باعث عار ہے جس کا راستہ گم ہوگیا ہو اس کی چراگاہ کے مالک کے بغیر کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

درماندہ ام اے شاہ مراد ستم نگر
اے واقف راز ہائے سبحان مدد دے

کچھ عارفین نے نماز کے بعد گیارہ قدم چلتے وقت ہر قدم پر مندرجہ ذیل اشعار کا پڑھنا باعث کامیابی قرار دیا ہے۔ یعنی جانب شمال چلتے ہوئے پڑھے، اور اپنی حاجت کا ذکر کرے انشاء اللہ تین روز کے اندر مرادیں مل جائیں گی یا زرہ اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانی
وَلی محی الدین عبدالقادر جیلانی
سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی
غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی
فقیر محی الدین عبدالقادر جیلانی
قطب محی الدین عبدالقادر جیلانی
شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی
خوجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی
مخدوم محی الدین عبدالقادر جیلانی
درویش محی الدین عبدالقادر جیلانی۔

مولانا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

استغاثہ:

یَا حَضرَتْ غَوثْ صَمَدَانِیْ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمُرِیْدُكَ مَظْلُوْمٌ عَاجِزٌ مُحْتَاجٌ اِلَیْكَ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اُمْدُدْنِیْ وَاَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی؟؟ وَبِرَضَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَتِیْ۔

وہ عبدالقادر قدرت نما ہیں
محبوب حبیب کبریا مرتضیٰ ہیں

✿✿✿

باب ۲۱:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین الحسینی رحمۃ اللہ علیہ جو اولاد امجاد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہیں۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ قصبہ اوش کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی سیر کرتے ہوئے اوش میں داخل ہوئے تو حضرت خواجہ قطب الدین ان کے بیعت ہوگئے تھے کچھ عرصہ بعد جب حضرت خواجہ معین الدین ہندوستان تشریف لے آئے تو آپ بھی ہند میں آگئے۔ اور خواجہ اجمیری کے حکم سے تمام عمر دہلی میں رہے۔ صرف چند یوم کے لئے اجمیر جاتے اور جلد ہی واپس دہلی آجاتے تھے۔

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے تبرکات اور خرقہ دے کر آپ کو اپنا خلیفہ نامزد فرما دیا تھا۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ کو ہندوستان میں خوب پھیلایا اور ہزاروں سالکین کو واصل باللہ کیا اور لاکھوں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام فرمایا تھا۔ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے۔ ان کا ہدیہ عقیدت ملاحظ ہو:

قبلۂ اہل صفاء حضرت غوث الثقلین   دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

یک نظر ار بود در دو جہاں سرمایۂ ما — نظر جانب ما حضرت غوث الثقلین
خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر — دیدہ راببخش ضیاء حضرت غوث الثقلین
قطب مسکین بغلامی درت منسوب است — داغ مہرش بغرماء حضرت غوث الثقلین

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ آستانہ غوثیہ پر

حضرت شیخ فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو منبع فیض وبرکات اور قاسم ولائت مانتے ہیں کسی نے پوچھا یا حضرت آپ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر اپنی عقیدت اور محبت کا کیوں اظہار کرتے ہیں۔ جبکہ آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ منبع فیض وبرکات اور قاسم ولائت ہیں ان کی نظر فیض وکرم کے بغیر کسی سالک یا عارف کو درجہ ولائت کا حصول یا اس میں قیام ممکن نہیں ہے۔ پھر آپ سے عقیدت تو میرے پیشوا حضرت شیخ الشیوخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پیر وپیشوائے خواجگان والی ہند معین الملت والدین حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی تھی۔ یعنی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ میرے پیروں کے پیر ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تو ہمارے باطنی رابطہ کے علاوہ خاندانی روابط بھی ہیں۔ یعنی میرے والد محترم حضرت شاہ محمود کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم رویاء میں بشارت فرمائی تھی کہ اے محمود میرے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک ولی کامل سید عبدالرحیم جب ہرات میں آئیں تو ان سے اپنی بیٹی بی بی حاجرہ کا نکاح کر دینا یہ تمہارے لیے باعث افتخار ہوگا۔ چنانچہ میرے والد محترم نے دوست احباب سے کہہ رکھا تھا کہ جب اس نام ونسب کا کوئی ولی اللہ ہرات میں ظاہر ہو تو مجھے فی الفور مطلع کیا جاوے۔

چنانچہ میرے والد کے اہل خاندان اور دوست احباب ہمیشہ ہی مطلوبہ شخص کی جستجو میں لگے رہتے تھے۔ مگر ایک دن اچانک حضرت عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ عالم استغراق

میں پھرتے پھراتے ہرات میں وارد ہوئے اور حضرت شیخ محمد بن اسحاق گرگانی کے مکان کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ حضرت شیخ محمد بن اسحاق گرگانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا نام و نسب معلوم کر کے اپنے مکان میں لے گئے اور میرے والد محترم کو مطلع کر دیا۔ میرے والد محترم حضرت عبدالرحیم کے دریافت ہوجانے پر اس قدر خوش ہوئے کہ ان کی موت واقع ہوگئی۔ آپ نے وقت نزع مجھے میری ہمشیرہ کے نکاح کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ حسب الحکم والد بزرگوار میں نے حضرت شیخ محمد بن اسحاق گرگانی کو خط لکھا کہ وہ حضرت سید عبدالرحیم کو لے کر قصبہ کھوتوال آجائیں۔ جب وہ تشریف لے آئے تو میں نے اپنی ہمشیرہ حاجرہ بی بی کا نکاح ان سے کر دیا۔ اور وہ کچھ مدت کے بعد واپس ہرات تشریف لے گئے۔ حضرت بی بی علیہا السلام نے اپنے خاوند کی توجہ سے مقام ولائت حاصل کر لیا۔ اور مجھے منازل سلوک طے کرنے میں راہنمائی فرمائی تھی یعنی جب میں ۱۲ سال کی عبادت اور ریاضت کے بعد ان سے ملا تو میری بہن نے دریافت کیا کہ فرید کہاں سے آئے ہو میں نے کہا باہر بیاباں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا ہوں اس نے کہا کہ درختوں کے پتے کھا کر اور پیٹ پر کاٹھ کی روٹی باندھ کر عبادت کرنا بے فائدہ ہے۔ جاؤ اس کو رازق اور علیم جان کر اس کی عبادت کرو۔ اور بغیر اس کی مرضی کے کچھ نہ کھایا کرو۔ حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا حکم سن کر میں پھر بیاباں میں چلا گیا اور ایک کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ کشی میں مصروف ہوگیا۔ جب ایک مدت کے بعد کنوئیں سے باہر آیا تو چڑیاں بہت شور مچا رہی تھیں۔ میں نے غصہ میں آکر کہا کہ اے چڑیو تم مرجاؤ تو وہ سب کی سب مرگئیں۔ مجھے ان پر ترس آیا تو میں نے پھر کہا کہ اے چڑیو تم زندہ ہوجاؤ تو وہ زندہ ہوگئیں۔ اس کے بعد جب میں اپنی ہمشیرہ کو ملا تو اس نے پھر پوچھا کہ فرید کیا کرتے رہے ہو میں نے کہا کہ ایک کنوئیں میں محو عبادت رہا ہوں۔ تو اس نے مسکرا کر کہا کہ کنوئیں سے باہر آکر چڑیوں کو مار کر اور پھر زندہ کر کے اپنی ولائت کو ثابت کرتے رہے ہو اور دل میں خوش ہوتے رہے ہو یہ کام تو نفس کو راحت پہنچانے کا باعث ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی ہمشیرہ سے پوچھا میری محترم بہن آپ نے یہ مرتبہ کیونکر حاصل کیا۔ میری بہن نے

فرمایا کہ میرے محترم بھائی یہ مقام مجھے صرف ایک رات کی عبادت کے صلہ میں حاصل ہوا ہے یعنی میرے محترم خاوند نے ایک رات عالم خواب میں پانی طلب کیا میں اُس وقت جاگ رہی تھی میں ان کا کلام سن کر فوراً پانی کا پیالہ لے کر حاضر ہوئی تو وہ دوبارہ عالم خواب یا استغراق میں چلے گئے تھے میں نے ان کو بیدار کرنا بے ادبی خیال کیا اور لیٹ جانے کو اپنے فرائض سے غفلت خیال کر کے تمام سخت سرد اور طویل رات ان کے سرہانے پانی کا پیالہ لے کر کھڑی رہی جب صبح نمودار ہوئی تو انہوں نے مجھے پانی کا پیالہ لئے کھڑی دیکھ کر حالات سے آگاہ ہو کر اور خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میرے لیے دعا فرمائی۔ اس وقت مجھ پر ہر قسم کے باطنی رموز و اسرار آشکار ہو گئے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس جلیل القدر خاندان کے چشم و چراغ حضرت سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری ہیں۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

حضرت علامہ اختر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بلند پایہ تالیف ''تذکرۂ اولیائے برصغیر پاک و ہند میں رسالہ قادریہ یعنی ملفوظات بابا صاحب سے روائت بیان کرتے ہیں کہ جب حضور شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ پاک زیر تعمیر تھا تو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بغداد شریف جا کر بنفس نفیس روضہ پاک کی تعمیر میں شرکت فرمائی تھی۔ آپ صبح سے لیکر شام تک مزدوروں کے ساتھ کام کرتے۔ مگر جب مزدوروں کو اُجرت تقسیم کی جاتی تو آپ اِدھر اُدھر ہو جاتے۔

ایک دن شیخ تاج الدین عبدالرزاق نے حضرت بابا جی سے فرمایا کہ اے شخص تم اچھے مزدور ہو کہ اُجرت تقسیم کرتے وقت کہیں روپوش ہو جاتے ہو بھائی آج اپنی اُجرت لے کر جانا مگر بابا صاحب رات کو پھر غائب ہو گئے اور حضرت شیخ عبدالرزاق سخت حیران ہوئے۔ مگر رات کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں حضرت شیخ عبدالرزاق علیہ السلام کو فرمایا کہ بیٹا یہ مزدور نہیں ہے۔ یہ فرید مسعود ہے جو برائے فیض آتا ہے۔ اس کا اکرام کرو دعوت کرو اور بااعزاز تمام رخصت کرو۔ حضرت

شیخ عبدالرزاق نے حسب ہدائت بابا صاحب کو خلعت دے کر رخصت فرمایا۔

بجاں جوئم رضائے تو بدل دارم وفائے تو ❋ کنم در دیدہ جائے تو بامید لقائے تو
بہاؤ الدین ملتانی کند ہر دم ثناء خوانی ❋ کہ تو محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قطب تھے۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی کے بلند پایہ عالم اور جامع الکرامات تھے۔ آپ مقتدائے حقیقت اور پیشوائے طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تھے۔ آپ کو سلسلہ چشتیہ میں بھی خلافت حاصل تھی۔ یوں سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت باقی باللہ سے سلسلہ چشتیہ میں حضرت عبداللہ سے اور سلسلہ سہروردیہ میں مخدوم عبداللہ سے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں شاہ سکندر کیتھلی سے خلافت یافتہ تھے۔ آپ نے ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوانہ رسومات سے باز رکھنے کے لئے ایک زبردست تحریک کا آغاز کیا تھا اس لئے آپ مجدد الف ثانی کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔

سلسلہ مجددیہ

آپ سلسلہ نقشبندیہ کی شاخ مجددیہ کے بانی ہیں ہندو و پاکستان میں مجددیہ سلسلہ کے بہت سے علماء اور صوفیاء ہوئے ہیں جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ میں نمایاں کام کیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت شاہ سکندر کیتھلی کے خلافت یافتہ تھے۔ اس لئے سلسلہ قادریہ سے دوسرے سلاسل کی نسبت زیادہ فیض حاصل ہوا تھا۔ اس لئے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ملفوظات اور مکتوبات میں بڑی وضاحت اور صراحت سے اپنے مشاہدات کا ذکر کر کے ان کی شان اقدس میں اپنا نذرانہ عقیدت اکثر پیش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے قبلہ گاہی خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے

بعض رسالہ جات میں فرماتے ہیں کہ:

فرمان: در قضاء مبرم ہیچ کس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ خواہم آنجا ہم تصرف کنم وایں سخن تعجب بسیار میکردند و اِستبعاد ے فرمودند۔

ترجمہ: قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے (حضور غوث پاک کو) حق حاصل ہے کہ اگر چاہوں تو اس میں تصرف کروں اس بات پر (خواجہ باقی اللہ) بہت تعجب فرماتے تھے اور بعید از فہم تصور فرماتے تھے۔

لیکن یہ بات بڑی مدت تک فقیر المجدد الف ثانی کے ذہن میں رہی۔ یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر پیر (شیخ الشیوخ غوث الصمدانی میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی حقیقت کو) ظاہر فرمادیا۔ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ قضاء کی دو اقسام ہیں یعنی

1. قضائے معلق
2. قضائے مبرم

قضائے معلق:

قضائے معلق دو طرح کی ہیں۔

1. ایک وہ قضاء جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ میں اللہ جل شانہ نے ظاہر فرمادیا ہے اور ملائکہ اس سے باخبر ہو گئے ہیں۔ یہ قضائے مبرم کی صورت ہے جو ٹل سکتی ہے۔
2. دوسری وہ قضاء ہے جس کا معلق ہونا صرف حق سبحانہ تعالیٰ کے پاس ہے اس قضاء کو پہلی قسم میں تبدیل ہوجانے کا احتمال ہے اور یہ دوسری صورت بھی پہلی صورت میں تبدیل ہو کر ٹل سکتی ہے اس طرح شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قول میں درست ہیں۔ اللہ اکبر۔ حضرت مجدد الف ثانی نے حضور غوث

پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان راحت جان کی تصدیق اپنے پیرو مرشد حضرت باقی باللہ سے روحانی طور پر زیادہ ترقی پانے کے بعد فرمائی۔ ورنہ حضور غوث پاک محبوب سبحانی ہیں۔

حضور غوث پاک کی شان:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں بیان فرماتے ہیں کہ ''میں مجدد الف ثانی، خیال کرتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام وصال سے قبل اس مقام ولائت کے ملجاء و ماویٰ تھے اور جس کسی کو راستہ کا فیض پہنچتا ہوتا تھا صرف حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے توسل اور توسط سے پہنچتا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کے انتقال کے بعد یہ عہدہ جلیلہ حضرت امام حسن پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو حاصل ہوا تھا۔

بعدۂ یہ بلند درجہ کا منصب بالترتیب آئمہ اہل بیت کو پہنچا تھا۔ اس طرح کسی بزرگ یا ولی اللہ کو فیض پہنچا ہے تو ان ہی آئمہ پاک کے توسط یا توسل سے پہنچا ہے۔ اور جس قدر اقطاب یا نجباء ہوئے ہیں۔ ان سب کے ملجا و ماویٰ یہی حضرات تھے کیونکہ اطراف کو لامحالہ اپنے مرکز سے ملنا ہی پڑتا ہے۔ اور مرکز اپنے اطراف سے ہر حال میں رابطہ رکھتا ہے۔

اس کے بعد درجہ بدرجہ آئمہ اہل بیت کو یہ بلند پایہ منصب ملا۔ آخر کار یہ اعلیٰ ترین منصب غوثیت محبوب سبحانی حضرت میراں سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مل گیا۔ جب تک یہ منصب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں ملا کسی دیگر بزرگ یا ولی اللہ کو اس منصب اعلیٰ پر فائز نہیں کیا گیا تھا۔ اور جب سے یہ منصب جلیلہ حضور غوث پاک کے تحت ہوا ہے تمام قسم کے فیوض و برکات کا منبع اور ملجاء حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ تمام اقطاب اور اولیاء اللہ اب حضور کی ذات بابرکات کے فیض مقدس سے سیراب ہوتے ہیں اور یہ کہ آئمہ پاک علیہم السلام کے بعد یعنی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت امام حسن عسکری تک کسی کو یہ منصب نہیں ملا ہے تا آنکہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اس منصب جلیلہ پر فائض ہوگئے۔

صحابیت ہوئی تابعیت ہوئی اس سے آگے قادری منزل ہے یا غوث

نسبت سلسلہ قادریہ کی برکات:

مولوی اسمٰعیل اپنے پیرو مرشد کے ساتھ پیش آئے ہوئے ایک واقعہ کا تذکرہ اپنے رسالہ صراطِ مستقیم میں اس طرح کرتے ہیں کہ جب انہوں نے حضرت شاہ عبدالعزیز سے بیعت کی تو اس کی برکت سے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح مقدس نے آکر اپنی خصوصی توجہ فرمائی۔ اور اس طرح آپ کو ان کے توسل سے ولائت حاصل ہوئی تھی۔

انوار قادریہ:

نقشبندی سلسلہ کے بلند پایہ شیخ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب سے میں نے (مظہر جان جاناں) حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خرقہ خلافت حاصل کیا ہے۔ میرے اندر فیض وانوار کی چمک بہت ہی تیز ہوگئی ہے اور میرا سینہ انوار سے پُر ہوگیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادری نسبت میں انوار کی چمک بہت زیادہ ہے۔ سبحان اللہ۔

حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مرید تھے۔ آپ عظیم علماء واکابرین اولیائے ہند میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ والد کی وفات کے بعد آپ حج بیت اللہ کو گئے۔ پھر روضہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوکر صلوۃ والسلام پیش کیا۔ اس دوران بے شمار اولیاء اللہ اور علمائے دین سے علم وعرفان دین متین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ سلسلہ سہروردیہ کی ہند میں اشاعت صرف آپ نے کی ہے۔ مدینہ رسول پر حاضری دینے کے بعد بغداد تشریف لائے اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ صرف اٹھارہ یوم بعد زیارت رسول اللہ سے فیض یاب ہوئے آپ

نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور کی دائیں طرف حضرت شہاب الدین سہروردی کھڑے ہیں ایک دیوار پر بہت سی خلعتیں لٹکی ہوئی ہیں۔ حضور سید الیوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور شہاب الدین کو فرمایا کہ ان خرقوں میں سے ایک خرقہ اسے دے دو چنانچہ حضرت شہاب الدین نے صبح سویرے حضور بہاؤالدین کو اپنے حجرہ شریف میں بلوایا اور دیوار پر سے ایک خرقہ ان کو دیدیا اور فرمایا کہ ملتان جاکر تبلیغ دین کرو۔ حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس میں بہت سے قصائد اور مناقب بیان کیے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک قصیدہ پیش ہے۔ جس کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

تو ہنگام پر پیشانی تو دروقت پشمانی
خبر گیری مریدانی و محی الدین جیلانی

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

روائت ہے کہ حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے وقت ملک بخارا کے ایک ولی کامل حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ارفع اور اعلیٰ شان کے بارے میں لوگوں کو خبر دی تھی۔ جب آپ پیدا ہوئے تو حضرت جی کے والد ماجد خواجہ بہاؤالدین کو اٹھا کر باباجی کی خدمت میں لے گئے۔ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے یہ بچہ وہی ہے جس کی خبر میں نے آپ لوگوں کو دی تھی۔ حضرت باباجی نے اپنے ایک مرید خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی تعلیم وتربیت پر معمور کیا۔ خواجہ امیر کلال ایک روحانی پیشوا اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔

تعلیم وتربیت:

حضرت خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے زیر تربیت علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ ہوتے رہے اس عرصہ میں حضرت بابا سماسی وصال کرگئے۔ اس لیے خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ امیر کلال سے بیعت کرلی۔

خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی فیض حضرت خواجہ عبدالخالق ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا تھا۔

فیضِ قادری:

شیخ عارف باللہ حضرت عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب باب نمبر ۲۵ میں بیان کرتے ہیں کہ قطب العباد غوث البلاد خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست فیض حاصل ہوا تھا۔ یعنی۔

ان غوث الاعظم رحمته الله علیه وقف یوما مع جماعته علی سطح و توجه علی طرف بخاری وشم رائحته الکرام وقال بعد وفاتی بمرور مائته وسبعة وخمسین عاما یولد رجل محمدی المشرب المسمی بہاؤ الدین محمد نقشبندی ویفوز بنعمة خاصتی۔

ترجمہ: حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے کہ بخارا شریف کی طرف منہ کر کے سونگھا اور بعد ازاں فرمایا کہ میرے انتقال کے، ۱۵ برس بعد ایک مرد جو محمدی مشرب ہوگا۔ جس کا نام بہاؤ الدین نقشبند ہوگا بخارا شریف میں پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے فیض یاب ہوگا۔ پس جس طرح حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ ویسے ہی ظہور ہوا تھا۔

جیسا کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

اَفَلَت شُمُوسُ الاولین وَ شَمسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ العُلٰی لا تَغرُبُ

ترجمہ: دوسروں کے چراغ جل کر بجھ گئے مگر میرا چراغ سورج کی مانند قیامت تک ہمیشہ روشن رہے گا آسمانوں کی بلندیوں میں۔

حضور غوث پاک سے عقیدت:

حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی۔ آپ نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس میں بہت سے قصائد کہے ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است

سید السادات حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ اولاد امجاد حضرت ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں سے تھے۔۔ آپ کا سلسلہ نسبت چند واسطوں کے بعد حضرت سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت محی الدین والملت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ حضرت شاہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت حضرت بابا گنج شکر سے عطا ہوئی تھی۔

حضرت مخدوم کلیری رحمۃ اللہ علیہ بڑے جلالی طبیعت کے مالک تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات اور خرق عادات واقعات کے ظہور ہونے کی روایات کتب تاریخ و سیر میں مذکور ہیں صاحب سرالاقطاب کا بیان ہے کہ اس نے شیر کو حضرت کی جاروب کشی اپنی دم سے کرتے دیکھا تھا۔ علامہ محمد اختر دہلوی مؤلف تذکرہ اولیاء ہند و پاک کا بیان ہے کہ اس نے حالت بیداری میں مخدوم کلیری کی زیارت کی تھی۔ مگر آپ کی ہیبت اور جلال کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہوگیا۔ مگر بعد میں مجھے کئی روز تک اپنی جائے رہائش سے خوشبو آتی رہی تھی۔ حضرت صابر کلیری بھی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس میں نذرانہ عقیدت اکثر پیش کیا کرتے تھے۔ ان میں سے صرف دو شعر بطور تبرک پیش ہیں۔

حضرت علامہ شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابو المعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بن سید رحمۃ اللہ علیہ جو برادر زادے حضرت شیخ

داؤد شیر گڑھی کے تھے۔ آپ بہت بڑے صاحب کرامت زاہد و عابد اور متوکل علی اللہ وَلی کامل تھے آپ اپنے گاؤں شیر گڑھ سے آکر لاہور میں آباد ہوگئے تھے۔ یہ محلہ آج بھی آپ کے نام سے منسوب ہے یعنی محلہ شاہ ابوالمعالی، آپ کی نسبت سے پکارا جاتا ہے۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر آپ کی بیعت کی تھی۔ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد ہر شخص زیارت غوث الثقلین سے مشرف ہوتا تھا اور بعد میں وہ زیارت رسول اللہ ﷺ سے مشرف ہوتا تھا۔

روائت ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابو المعالی خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک نہایت ہی عمدہ تسبیح آپ کی خدمت میں پیش کی۔ ملاں اخوند نعمت اللہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ملاں جی نے اپنے دل میں تسبیح لینے کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت جی نے وہ تسبیح ملاں نعمت اللہ کو عنائت کر کے فرمایا کہ یہ تسبیح اپنی خواہش کے مطابق لے لو۔ اس میں روزانہ سو بار درود پڑھا کرو اس سے مجھے تمہیں اور صاحب تسبیح کو بہت ثواب ہوگا۔

ملاں صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے بہت سہانا خواب آیا کہ وہ ایک جنگل میں سر برہنہ کھڑے ہیں اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس تشریف لائے اور ایک عمدہ دستار عنائت فرمائی۔ صبح کو حضرت ابوالمعالی نے ملاں نعمت اللہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور وہی دستار عنائت فرمائی۔

حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سچے عاشق تھے۔ حضور کی شان میں ایک عمدہ رسالہ تحفہ قادریہ تالیف کر کے اپنا نام حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ثناء خوانوں میں شامل کرلیا تھا۔ حضرت ابوالمعالی خیر الدین الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ قادریہ کے علاوہ اپنا کلام ایک دیوان کی صورت میں بھی ترتیب دیا تھا جو آج کل نایات ہے دیوان حضرت ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ میں جابجا حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس بیان فرمائی ہے نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

گر کسے واللہ بعالم از رہے عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

علامہ حضرت عبدُالحق مورخ ومحدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المحققین والمحدثین و المورخین حضرت علامہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف شرح فتوح میں حضرت ابومحمد محی الملت والدین محبوب سبحانی غوث الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

سیدنا و مولانا العارف الکامل وامام الائمۃ الطریق وشیخ الشیوخ......(شرح فتوح الغیب)

ترجمہ: حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں بیشمار خوبیاں و محاسن اور لاتعداد کمالات تھے۔ آپ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والائے صفات پر اپنی تالیفات یا تصنیفات میں بار بار مدح سرائی فرماتے ہوئے آپ سے اپنی مدد اعانت اور دستگیری کی فریاد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ اپنی بلند پایہ تالیف اخبار اخبار میں تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ: میرا اعتقاد ہے کہ میرا غوث ایک صاحب قدم ہے جو رقاب اولیاء کا مالک ہے کوئی سالک ایسا نہیں جو ان کی خدمت میں سر کے بل نہ جائے اور ان کے قدموں میں اپنا سر نہ ڈالے۔ یہ بات ان کی سرفرازی کی وجہ سے ہے۔ جن کا قدم مصطفی ﷺ کے قدم پر ہے بلکہ دم بدم قدم رکھتے ہیں انکے قدموں میں پائمال ہونا سر کی عین سعادت ہے جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفی ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ کی وراثت سے جمع کیا تھا وہ سب کچھ ان کے خلف صدق کو پہنچا ہے۔ دیکھو یہ کیسا غنا تھا۔ اگرچہ وارث

بہت ہیں۔مگر جو کچھ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ملا کسی اور کو نہیں ملا مال کی تقسیم وراثت بوجہ تعصب برابر برابر ہوتی ہے۔مگر حال کی تقسیم میں برابری نہیں ہوتی بلکہ اس میں برادری ہی نہیں ہوتی ہے۔ اگر اور قطب ہیں تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب ہیں۔ اور اگر سلاطین ہیں تو یہ سلطان السلاطین محی الدین ہیں۔جنہوں نے دین اسلام کو زندہ کیا۔اور ملت میں سے کفر کو ختم کیا۔کہ الشیخ محی الدین کا روحانی مرتبہ کہ ایجاد دین حی و قیوم سے ہے۔اور ان کا رتبہ غوث الثقلین ہے یہ اس لئے کہ جن اور انسان ان کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ مجھ بے کس نے بھی ان سے پناہ چاہی ہے۔اور ان کی درگاہ پر پڑا ہوں۔ان کی عنائت کے سوا میرا کون ہے اور نہ ہی ان کے لطف وکرم کے بغیر میرا کوئی فریادرس ہے۔

اس کے علاوہ شیخ محقق نے بارگاہ غوثیت میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ اور ارفع شان میں یہ کلام نذر کیا۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بالیقین راہبر اکابر دین
شیخ دارین وھادی ثقلین
زبدۂ آں سید کونین

❁❁❁

باب نمبر ۲۳:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب لعالمین۔ الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ والك واصحابك واولیائك یا خیر خلق اللہ۔ وبارك وسلم علیه۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک

شیخ موفق الدین بن قدامتہ المقدسی اور دیگر مصنفین اور مؤلفین نے اپنی اپنی کتب میں حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے۔آپ کی زیارت حاصل کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مریدوں ومحبوں کو بخش دینے کا وعدہ کیا ہے۔اس لئے ہر کوئی آپ کی زیارت کا مشتاق ہے ان کو آپ کے حلیہ شریف سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ظاہری اور دوسرا باطنی اگر کسی چیز کا ایک پہلو خوب صورت مگر دوسرا پہلو بدصورت ہو تو ایسی چیز حسین یا خوب صورت نہیں ہوسکتی خوب صورتی کے لئے ہر چیز کا ظاہر و باطن خوب صورت اور درست ہونا لازمی ہے چونکہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ظاہری اور باطنی طور پر حسین تھے۔اس لئے آپ کو خوب صورت یا حسین ہونے کا شرف حاصل تھا۔

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہری حلیہ شریف

آپ کا قدم مبارک درمیانہ تھا۔ اور جسم سڈول اور توانا تھا۔ آپ کا رنگ مبارک گندمی تھا۔ اس میں قدرے سرخ و سفیدی کی جھلک تھی۔ آپ کا سینہ مبارک کشادہ تھا۔ اس پر قدرے چھوٹے چھوٹے بال تھے۔ آپ کی ریش مبارک گھنی اور چوڑی تھی۔ اس میں نور کی جھلک نمایاں تھی۔ آپ کے ابرو مبارک بہت زیادہ باریک اور قدرے ملے ہوئے تھے۔ پیشانی پرنور ہویدہ تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک نہائت ہی حسین و جمیل تھا۔ سرخ ہونٹ، باریک اور اونچی ناک تھی خوب صورت اور چمک دار آنکھیں تھیں۔

لباس مبارک

حضور غوث رحمۃ اللہ علیہ ریاضت و مجاہدات کے بعد ہمیشہ بہت قیمتی لباس زیب تن فرماتے تھے جو بہت زیادہ پاکیزہ اور معطر ہوتا تھا۔ آپ ہمیشہ ہر روز نیا لباس زیب تن فرماتے تھے اور یہ لباس کسی دوسرے دن مرید یا سائل کو دے دیتے تھے جو لباس ایک دفعہ پہن لیتے وہ پھر کبھی نہ پہنتے تھے۔

لباس کے بارے میں آپ کے ارشادات

لباس جسم انسانی کی ایک اہم ضرورت ہے آپ نے فرمایا کہ لباس تین طرح کا ہوتا ہے۔

1. انبیاء کا لباس
2. اولیاء کا لباس
3. ابدال کا لباس

1. انبیاء کا لباس:

انبیاء علیہم السلام کا لباس مظہر جلال مطلق ہوتا ہے خواہ وہ روئی کا ہو یا اون کا یا

صوف وغیرہ کا ہو۔ وہ ہر حالت میں مظہر جلال ہوتا ہے۔

2. اولیاء کا لباس:

اولیاء کا لباس اس قدر ہوتا ہے کہ جس سے امور طریقت انجام پاسکیں یعنی مکمل طور پر ستر پوشی ہوجائے اس سے زیادہ وہ نفسانی خواہسات کا تقاضا خیال کر کے مسترد کردیتے ہیں۔ وہ اس طرح اپنی نفس کشی کرتے ہیں جو ایک مجاہدہ ہے۔

3. ابدال کا لباس:

ابدال کا لباس یہ ہے کہ جو کچھ مل گیا پہن لیا چاہے کم قیمت ہو یا بیش قیمت ہو ان کو ادنی اور اعلیٰ سے کوئی غرض نہیں ہوتی جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دے وہی شکر الحمد للہ کہہ کر قبول کر لیتے ہیں۔

عوام الناس:

عوام الناس کا لباس ان کے اپنے ارادہ اور مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں شریعت کے تقاضوں کا خیال نہیں ہوتا یہ اکثر کئی قسم کی آلودگیوں سے بھرا ہوتا ہے۔

ضرورت لباس:

لباس کی ضرورت ہر ذی روح بلکہ غیر ذی روح کو بھی ہے۔ درخت اور جانور چرند، پرند کو بھی لباس کی ضرورت ہے کیونکہ لباس سے ان کے اجسام زمینی اور سماوی حادثات سے محفوظ رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں لباس سے اجسام موسمی اثرات کی شدت سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ کیونکہ تندرست اور توانا ارواح پاک و صاف اور تندرست اجسام میں پائے جاتے ہیں۔ اور تندرست جسم پاک و صاف اور معطر لباس میں ہوتا ہے۔ اور لباس انسان کی ظاہری عظمت و بزرگی کا مظہر ہوتا ہے۔

پسینہ مبارک:

مفتی عراق علامہ ابو عبداللہ محی الدین محمد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت بیان

کرتے ہوئے علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ قلائد الجواہر میں تحریر کرتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ طیب العراق تھے یعنی آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔

ہاتھ مبارک

حضرت شیخ علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پیرو مرشد حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ انہیں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں لے گئے میں نے دیکھا کہ وہاں پر آپ کے وجود سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ جس سے تمام مجلس منور ہو رہی ہے۔ جب مجھ پر یہ نور کی شعاعیں پڑیں تو اس سے مجھ پر اسرار باطنی منکشف ہوئے۔ میں نے اہل قبور کے حالات و مناسب دیکھے۔ ملائکہ کی تسبیح سنی انسان کی پیشانی پر نیک و بد پڑھا۔ حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ یا حضرت اس کو سنبھالیئے۔ اس کی عقل زائل ہونے کا خطرہ ہے۔ حضور نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیا تو میری گھبراہٹ دور ہوگئی۔ میں اب تک آپ کے دست مبارک کا اثر اپنے سینے میں محسوس کرتا ہوں اور اس کی روشنی سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہوں۔ حضور نے اپنا یہی ہاتھ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے سینے پر بھی پھیر کر اس سے علوم فلسفہ کو محو کر کے پھر اس میں علم لدنی بھر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔ آپ جس مریض پر اپنا ہاتھ پھیرتے وہ ہر قسم کے روحانی اور جسمانی روگ اور بیماری سے صحت یاب ہو جاتا تھا گویا آپ کا دست مبارک دست رحمت تھا۔

انگلی مبارک:

حضرت دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ اولیاء میں حضرت شیخ ابو محمد محلی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روائت بیان کی ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہ رہا تھا۔ ایک دفعہ میں نے حضور کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ یا حضرت اجازت فرمائیں تا کہ میں مصر چلا جاؤں۔ آپ نے اپنی انگشت شہادت میرے منہ میں ڈال کر

فرمایا کہ اسے چوس لو میں نے ایسا ہی کیا۔ ازاں بعد آپ نے فرمایا کہ اب راستہ میں کسی سے کچھ نہ مانگنا تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ چنانچہ میں بغداد سے مصر تک بغیر کچھ کھائے پیئے سفر کرتا رہا۔ ہر وقت میں اپنے جسم میں پہلے سے بھی زیادہ توانائی محسوس کرتا تھا۔

حضرت عدی رحمۃ اللہ علیہ بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر گئے۔ مگر اس وقت رات کا اندھیرا پھیل رہا تھا چنانچہ حضور غوث پاک کی انگلی مبارک سے روشنی نکلنی شروع ہوگئی۔ جس کی مدد سے ہم قبرستان کی جھاڑیوں اور پتھروں سے بچ کر چلتے رہے۔

جبّہ شریف

شیخ علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے مرشد حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ مجھے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت یہ میرا مرید ہے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جبہ مبارک کو مجھے پہنا کر ارشاد فرمایا۔

یَا عَلِیُّ لَبِسْتَ قَمِیْصَ الْعَافِیَۃِ۔

ترجمہ: اے علی! تم نے عافیت اور تندرستی کا لباس پہن لیا ہے۔

اس طرح سابقہ پینسٹھ سال سے میں ہر طرح کی بیماری سے محفوظ ہوں۔

ٹوپی مبارک:

حضرت ابو عمرو مریفتی قدس سرۃ العزیز بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے ارشاد فرمایا:

"یا ابو عمرو! زتو باشد کہ خدا تعالیٰ مریدے بدہد نام وے عبدالغنی بن نقطہ کہ وے بلند باشد از بسیار اولیاء و خداوند تعالیٰ بوے

مفاخرت کند بر ملائکہ۔"

ترجمہ: اے ابوعمرو عنقریب اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں عبدالغنی ابن نقطہ نامی ایک مرید عطا کرے گا۔ جس کا رتبہ بہت سے اولیاء اللہ سے بلند تر ہوگا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر فرمائیں گے۔

بعدازاں آپ نے اپنی ٹوپی مبارک میرے سر پر رکھ دی اس کی وجہ سے خوشی اور ٹھنڈک میرے دماغ میں پہنچی تو میرے دل و دماغ پر عالم ملکوت کا حال واضح ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ جو کچھ جہان عالم میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح بیان کررہا ہے۔

اعصاء مبارک کا روشن ہونا:

حضرت علامہ عبداللہ بن اسد الیافعی ؒ اپنی مشہور تصنیف رَوض الریاحین میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک ؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت بہت اندھیرا پھیل چکا تھا۔ آپ اپنے اعصاء مبارک کو ساتھ لے کر باہر تشریف لائے۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضور اس وقت ضرور کوئی کرامت دکھائیں گے آپ مسکرائے اور اعصاء کو زمین میں گاڑ دیا۔ خدا کی قدرت سے اعصاء مبارک ایک مشعل کی طرح چمکنے لگا۔ اور اس کی روشنی سے تمام جگہ روشن اور منور ہوگئی۔ کافی دیر کے بعد جب حضرت عبداللہ واپس ہوئے تو آپ نے اپنے اعصاء مبارک کو پھر اکھاڑ لیا آپ نے فرمایا کہ بیٹا تم یہی چاہتے تھے۔ خدا کا شکر ہے تمہاری آرزو پوری ہوگئی۔

دریا پر بند باندھنا:

روائت ہے کہ ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زبردست طغیانی آئی دریا کا پانی اس کے کناروں سے نکل کر بغداد کی طرف آنے لگا تو شہر کے لوگ حضور غوث الاعظم ؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور التجا کی کہ یا حضرت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا

کریں کہ وہ اپنے کرم سے اہل شہر کو اس مصیبت سے نجات بخش دے۔ حضور غوث پاک ؒ اپنے اعصاء مبارک کو ساتھ لے کر دریا پر تشریف لائے اور اپنے اعصاء کو دریا کے کنارے گاڑ کر فرمایا کہ بس اس سے آگے نہ بڑھنا۔ خداوند تعالیٰ جل شانہ، کی قدرت سے دریا کا پانی اس جگہ سے واپس چلا گیا اور آج تک اس حد سے آگے ہرگز نہیں بڑھا۔ ایک اعصاء حضرت شاہ بدرالدین مثانوی سے منسوب اب تک موجود ہے۔

لوٹا مبارک سے نور پیدا ہونا:

حضرت علامہ ابوالحسن نور الدین علی الشطنوفی ؒ اپنی بلند پایہ تالیف بہجۃ الاسرار میں حضرت عبدالملک ذیال ؒ کی روایت سے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک ؒ اپنی رہائش گاہ سے دار العلوم قادریہ میں تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ایک لوٹا تھا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش حضور مجھے اس لوٹے سے کرامت ظاہر فرمائیں تاکہ مجھے آپ کے لوٹے سے عقیدت زیادہ ہوجائے۔ آپ نے میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور لوٹا مبارک زمین پر رکھ دیا۔ آپ کے اس لوٹے سے نور کی زبردست شعاع پیدا ہوئی جس سے زمین و آسمان روشن ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اس لوٹے کو دوبارہ زمین سے اٹھایا تو وہ بالکل اپنی سابقہ حالت میں آگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ذیال کیا تم نے اس چیز کی خواہش کی تھی خدا کا شکر ہے کہ اللہ نے تیری آرزو کو پورا فرمایا۔ روائت ہے کہ ان تاریخی واقعات کا حامل لوٹا آپ کے نورِ نظر حضرت سید حسن بدرالدین مثانوی ؒ کے پاس بھی تھا۔ جو آپ کے لئے ہمیشہ پانی سے پُر رہتا تھا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام شہر اور قصبے میری حکومت میں دے رکھے ہیں اور میری روحانی طاقت میری پیدائش سے پہلے صاف اور مصفا تھی۔

آواز مبارک:

حضرت علامہ ابوالحسن نور الدین علی الشطنوفی ؒ اور دیگر راویان عصر بیان

کرتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک بڑی گونج دار اور بے حد بارعب اور میٹھی تھی۔ جب آپ ارشاد فرماتے تو تمام سامعین دم بخود ہو کر بڑی توجہ سے حضور کا کلام موجز البیان سنتے تھے۔

کرامت:

آپ کی آواز مبارک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ عجیب بات پیدا کر دی تھی کہ حضور کی آواز دوسروں کو دور ونزدیک یکساں طور پر صاف سنائی دیتی تھی بلکہ اس ضمن میں بے شمار روایات موجود ہیں کہ حضور کا کلام دیارِ غیر میں بے شمار اولیاء اور مشائخ مع اپنے مریدین اور ہم مجلس سالکین کے سنتے اور لکھ لیتے بعد میں جب وہ ایسے لوگوں سے ملتے جو بغداد میں اپنی لکھی ہوئی باتیں بیان کرتے تو مصر، شام، خراساں، ہندوستان بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کی تحریر شدہ باتوں کے مطابق ہوتیں۔ گویا کہ آج سے صدیاں پہلے بھی لوگ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

وسعتِ نظر:

حضرت شہزادہ دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف سفینہ اولیاء میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خادم وخلیفہ حضرت شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی روائت سے بیان فرماتے ہیں کہ ایک شب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ مبارک سے باہر آئے تو میں نے وضو کے لئے پانی پیش کیا۔ آپ وضو فرمانے کے بعد مدرسہ سے باہر گئے پھر شہر سے باہر گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ تھوڑی دیر میں ہم نہاوند میں پہنچے پھر ایک مکان میں داخل ہوئے وہاں چھ اور شخص تھے۔ ہم نے مل کر جنازہ پڑھا۔ ایک شخص ایک لمبی مونچھوں والے آدمی کو اٹھا کر لایا۔ آپ نے اس کی مونچھیں کاٹیں کلمہ پڑھایا۔ اور فرمایا یہ اس کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ سب نے مل کر آپ

کے حکم کو ماننے کا اقرار کیا۔ بعد ازاں ہم چند ساعتوں میں اپنے مدرسہ واپس پہنچ گئے۔ رات بھر میں اس واقعہ کے بارے میں سوچ کر پریشان ہوتا رہا صبح میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور رات والے واقعہ کی تفصیل ارشاد فرمانے کے لیے عرض کیا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا جس شہر میں ہم گئے تھے وہ نہاوند تھا وہ چھ اجنبی آدمی ابدال تھے۔ جس کا جنازہ پڑھا تھا وہ ساتواں ابدال تھا جو آدمی مونچھوں والے شخص کو لایا تھا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور جس کی مونچھیں مونڈھ کر اسے کلمہ پڑھایا تھا وہ قسطنطنیہ کا عیسائی تھا۔ اب وہ مرنے والے ابدال کا قائم مقام ساتواں ابدال ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ العظیم

ظاہر و باطن پر نظر:

حضرت خواجہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف محفل نامہ میں حضرت شیخ ابو الحسن نور الدین علی الشطنونی رحمۃ اللہ علیہ کی مستند تالیف وتصنیف بہجۃ الاسرار کے حوالہ سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

”تم سب میرے سامنے شیشے کی بوتل کی مانند ہو جس سے ظاہر و باطن سب کچھ نظر آتا ہے۔“

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

ترجمہ: میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کو دیکھا تو وہ سب مجھے اس طرح نظر آئے جیسا کہ میرے ہاتھ میں رائی کا ایک دانہ ہو۔

کوئی انداز کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کمال حسن باطنی:

جس طرح انسان دنیا میں اپنے حسن ظاہری یعنی جسد انسانی کی ظاہری خوب صورتی مثلاً چہرہ ہاتھ، پاؤں، بال، ناک، کان، آنکھ، لباس یعنی ظاہری حرکات وسکنات سے مخلوق خدا کو نفع یا ضرر رسانی کرتے ہیں اس طرح انسان اپنے حسن باطنی یعنی اپنے جسم کی روحانی یا باطنی قوتوں سے اس دنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتا ہے ان روحانی قوتوں یا طاقت کے منبع کو جو کہ بالکل انسان کی ظاہری شکل کے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی لامحدود قوت کے ذریعے اپنے عامل کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے دیگر مذاہب کے عاملین اس منبع قوت واسرار کا نام ہمزاد وقرار دیتے ہیں اور وہ اپنے ہمزاد سے ہر قسم کے جائز اور ناجائز کام لیتے ہیں۔ ان کا منشاء مقصود صرف ذاتی بڑائی ہوتا ہے اور اللہ کی مخلوق کی فلاح و بہبود کا مسئلہ ان کے پیش نظر نہیں ہوتا ہے۔

مگر اولیاء اعظام کی روحانی قوت کے ذریعے ظاہر شدہ کرامات وتفرقات کا حاصل ومراد صرف اور صرف فلاح و بہبود خلق خدا ہوتی ہے ان کو اپنی ذات کی بڑائی یا شہرت ہرگز مطلوب نہیں ہوتی اگر ایک انسان اپنی کوشش یا مجاہدہ سے اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں میں اتحاد اور یگانگت پیدا کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے تابع کر کے مخلوق خدا کو خیر کثیر دیتا ہے تو اس اللہ والے سے ظاہر شدہ قدرت الٰہیہ کے خلاف کاموں کو تصوف کی اصطلاع میں کرامات یا خرق عادات واقعات کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ باطنی طاقت اپنی کمالیت کی بنا پر اپنے حاجت مندوں کے لئے بعد از ممات بھی تصرفات میں مصروف رہتی ہے۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بعد از وصال دستگیری فرمانا

بعض اولیاء اللہ جو صرف اپنی ظاہری زندگی میں ہی کرامات ظاہر کرنے کی طاقت ہوتی ہے مگر بعض ولی اللہ ہیں جو بعد از اں وصال کرامات ظاہر کرنے کی طاقت

رکھتے ہیں ان کی سرداری اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی ہوئی ہے جو اپنے کمال حسن کمال باطنی کی بدولت اپنے مریدوں اور دیگر سائلوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں گویا کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اب بھی اپنی لامحدود روحانی قوت کی وجہ سے ہماری دستگیری فرماے رہتے ہیں۔ اولیاء اللہ ہمیشہ آپ کے در دولت کے سوالی رہتے ہیں۔

قدم مبارک:

آپ کی ذات والائے صفات مجتمع کمالات کی شان بیان کرنا کسی کے علم وادراک میں کہاں اور کسی طرح آسکتا ہے جب کہ آپ کے قدم مبارک کی شان ہی کسی کے فہم میں نہیں آسکتی آپ کا فرمان ہے ر میں قدم بقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مگر آپ کی رسالت کے درجے میں مجھے کوئی راہ نہیں ہے۔ آپ کے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں اس مضمون کو اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمت نے اس طرح بیان کیا ہے۔

گردنیں جھک گئیں سر بجھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا
تاج فرق عرفاء کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باغ دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

آپ کے اعلان **قدمی هٰذہ علی رقبۃِ کُل وَلی الله** کے بارے میں تفصیلاً کسی اور جگہ بیان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

فضیلت سید الکونین کونبیوں میں حاصل ہے
علم اولیاء میں ہے سیادت غوث اعظم کی
عقیدے کا جو پکا ہو یقین بھی جس کا راسخ ہو
یقیناً ہوگی اس کے دل میں عظمت غوث اعظم کی

صحابہ میں علی چاند ہیں اور اولیاء میں یہ تاباں
امامت ان کی اشرف ہے ولائت غوث اعظم کی

مریدوں کے دلوں میں نقش نام پیر پیراں ہے
عقیدت مند رکھتے ہیں محبت غوث اعظم کی

مسلمانانِ عالم میں ان کی ہے گیارھویں رائج
بھری آفاق بھر میں ہے ہر طرف رحمت غوث اعظم کی

(حضرت غلام دستگیر نامیؔ، مؤلف: نسب نامہ رسول ﷺ)

❁❁❁

باب نمبر ۲۳:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ وعلی غوثنا قطب ربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی شیخ الملک والجن والانس حضرت میراں سید شاہ محمد محیی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

آفتابِ علم وعرفان کا غروب:

اہل علم وعرفان و مورخین کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا ابو محمد عبدالقادر الجیلانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہما آغاز ماہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری میں اچانک علیل ہوگئے اور چندہی یوم میں آپ کی علالت نے شدت اختیار کرلی آپ کو بذریعہ کشف معلوم ہوگیا کہ اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہونے کا وقت قریب ہوا چاہتا ہے اس لئے آپ نے اپنے اہل خانہ اور دیگر احباب کو اس صورت حال سے باخبر کردیا۔

اہل خانہ اور متعلقین کو ہدایات:

آپ نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اپنے تمام اہل خانہ اولاد و احباب اور مریدین کو طلب فرمایا اور ان کو فرداً فرداً امور دین پر سختی سے عمل پیرا ہونے کے لئے ہدایات فرمائیں اور سب کو شریعت مطہرہ اور طریقت کے اصول وضوابط پر عمل کرنے کے لئے تاکید فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ دین کی اساس تقویٰ اور پرہیزگاری

پر ہے اور اسلام کی بنیاد توحید پرستی اور محبت خیر الانام بانی اسلام حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے پر ہے، اس کے بغیر سب زہد و مجاہدات بے کار ہیں۔

اطاعت رسول:

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

ترجمہ: اے میرے حبیب آپ لوگوں کو فریاد دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہو تو میری اطاعت کرو خدا تم سے محبت کرے گا۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

تقدیر الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے روز ازل تمہاری قسمت میں جو کچھ اچھا یا برا پیش آنا ہے لکھ دیا ہے۔ تم پر لازم ہے کہ مشیت ایزدی پر صبر و شکر کا دامن تھامے رہو اس کی نعمتوں پر شکر اور آزمائشوں اور سختیوں پر ثابت قدم رہو اور ہر وقت اس کی رضا پر راضی رہو۔ قضاء اور قدر کو بخوشی قبول کرو اور ہمیشہ صابر و شاکر رہو۔

حصول علم:

علم کے بغیر مجاہد اور خلوت نشینی لاحاصل ہے جب تک شریعت میں امر و نہی کا علم نہ ہو سلوک کے منازل کا حصول ممکن نہیں ہے یہاں علم سے مراد حصول علم خدادانی ہے۔

ورع:

شریعت کے اصول و ضوابط پر مکمل طور عمل کرنے کو صوفیاء ورع کہتے ہیں

ورع زہد و عبادت کا سرچشمہ ہے اور زہد و عبادت کا ماحاصل وصل اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

وصل:

وصل کی کئی اقسام ہیں یعنی سالکین کو ان کی روحانی حیثیت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ یا قرب حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً

1. وصل الی اللہ

یہ اولیاء اللہ کا مقام مشاہدہ ہے۔

2. وصل فی اللہ

یہ عارفین اور کاملین کا مقام مشاہدہ ہے۔

3. وصل من اللہ

یہ اہل عشق و جذب کا مشاہدہ ہے، انبیاء اور رسل کا مقام بھی وصل من اللہ ہے۔

4. وصل مع اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقام ہے۔ **اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا** کا یہی مطلب ہے۔

جب اولیاء اللہ کو وصل الی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے تو ان کو بحکم خداوندی۔

جب سالک اپنی ذات و صفات کو مٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فنافی الذات کا مقام عطا کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ خود اس کے کان، آنکھ، ہاتھ، اور زبان بن جاتا ہے پھر بندہ اس کے ساتھ پکڑتا ہے اس کے ساتھ حملہ کرتا ہے اور چلتا ہے۔

(مفہوم حدیث قدسی)

یعنی اس سے صفات خداوندی کا ظہور ہوتا ہے اور صفاتِ انسانی محو ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کو باہر سے کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اس

مضمون کو اپنے کلام میں یوں ادا کیا ہے۔

دائكَ فيكَ وَ ماتبصُرُ

دَوَائكَ فيكَ وَلَا تشعُرُ

ترجمہ: تیری بیماری تیرے اندر ہے مگر تو نہیں جانتا۔ تیری دوا تجھ سے ہی ہے مگر تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔

تزعم انك جرم صغير وفيك يطوى العالم الاكبر۔

ترجمہ: تیرا خیال ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے حالاں کہ تیرے اندر عالم کبیر لپٹا ہوا ہے۔

وانت الكتاب المبين الذى باحرف يظهر المضمر۔

ترجمہ: اور تو وہ کتاب بیان کرنے والی ہے کہ تیرے حروف سے پوشیدہ امور ظاہر ہوتے۔

وانت وجود نفس الوجود ومافيك موجود لا يحصر۔

ترجمہ: اور تو خود وجود ہے اور نفس وجود بھی ہے اور جو کچھ تیرے اندر موجود ہے وہ تیرے لئے بے حد وحساب ہے۔

تجھ کو باہر کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے تیرے اندر سے نکلے گا۔

آپ کے صاحبزادے قطب الافاق حضرت سید عبدالرزاق ؒ کا بیان ہے کہ حضور غوث الاعظم ؒ کے وصال سے ایک دن پہلے آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات جاری تھے۔ آپ ان کلمات کا بار بار تکرار کرتے تھے۔

وعليكم السلام ورحمه الله وبركاته غفر الله لى ولكم وتاب الله على وعليكم بسم الله غير مودعين۔

ترجمہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بخشے اور میری اور تمہاری توبہ قبول فرمائے بسم اللہ تشریف لاؤ اور وداع نہ

کئے جاؤ۔

آپ کے بیٹے حضرت سید موسیٰ ؒ نے آپ سے عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ آپ کس حال میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا میں علم خدائے عزّوجل میں کروٹیں بدل رہا ہوں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالجبار ؒ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو کیا تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا میرے تمام جسم کے اعضاء میں سخت درد اور تکلیف ہے مگر دل مسرور اور مطمئن ہے۔

آخری لمحات:

وصال سے کچھ دیر پہلے آپ نے تازہ پانی سے غسل فرمایا اور نماز عشاء ادا فرمائی اور کافی دیر تک اوراد و وظائف میں مصروف رہے پھر اللہ کے حضور سر کو سجدہ میں رکھ کر امت رسول ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک لمبی ثنا و حمد بیان کرنے کے بعد یہ دُعا مانگی۔

یا اللہ! میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت پر رحمتیں نازل فرما۔ یا اللہ! اپنے پیارے حبیب محمد رسول اللہ کی امت کو بخش دے۔

یااللہ! میرے پیارے نبی محمد مصطفی ﷺ کی امت سے درگذر فرما اور اس پر اپنی برکتیں نازل فرما۔ اسی اثناء میں ایک پکارنے والے کی آواز آئی کہ میرے محبوب نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف لوٹ آ تو اس سے راضی اور وہ تم سے راضی ہوا۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ جب آپ نے یہ ندائے سروش سنی تو اپنے سر مبارک کو سجدہ سے اٹھایا اور بستر پر لیٹ گئے اور حاضرین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

1. میرے ارد گرد سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ میں ظاہر میں تمہارے ساتھ ہوں مگر باطن میں کسی اور کے ساتھ ہوں۔
2. میرے اور تمہارے درمیان بہت زیادہ دوری ہے یعنی میرا روحانی مقام اتنا

بلند ہے کہ تمہارے ذہنوں کو وہاں تک رسائی ممکن نہیں ہے۔

- میرے پاس اور بھی مخلوق خداوندی اور ذی وقار ارواح آ رہی ہیں اس لئے ان کا احترام کرو۔ ان کے لئے جگہ چھوڑ دو یہ جگہ بابرکت ہے اس کو تنگ نہ کرو۔ ان سے ان کے لئے خالی کرو، ان کا ادب کرو اور جگہ دو۔
- اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی فرماتے رہے۔ السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ توبہ کرو۔ اور صف میں شامل ہو جاؤ۔
- میں خود آپ کی طرف آ رہا ہوں (اس وقت آپ نے اپنی طرف اشارہ کیا) نرمی کرو۔ آسانی کرو۔ آپ اس قسم کا کلام فرماتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا۔

استعنت بلا الہ الا اللہ الحیی الذی لایموت ولا یغشی۔
سبحان من تعزز بالقدرت وقہر العباد بالموت۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

آپ کے صاحب زادے سید موسیٰ کا بیان ہے کہ حضور کا یہ کلام آخری تھا۔
آپ کے صاحب زادے حضرت سید موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور غوث پاک ﷫ اس حالت پر پہنچے تو آپ کی زبان میں کچھ لکنت پیدا ہوگئی آپ نے تھوڑی دیر اس لفظ کا تکرار جاری رکھا۔ پھر اسے ٹھیک طرح ادا کر لیا اور اللہ۔ اللہ۔ اللہ فرماتے ہوئے خاموش ہو گئے۔ اس طرح آپ کی روح پاک جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

عالم گیر سوگ:

جب حضور غوث الاعظم ﷫ کے وصال اَلم وملال کی خبر بغداد والوں نے سنی تو ان پر یہ خبر بجلی بن کر گری۔ لوگ فرطِ غم والم سے بے ہوش ہو گئے۔ تمام بلادِ

اسلامیہ کے شہر قصبات اور دیہات کے لوگ پیدل یا سواریوں پر حضور کے در دولت کی طرف روانہ ہو گئے۔ تاکہ حضور غوث پاک کی آخری رسومات میں شامل ہو کر اپنی بخشش اور فلاحِ دارین کا وسیلہ حاصل کر سکیں۔ اس طرح تھوڑی ہی دیر میں حضور غوث پاک کی قیام گاہ پر اولیاء امراء علماء، عوام اور خواص کا ایک بڑا عظیم اجتماع ہو گیا۔ ارواح مبارکہ ملائکہ رجال الغیب اور جنات کے گروہ ہر طرف سے آ رہے تھے۔ گویا کہ ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ آپ کا جنازہ دن کے وقت اٹھانا ممکن نہ تھا۔

موقع کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے خدام، احباب، خلفاء اور اولاد نے فیصلہ کیا کہ آپ کا جنازہ رات کو اٹھایا جائے۔ تاکہ جنازہ میں شہر اور دیگر شامل شدگان کو سہولت میسر آ جائے اس لئے آپ کی آرام گاہ باب الازج کی جامع مسجد میں تعمیر کی گئی۔ جامع مسجد باب الازج آپ کے محترم استاد اور پیرومرشد حضرت ابوسعید المبارک الخرمی ﷫ کی تعمیر شدہ ہے اس کا انتظام حضرت ابو سعید المبارک الخرمی ﷫ نے آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ آپ آخری وقت تک اس کے منتظم رہے۔

تاریخ وصال:

آپ کی تاریخ وصال کے بارے میں مورخین و مصنفین کے درمیان بڑا تضاد ہے صاحب قلم حضرات نے آپ کی تاریخ وصال سات ربیع الثانی۔ نو ربیع الثانی دس ربیع الثانی گیارہ ربیع الثانی اور سترہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری بیان کی ہیں۔ چنانچہ ۵۶۱ ہجری کے سال پر سب متفق ہیں البتہ تاریخ وصال کے ضمن میں بیشتر صوفیاء اور علماء اور مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ حضور غوث پاک ﷫ کا وصال ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ کی شب کو ہوا اور دس ربیع الثانی کے دن کو بوجہ سالکین و مریدین دفنایا نہ جاسکا۔ دس اور گیارہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ کی درمیانی شب کو آپ دفن ہوئے۔

اس طرح گیارہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری کی صبح کو لاکھوں مخلوق خدا کا اجتماع

1440 − 561 = (879)

آپ کی قبر مبارک پر جمع ہوگیا۔ یہ اجتماع دس یوم تک جاری رہا اور ۷ تاریخ کو تمام لوگ ایصال ثواب کر کے اپنی اپنی منازل کو روانہ ہوگئے۔ اور آپ کی زندگی میں جو گیارہویں شریف کا ختم ہونا شروع ہوا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے کے اقدامات کیئے گئے۔

گیارہویں شریف:

آپ کے سلسلہ کے منسلک طالبین ہر ماہ گیارہویں تاریخ کو گیارہویں شریف کی تقریب منا کر فلاح دارین حاصل کرتے رہتے ہو۔ اہل مشاہدہ حضرات کا بیان ہے کہ گیارہویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض ایسی روحانیت کا نزول ہوتا ہے جو دینی اور دنیوی امور کو سرانجام دینے کے لئے بڑی مفید ہوتی ہے۔

اولیاء اور مشائخ علیہم الرحمت نے حضور کی تاریخ وصال اپنے اپنے کلام میں اس طرح بیان کی ہے۔

سلطان عصر شاہ زماں قطب الاولیاء
باید وفات روز قیامت علامتے
تاریخ و وقت و فاتش چوں بخواستم
گفتا سروشِ غیب و فاتش قیامتے ۵۶۱

اس طرح ایک اور صاحب نے آپ کی تاریخ وصال اس طرح بیان فرمائی ہے:

ان باز اللہ سلطان الرجال
جاء فی عشق تو فی کمال

لفظ عشق سے آپ کا سن پیدائش اور لفظ کمال سے آپ کی عمر ظاہر ہوری ہے اگر دونوں کو جمع کریں تو سنہ ۵۶۱ ہجری کا سن نکلتا ہے۔

اس مضمون کا ایک اور شعر ملاحظہ ہو۔

جنابِ غوث الاعظم قطب عالم کہ نورش تاختہ از مہ ماہی
سنش کامل و عاشق تولد و فاتش دان از معشوق الٰہی

کلام سید ناصر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ مذکور رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے سخنور اور سخن شناس تھے۔ ان کا کلام بہت دل نشین اور دل پذیر ہے۔ ان کی مشہور و معروف تالیف دہ گلشنِ مسرت علم و دانش میں بیش بہا اضافہ ہے۔ علامہ صاحب نے حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی مدح و تعریف میں چند اشعار فرمائے ہیں جو قارئین حضرات کی خوشنودی طبع کے لئے پیش ہیں:

آنکہ بے شک قطب ربانی بود
بے کمال محبوبِ سبحانی بود
شاہِ شاہاں شیخ عبدالقادر است
دل نشین و دلربا و دلبر است
سید عالی نسبت در اولیاء است
نورِ چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است
سال مولودش زاوج کبریاء
گفت ہاتف زیب تاجِ اولیاء
سال مولودش کہ بس رنگیں تر است
شد رقم کہ محبوب عبدالقادر است
عقل سال نقل آں عالی شیم
صاحب فردوس عالی زدرقم

سال مَولودش آں معلّٰی شان
ہاتفم گفت کاشف دوجہاں

حضرت خواجہ بختیار رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت کی عمر مبارک نوّے سال ہے۔ مختلف ادوار کا نقشہ بڑی عمدگی سے کھینچا ہے۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

نود سال حیاتش بود تفصیلش زمن بشنو
بہ ہژدہ سال از جیلاں بہ بغداد
پئے تحصیل علمی ہفت سال اندر شمار آمد
بہ بست و پنج سالش انقطاع
چہل سالہ بہ دعوت سوئے حق خواندن خلائق را
حساب عمرایشاں بود من گفتم بہ

✿✿✿

باب نمبر ۲۳:

بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحِیمِ

الحمد لله رب العالمين۔ الصلوة والسلام على سيد المرسلين وجد الطيبين والطاهرين واصحابه المكرمين واوليايه المقربين و غوث المستغثين ابو محمد محى الدين الجيلانى وقطب الاقطاب وبارك وسلم۔

تذکرہ ازدواج امکرمات سیدنا مولانا ابومحمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی محفل پاک میں حاضر تھے کہ آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ آپ نے اتنی عمر گزر جانے کے بعد شادی کیوں کی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹا مجھے خوف تھا کہ شادی کے بعد میری خانگی مصروفیات میری عبادت کے اوقات پر اثر انداز نہ ہو جائیں اس لیے میں اپنی زندگی کے اوّلین پچاس سال مجرد رہا لیکن سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے مجھے ساری زندگی مجرد رہنا بھی گوارہ نہ تھا۔ میری دانست میں یہ بات ہے کہ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب وہ وقت آپہنچتا ہے تو وہ کام خود بخود ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب وہ وقت آ گیا تو اللہ تعالیٰ

نے مجھے چار بیویاں عطاء فرمائیں جو مجھ سے کامل محبت رکھتی ہیں۔

ازدواجی زندگی کا آغاز:

آپ نے پہلا نکاح حضرت سیدہ حلیمہ صغریٰ بنت سید امیر محمد یوسف بن سید یونس بن سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ، (جو اولاد حضرت امام جعفر صادق سے تھیں) سے کیا۔

اس کے علاوہ حضور غوث پاک نے مختلف اوقات میں مزید تین بیویوں سے نکاح فرمائے تھے ان مکرمات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

1. حضرت بی بی سیدہ صادقہ بنت حضرت سید امیر محمد الشافعی رحمۃ اللہ علیہا۔
2. حضرت بی بی سیدہ مؤمنہ رحمۃ اللہ علیہا۔
3. حضرت بی بی سیدہ محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا۔

یہ تمام مکرمات و محترمات بیبیاں خود بڑی خوبیوں کی مالکہ تھیں اور بلند پایہ روحانی مقامات پر فائض تھیں اور صاحب حال تھیں۔ حضرت سید عبدالجبار بن حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کے حجرہ مبارکہ میں ایک نوری روشنی ملاحظہ کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ بغیر روشنی جلائے مصروف عبادت رہتی تھیں۔

اولاد غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ:

ان نیک شعار اور عالی وقار مکرمات سے حضور غوث پاک کی اولاد پیدا ہوئی۔ ان اللہ والوں نے اپنے اسلاف کے مشن کو نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ ان کو ہر طرح سے ترقی اور کامیابی سے ہم کنار فرمایا۔

اِن ذی شان اور عالی وقار باعث صد افتخار بزرگوں کے کارناموں کا ذکر جو ان اللہ والوں نے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کے ضمن میں سرانجام دیئے تھے ان کے اپنے مقام پر آئے گا۔ انشاء اللہ۔

علامہ حضرت عبداللہ الجبائی کا بیان ہے کہ آپ کی کل اولاد ۴۷ لڑکے اور ۱۸ لڑکیوں پر مشتمل تھی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

محل اول حضرت سیدہ بی بی حلیمہ صغریٰ بنت سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہما

آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والی اولاد کی تفصیل اس طرح ہے۔

لڑکے:

1. حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔
2. حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
3. حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ۔
4. حضرت سید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

لڑکیاں:

1. حضرت سیدہ بی بی نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا۔

محل دوئم حضرت سیدہ بی بی صادقہ بنت سید محمد الشافعی رحمۃ اللہ علیہما

آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والی اولاد کی تفصیل اس طرح ہے۔

لڑکے:

1. حضرت سید ابوبکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ۔
2. حضرت سید محمد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔
3. حضرت سید سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
4. حضرت عبدالجبار سید رحمۃ اللہ علیہ۔

۵. حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
۶. حضرت سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

لڑکیاں:

۱. حضرت سیدہ عائشہ بی بی۔
۲. حضرت سیدہ حلیمہ بی بی۔
۳. حضرت سیدہ خدیجہ بی بی۔
۴. حضرت سیدہ رجا بی بی۔
۵. حضرت سیدہ عابدہ بی بی۔
۶. حضرت سیدہ یاسین بی بی۔

محل ثالث حضرت سیدہ بی بی مومنہ رحمۃ اللہ علیہا

لڑکے:

۱. حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
۲. حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ۔
۳. حضرت سید ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ۔
۴. حضر سید محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ۔
۵. حضرت سید محمد ذکریا رحمۃ اللہ علیہ۔
۶. حضرت سید عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ۔
۷. حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

لڑکیاں:

۱. حضرت سیدہ جمال بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔
۲. حضرت سیدہ زاہدہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔

۳. حضرت سیدہ شاہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔
۴. حضرت سیدہ خاتم بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔
۵. حضرت سیدہ خیر النساء بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔

محل رابع حضرت سیدہ بی بی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ کے بطن پاک سے مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔

لڑکے:

۱. حضرت سید ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
۲. حضرت سید یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔
۳. حضرت سید عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ۔
۴. حضرت سید محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ۔
۵. حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ۔
۶. حضرت سید عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ۔
۷. حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ۔
۸. حضرت سید عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ۔
۹. حضرت سید ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۰. حضرت سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

لڑکیاں:

۱. حضرت سیدہ ذاکرہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔
۲. حضرت سیدہ فاکرہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔
۳. حضرت سیدہ اُم الفضل رحمۃ اللہ علیہا۔

سادات گیلانیہ:

حضرت سید السادات منبع الکمالات محی الملت والدین ابو محمد عبدالقادر گیلانی محبوب سبحانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کے صاحب شرف آباؤ اجداد دیار طبرستان کے علاقہ گیلان کے معروف صاحب علم و عرفان اور راہبر و راہنمائے سالکین و عارفین و کاملین تھے آپ کے بزرگوں کے مریدین اور معتقدین عالم اسلام کے ہر شہر اور قریہ میں موجود تھے۔ جب آپ بغداد شریف میں تشریف لائے تو آپ اپنی شخصیت کا تعارف کروانے کے لئے اپنے صاحب عزت و وقار بزرگوں کو حوالہ دیتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے۔

انا الجیلی محی الدین اسمی
واعلامی علی راس الجبال

حضور غوث الاعظم کی اختیار کردہ مخزن فیض و برکات بلندی نسبت کو آپ کی صاحب بصیرت اولاد نے اپنی شخصیات کا تعارف کروانے کے لئے نسبت بلندی کو ہی اختیار کیا ہوا ہے اور اس نوری نسبت کے طفیل ان کے فضائل و شمائل اور خصائل میں ہر آن ترقی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء۔

آپ کی اولاد اور مریدین آپ کی اس بابرکت نسبت کے واسطہ اور وسیلہ سے دربار خداوندی سے ظاہری اور باطنی خیر و برکات کے خزانے حاصل کرتے رہتے ہیں۔

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے نسبت مجھ کو
حشر تک میرے گلے میں بھی ہے پٹہ تیرا
(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

حضور غوث پاک کی ظاہر نسبت پر اور نام پر لاکھوں سلام ہوں۔ ان میں

بے شمار مخفی اسرار و رموز پوشیدہ ہیں۔

عبارات اور ان کے اعداد کا اثر:

علمائے اہل خیر اور ماہرین علم الکلام کا بیان ہے کہ الفاظ اور کلام اور ان کے اعداد کے اثرات برابر ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک عالم علوم ظاہری بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آیت مبارکہ لکھ کر فیض و برکات حاصل کرلیتا ہے اور اسی فیض و برکات کو علم جفر کا ماہر ۷۸۶ کا عدد لکھ کر حاصل کر لیتا ہے پھر اسی فیض و برکات کو ایک سالک یا طالب صادق دربار مرتضائی میں یا علی ادرکنی فی سبیل اللہ (اعداد کا مجموعہ ۷۸۶) کا استغاثہ کر کے حاصل کرلیتا ہے اور ان اسرار و رموز کو ایک صاحب سالک معلوم کر کے اپنی ذات کو ہر آن محو جمال رکھتا ہے۔

گیلان اور گیلانی الفاظ میں مخفی اسرار

لفظ گیلانی کے اعداد:

گ+ی+ل+ا+ن+ی

۲۰+۱۰+۳۰+۱+۱۰=۱۲۱

دربار مرتضائی کا استغاثہ = یا علی کے اعداد = ۱۲۱:

ی+ا+ع+ل+ی=۱۲۱

گیلان کے اعداد:

گ+ی+ل+ا+ن=۱۱۱

۲۰+۱۰+۳۰+۱+۵۰=۱۱۱

حرف الف کے اعداد:

ا+ل+ف=۱۱۱

۱۱۱=۸۰+۳۰+۱

حرف الف حضرت آدم علیہ السلام پر نازل شدہ صحیفہ کا پہلا حرف ہے اور تمام حروف ابجد کا سردار اور امام ہے حرف الف اللہ تعالیٰ کی شان صمدیت کا مظہر ہے اس لیے یہ حرف دیگر حروف کی ہر آن مدد اور اعانت کرتا رہتا ہے۔ مگر خود کسی سے کسی قسم کے عدد کا خواہاں نہیں ہے گویا کہ ایک گیلانی کو اپنی ذات کی تعمیر اور تزئین کے لئے اسکا اپنا واسطہ اور وسیلہ کافی ہے اور کسی کو دوسرے سلسلہ سے کچھ لینے کی ضرورت نہیں ہے مگر اسے دیگر سلاسل کے سالکین کی ہر آن مدد اور اعانت کرنا ضروری ہے یہی ہمارے اجداد کی سنت ہے۔

مزرع چشت و بخارا و اجمیر
کونسی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

گیلانیوں کی امتیازی شان:

حضور غوث پاک کی اہل بصیرت اولاد امجاد نے اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کا احسن فریضہ ادا کرنے کے لئے عرب کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں ہر قریہ اور شہر میں مساجد خانقاہیں اور آستانے اور درس گاہیں قائم کر کے لافانی شمعیں روشن فرمائیں ان کی روشنی اور فیض سے اہل اسلام تا قیامت مستفید ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ (کلام حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ)

✿✿✿

باب نمبر ۲۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله على ما مضى۔ والحمد لله على ما بقى۔ والصلوة والسلام على سيدنا محمد خير الورى۔ مدحتك يا رسول الله صلى الله على النبى الامى انت خيار الله۔ المستغاث لى حضرت الله تعالى۔ والسلام على اله واصحابه وبارك وسلم عليه۔

وجہ لقب محی الدین:

رئیس المحدثین علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف مبارک ''نزہتہ الخاطر الفاتر'' میں بیان فرماتے ہیں کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ آپ کا لقب محی الدین کس طرح مشہور ہو گیا آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں ایک لمبے سفر کے بعد بغداد آرہا تھا سفر کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اور میں پابرہنہ تھا۔ اثنائے راہ مجھے ایک بہت ہی ضعیف و نزار آدمی ملا جس کا چہرہ بیماری کی وجہ سے زرد تھا اور سخت بیمار معلوم ہوتا تھا۔ زمین پر لیٹے ہوئے اس نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا اور التجا کی کہ یا سیدی مجھے اُٹھنے کے لئے سہارا لگا دیں۔ میں نے اس لاغر انسان کو سہارا دے کر جب بٹھا دیا تو وہ بیمار اور لاغر آدمی میرے دیکھتے ہی دیکھتے نہایت ہی طاقتور اور تندرست و توانا دکھائی دینے لگا۔ اس پر مجھے بہت زیادہ حیرت ہوئی۔

پھر وہی آدمی مجھ سے مخاطب ہوا اور پوچھنے لگا: یا حضرت کیا آپ مجھے

پہچانتے ہیں حضرت غوث پاک نے اپنا سر مبارک نفی میں ہلایا تو اس اجنبی آدمی نے
بہت غمناک ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت میں آپ کے پیارے نانا پاک حضرت محمد
رسول اللہ ﷺ کا پیارا دین ہوں۔ میں اپنے ہی ماننے والوں کے ہاتھوں اتنا نحیف و
نزار ہوگیا ہوں کہ اب مجھے پہچاننا مشکل ہوگیا ہے۔ یا حضرت آپ نے خود ہی مشاہدہ
فرمالیا ہے کہ میں آپ کے طفیل تندرست ہوکر پھر سے طاقتور ہوگیا ہوں۔ گویا کہ اللہ
تبارک تعالیٰ جل شانہ نے مجھے آپ کے ذریعے سے از سرِ نو زندگی عطا کی ہے اس وجہ
سے یا سیدی یا حبیبی آپ کا نام نامی اسم گرامی آج سے حضرت سیدنا محی الدین ہے۔

سید المرسلین خاتم النبیین شافع المذنبین ﷺ کے دین مبین کی آواز مبارک کی
تائید وحمائت میں اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا خوشنودی نے اثر پیدا کیا۔ میں یا سید محی
الدین کا شور برپا ہوگیا۔ آپ جہاں جاتے آپ کو یا سید محی الدین کے خطاب سے
پکارا جاتا۔ چنانچہ جب آپ جامع مسجد تشریف لے گئے تو سب سے پہلے ایک شخص ملا
اور بولا اَلسلام علیکم یا سید محی الدین حالانکہ اس سے قبل مجھے کسی نے بھی اس لقب سے
یاد نہیں کیا تھا۔

محی الدین ایک حقیقت ہے:

حضرت علامہ محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں کہ:

اسلام: ظاہری اعمال و افعال کا نام ہے۔

ایمان: باطنی اعتقادات اور تعینات کا نام ہے۔

دین: اسلام اور ایمان کا نام ہے یعنی دین ان دونوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ گویا کہ
دین بنی نوع انسان کے اعمال و عقائد ظاہری و باطنی صورت و معنی روحانی و جسمانی کے
جامع نظام کا نام ہے۔ اس نظام دین میں اگر تھوڑا سا خلل واقع ہوجائے تو دین میں
خامی وکجی واقع ہوجاتی ہے۔ یعنی انسان صراط مستقیم سے ہٹ جاتا ہے یعنی گمراہ ہوجاتا
ہے۔ پھر اس کی راہنمائی کے لئے انبیاء اور رُسل مبعوث ہوتے رہے جن کا سلسلہ خاتم
النبیین پر آکر اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ حضور پُرنور صاحب یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

ﷺ کے بعد یہ رشد ہدائت کا اہم منصب آپ کے نائبین یعنی اولیائے کرام کے سپرد
ہوچکا ہے۔

اب دینی نظام کو جاری رکھنے کے لئے اُمت رسول اللہ ﷺ میں ہر وقت
اور ہر دور میں اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ روزِ قیامت تک جاری رہے گا
امت مسلمہ میں ان مصلحین یا اولیاء اللہ کے بلحاظ علمی، ادبی، ظاہری، باطنی، روحانی
وجسمانی افعال و کردار کے بے شمار درجات ہیں۔ مثلاً خلیفہ، امام، غوث، قطب،
دیوان، ابدال ؒ ان کے علاوہ مجدد محدث ؒ مفسرین بھی امت کی راہنمائی کے لئے اللہ
تبارک وتعالیٰ پیدا فرماتا رہا ہے اور یہ سلسلہ ابد تک قائم رہے گا۔ مگر ظہور صرف ایک
ہی محی الدین کا ہوا ہے اس سے پہلے نہ محی الدین پیدا ہوا تھا اور نہ ہوگا احیائے دین
اور اشاعت دین کا کام جو آپ نے شروع فرمایا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت اور
نصرت عطا فرمائی۔ اور آپ کے مریدین، خلفاء تلامذہ اور اولاد پاک کے بے شمار
مشائخ اور صوفیاء نے اشاعت دین اور احیائے دین کے لیے ہر محاذ پر بڑی کامیاب
جنگ لڑی اور ہر جگہ پر فتح پائی۔

احیائے دین:

خلافت راشدہ کے بعد حصول اقتدار کی خاطر لوگوں نے اولیاء اللہ فقہا و آئمہ
صوفیاء اور مشائخ کو حق بات کہنے پر خنجر اور زہر کے بے دریغ استعمال سے قتل کرو
اکر درباری ملازمین کو زر و مال دے کر، عہدے اور خطابات سے نواز کر ان صالحین
کے خلاف بغاوت و کفر کے فتوے جاری کروائے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا
جانے لگا قرآن اور احادیث نبوی سے دوری کو اہل علم اس طرح بیان فرماتے ہیں:

1. خلافت بغداد اپنی اہمیت کھو چکی تھی برائے نام خلیفہ عباسی عیاشی اور رنگ رلیوں میں مصروف رہتا تھا۔ اس کے محلوں میں سینکڑوں کنیزیں ہوتی تھیں جن میں وہ ہر وقت بیٹھا رہتا تھا۔
2. اندلس میں بنو امیہ کی حکومت دم توڑ چکی تھی خلیفہ نت نئی محلاتی سازشوں کا

شکار رہتا تھا اور ملحقہ ریاستوں کے عیسائی بادشاہوں کے ہاتھوں بے بس تھا۔

- ۳ مصر میں باطنیہ عقیدہ کے حکمران الحاد اور بے دینی کے نظریات پھیلا رہے تھے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دولت خبیثیہ کے نام سے پکارا ہے۔
- ۴ ہندوستان اور افغانستان میں سلطان محمود غزنوی کے سب جانشین بھی زوال پذیر تھے۔ ہندو راجے اور مہا راجے اپنی ذلت آمیز شکستوں کا بدلہ لینے کی تیاری میں مصروف تھے جن سے بادشاہ بالکل بے خبر تھے۔ گویا کہ سارے عالم اسلام میں طوائف الملوکی کا دور تھا۔ اس وجہ سے مسلمان سیاسی اخلاقی اور معاشی بدحالی کا شکار تھے۔ آپس میں اخوت اور یگانگت کے تمام اصول وضوابط کو فراموش کر چکے تھے۔ اب باہمی تفرقہ بازی کو ہوا دینے کے لئے مناظروں، مشاعروں اور جلسوں کا اہتمام کیا جانے لگا جس میں فریق مخالف کے نجی معاملات تک کو ہدف تنقید بنایا جاتا۔ اور اس کی عزت پر طرح طرح کے الفاظ چست کئے جاتے۔ ان اجتماعات میں تالیاں بجائی جاتیں، بھنگڑا ڈالا جاتا، گالیاں دی جاتیں، لڑائیں ہوتیں، قتل ہوتے۔ اس طرح اشاعت دین تو کیا احیائے دین کے لئے بھی کام کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو گیا تھا۔ ایسے پُرآشوب دور میں اللہ تعالیٰ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور فرما کر مسلمانوں کو اپنی رحمت اور برکت سے مالا مال فرمایا۔ الحمد للہ۔

چنانچہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری باطنی میں کمال حاصل کر کے عوام الناس کی رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے اور دین مبین کی از سر نو تنظیم فرما کر اسے حیات دوام عطا فرمائی۔ سبحان اللہ۔

اشاعت اسلام:

علمائے دین اور اصحاب سیر کا فرمان ہے کہ آپ کی مجالس پاک میں ہر فرقہ و مذہب کے لوگ شامل ہوتے تھے۔ اور لاکھوں یہود اور نصاریٰ نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اور بے شمار مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر

اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کر کے آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے مسلمانِ عالم کی رہبری اور باشعور راہنمائی کے لئے سلسلہ عالیہ قادریہ کو جاری فرمایا تاکہ عابد زاہد باعمل صالح متقی اور اولیاء اللہ فقہاء اور صوفیاء پیدا ہوتے رہیں۔ چنانچہ آپ کی اولاد امجاد خلفاء اور تلامذہ نے دنیا کے ہر ملک و شہر اور قصبات میں جا کر درس گاہیں، خانقاہیں قائم کر کے اشاعتِ اسلام کے ضمن میں گرانقدر خدمات سر انجام دیں ان اللہ والوں کا تذکرہ بطور تبرک کیا جاتا ہے تاکہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی رفعت شان میں مزید اضافہ ہو۔

اولادِ امجاد:

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ امام الطریقین، سید العارفین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی محبوب سبحانی، شہبازِ لامکانی کی نظر نے جہاں کفار کو مسلمان کیا وہاں صرف نام کے مسلمانوں کو بھی مخلص مومنین کے زمرہ میں داخل فرمایا اور باعمل اور باشعور سالکوں کو عامل و کامل اولیاء اللہ بنایا پھر اپنے دوست و احباب سب کو عارف و کامل بنایا۔ اس طرح اپنے صاحب زادوں کو ولائت کے اعلیٰ مدارج پر فائز فرمایا۔ ان صاحب بصیرت اور باکردار صالحین نے اپنے عظیم والد کے اعلیٰ کام کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ ان کی سعی و کوشش سے دین کو اشاعت کے میدان میں بہت بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں جن کا مجملاً ذکر پیش ہے۔

حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

آپ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں وعظ اور درس دیا کرتے تھے۔ حضور غوث پاک کے وصال کے بعد دارالعلوم قادریہ کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے اس عہدہ پر آپ تاحیات فائز رہے۔ اس طرح آپ نے بے شمار لوگوں کو درس اسلام دیا۔ اور بے شمار سالکوں کی راہنمائی فرما کر انہیں کامل بنایا۔ آپ کا وصال ۱۵ شوال ۵۹۲ ہجری ہوا۔ آپ کا مزار اپنے والد کے قریب ہے۔ آپ کے ایک صاحب زادے کا نام

حضرت سید سلیمان رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کے دوسرے صاحب زادے حضرت ابو المنصور عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب حال اور باکرامت اولیاء اللہ تھے حضرت سید غوث محمد اوچ شریف والے ان کی اولاد سے ہیں۔ ملتان، حجرہ اور دیگر سادات اوچ شریف کی شاخیں ہیں۔ سید السادات حضرت شاہ علی صابر کلیری ان میں سے ہیں۔

حضرت قطب الآفاق سید تاج الدین عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے علوم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائے تھے سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ دار العلوم تاریہ کے ناظم اعلیٰ مقدر ہوئے تھے۔ اشاعت دین کے سلسلہ میں بلادِ اسلامیہ میں دور دور تک سفر کر کے وعظ فرماتے تھے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی رفعت شان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اے عبد الرزاق تو بھی ایسے لوگوں میں سے ہو جو کوہ قاف سے اس پار رہتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا میں اور دل حضرت اقدس کے حضور حاضر رہتے ہیں۔ حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ ۶ شوال سن ۶۰۳ ہجری کو وصال کر گئے۔ مزار باب الحربِ بغداد میں ہے۔ آپ کی نسل پاک سے بڑے بڑے صاحب کمال اولیاء اللہ ہیں جن کا ذکر پیش ہے۔

حضرت سید عماد الدین صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ

آپ قاضی القضاۃ کے عہدۂ جلیلہ پر فائض تھے بلادِ اسلامیہ میں واقع اوقاف کے ناظم اعلیٰ تھے۔ علاوہ ازیں اپنے والد حضرت تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دار العلوم قادریہ کے ناظم مقرر ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی آپ دربار غوثیہ کے بعد دار العلوم قادریہ کے ناظم مقرر ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی آپ دربار غوثیہ کے منتظم اور سجادہ نشین بھی تھے۔ اس طرح آپ کو علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل

تھا۔ آپ نے اشاعت دین کے ضمن میں بڑی گراں خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی اولاد امجاد نے حماۃ قاہرہ حلب، مثانیاں، گولڑہ میں درسگاہیں قائم کر کے اشاعت دین کو جاری فرمایا اور ان ممالک کے لاکھوں انسانوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا تھا۔

حضرت سید جمال الدین حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں آپ کو حضور غوث پاک نے اپنی گود میں لے کر فرمایا تھا کہ جمال الدین میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے حیاتِ جاوداں عطا کر دی ہے۔ تم بہت لمبی مدت تک زندہ رہو گے اور حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو گے جب تم ان سے ملاقات کرو تو میرا اسلام ان کو کہہ دینا۔

اولیاء اور مشائخ کا بیان ہے کہ حضرت حیات المیر زندہ پیر ہر وقت سیاحت میں رہتے ہیں اولیاء و مشائخ سلسلۂ عالیہ قادریہ کی تربیت و راہنمائی فرماتے رہتے ہیں حضرت مفتی غلام سرور لاہوری مصنف رسالہ خزینۃ الاولیاء میں بیان فرماتے ہیں کہ سن ۱۰۵۰ ہجری میں آپ لاہور تشریف لائے تھے۔ آپ سے حضرت شاہ لطیف بری امام علیہ الرحمت حضرت سید محکم الدین شاہ مقیم حجروی اور سید شاہ عبدالشکور مثانوی نے کسب فیض کیا تھا۔ ان کے علاوہ آپ کی مجلس پاک جو واقع خانقاہ میاں میر لاہوری میں بے شمار سالکین نے فیض پایا تھا۔

حضرت سید ابو المحاسن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو المحاسن رحمۃ اللہ علیہ بن تاج الدین سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم باعمل صاحب فیض باکرامت ولی اللہ تھے آپ اپنی خوبیوں اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے زینت بغداد کے لقب سے مشہور تھے آپ کا وصال سن ۶۴۴ ہجری میں ہوا مزار شریف بغداد میں ہے

حضرت سید ابوالفضل شیخ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے علوم ظاہری اور باطنی اپنے والد محترم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے تھے۔ حدیث شریف کے بڑے زبردست عالم تھے۔ اشاعت دین کے سلسلہ میں حلب تشریف لے گئے۔ حلب ہی بقیہ زندگی درس و تدریس دین میں بسر کر کے سن ۶۰۰ ہجری میں وصال پایا۔ آپ کا مزار حلبہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت سید شہاب الدین علی نصر رحمۃ اللہ علیہ بن سید صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے جد حضرت سید قطب الافاق سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور ان میں مزید کمال اپنے والد بزرگوار قاضی القضاۃ سید عماد الدین صالح نصر سے حاصل کیا تھا کچھ مدت قاضی القضاء کے عہدے پر فائض رہے بعد میں ایک یہودی جو محکمہ مال کا افسر تھا اور علماء دین کو وظیفہ دیتے وقت تنگ کرتا تھا۔ اس کی موقوفی پر خلیفہ سے تنازعہ پیدا ہوا تو آپ نے یہ عہدہ چھوڑ دیا۔ آپ نے تباہی بغداد سے دو ماہ قبل سن ۶۵۶ ہجری میں وصال فرمایا اپنے اجداد کے پہلو میں دفن ہیں۔

حضرت سید شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے دینی اور دنیاوی فیض اپنے والد بزرگوار سے پایا تھا ہمیشہ درس و تدریس میں مصروف رہتے تھے۔ فتوح الغیب آپ کے لئے لکھی گئی تھی۔ اشاعت دین کے لئے مصر تشریف لے گئے اور مصر میں ایک دار العلوم قائم فرمایا۔ آپ اس میں تا زیست درس دیتے رہے آپ کا وصال سن ۵۷۳ ہجری میں مصر میں ہوا۔ آپ کا مزار مصر میں ہے۔

حضرت سید سراج الدین عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے تمام علوم ظاہری اپنے والد مکرم و معظم سے حاصل کئے تھے کچھ

عرصہ مفتیٔ عراق رہے۔ پھر اسے ترک کر کے تبلیغ دین میں مصروف ہوئے۔ آپ سن ۵۷۹ ہجری میں وصال کیا۔

حضرت سید ابوالفتح داؤد بن سید سلیمان قدس سرہ العزیز

آپ نے علوم ظاہری اور باطنی اپنے دادا حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے تھے۔ اور ان میں کمال اپنے والد حضرت سید سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی حاصل کیا تھا۔ آپ کا وصال سن ۶۴۸ ہجری میں ہوا۔ آپ اپنے جد کے پہلو میں دفن ہیں۔

حضرت سید ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے تمام علوم فنون اپنے والد محترم حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے تھے تبلیغ دین کے سلسلہ میں آپ دمشق تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک عرصہ تک عوام الناس کو درسِ قرآن و حدیث فرماتے رہے آخر سن ۶۱۸ ہجری کو وصال کر گئے، مزار دمشق میں ہے۔

حضرت سید ابو اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے کسب فیض اپنے دادا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اور بعد میں اس کی تکمیل اپنے بھائی حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ آپ اپنی اعلیٰ صفات اور کمالات سے زینت اہل عراق کے اعلیٰ لقب سے مشہور تھے سید عبد القادر اوچی آپ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت سید عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

آپ فقہائے بغداد میں سے تھے۔ آپ کے دونوں فرزند سید ذکریا اور سید یحییٰ عالم متبحر تھے۔ موصوف جناب غوث پاک کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔

ذکر خلفائے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ

جیسا کہ گذشتہ اوراق میں مذکور ہوا ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں پوتوں، نواسوں، پڑپوتوں اور ان کی اولاد پاک نے اشاعت دین کے سلسلہ میں اطراف عالم میں دعوت حق دینے کے لئے وطن عزیز کو خیر آباد کہہ دیا اور دین اسلام کے افق پر چاند و ستارے بن کے روشن ہوئے۔ اس طرح آپ کے خلفاء اور دوست احباب بھی اشاعت دین کے لیے بے مثل کارنامے سر انجام دیے ان اللہ والوں کا ذکر خیر بھی رحمت و برکت سے خالی نہ ہوگا ذیل میں ہم بطور تبرک چند ایک مشائخ عظام اور اولیاء کرام کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔

خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

یہ سابقہ اوراق میں مذکور ہو چکا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ولائت ہند عنائت فرمائی اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حکم سے وارد ہند ہوئے۔ آپ کی تبلیغ سے یہاں کے لوگ گروہ در گروہ حلقۂ اسلام میں شامل ہوئے۔ آپ کے خلفاء حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مخدوم علاؤالدین علی صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت نظام الدین اولیاء نے سلسلہ چشتیہ کو ہندوستان میں جاری کر کے بے شمار لوگوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا اور بے شمار لوگوں کو اولیاء کے زمرہ میں داخل فرمایا۔

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

یا غوث معظم نور ھدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سماء

دو بزم نبی عالی شانی ستار عیوب مریدانی
در ملک ولائت سلطانی اے منبع فیض وجود سخاء

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قامت
اقطاب جہان در پیش درت اُفتادہ چوں پیش شاہ گدا

معیں کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرا کرام تو شد
شد خواجہ از اں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

خواجہ عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے خواجہ عبدالقاہر کے مرید اور خلیفہ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بلکہ ولائت عراق آپ نے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی تھی۔

خواجہ شہاب الدین سہروردی کی پیدائش:

روائت ہے کہ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت شیخ محمد قریشی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض پیش کی کہ حضرت اولاد سے محروم ہوں نظر کرم فرمائیں۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹا تمہیں خوش خبری ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نیک اور صالح اطوار فرزند ارجمند عطا کرے گا۔ مگر کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضور نے ایک صالح فرزند کی خوش خبری دی تھی۔ دستگیری فرمائیں، حضور غوث پاک مسکرائے اور فرمایا۔ بھائی جا کر غور سے دیکھ اور اسکی پرورش دھیان سے کرنا یہ بڑا ہو کر اقطاب میں سے ہوگا۔ حضور کا فرمان حرف بحرف درست ثابت ہوا۔ سبحان اللہ۔ حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے روحانیت کے مالک اور صاحب سلسلہ بزرگ ہیں۔ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی، خواجہ بہاؤ دین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ مخدوم جلال الدین بخاری اور مخدوم یحییٰ ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ سہروردی کو خوب پھیلایا۔

خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ سہروردیہ کو ہندو پاک میں خوب پھیلایا۔ غیاث الدین بلبن اور شمس الدین التمش، ناصر الدین محمود اور دیگر شہنشاہان ہندو پاک آپ کے مریدوں میں شامل ہیں جو بہت بڑے زاہد و عابد تھے اور اسلام کے بہت بڑے مبلغ تھے۔ قطب الدین ایبک جو اعلیٰ خصائل اور صفات کا حامل تھا وہ بھی خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین چشتی کا معتقد تھا۔

خواجہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالحق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف خوارق الاحباب فی معرفت الاقطاب میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنی مجلس پاک میں رونق فرور تھے آپ نے بخارا کی طرف منہ کر کے ہوا کو سونگھا اور تبسم فرمایا حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ یا حضرت ارشاد فرمائیں کہ کیا ماجرا ہے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبارک زبان حق بیان سے ارشاد فرمایا کہ آج سے ڈیڑھ سو سال بعد ملک نجارا میں ایک درویش بہاؤالدین نقشبند نام سے پیدا ہوگا جو اویسی طریقہ سے ہم سے اکتساب فیض و عرفان اس طرح حاصل کرے گا۔ جس طرح کہ ہم سے آپ لوگ حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح فرمایا تھا بالکل اسی طرح ہوا۔

علامہ مذکور مزید فرماتے ہیں کہ جب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے راہ سلوک میں قدم رکھا۔ تو خواجہ خضر علیہ السلام نے حاضر ہو کر فرمایا کہ اے درویش! حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے در پاک کی گدائی کرو کیونکہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات ہی وسیلہ کبریٰ برائے حصول ولائت اور واسطہ عظمیٰ برائے وصول فیض و درجات ہے۔ چنانچہ حضرت بہاؤ الدین نقش بند رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف راغب ہو کر الغیاث یا غوث الاعظم فی سبیل اللہ الغیاث یا غوث الثقلین بحق المصطفیٰ و المرتضیٰ والفاطمہ یا غوث الاعظم شیئاً للہ پکارتے ہوئے سو گئے خواب میں حضور غوث الثقلین تشریف لائے اور فیض و عرفان کے جام پلائے۔ سبحان اللہ۔

خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بخارا اور سمر قند میں اشاعت دین کے لئے کارہائے نمایاں کیے تھے آپ کے اس مشن کو آپ کے خلفاء نے بہت ترقی بخشی اس وجہ سے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں نہ صرف ترقی ہوئی بلکہ اس میں بے شمار اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقش بند کے خلفاء

حضرت خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء نے بخارا شریف اور اس کے نواح میں اشاعت دین کے سلسلہ میں بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں مثلاً خواجہ علاؤ الدین عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے دار العلوم قائم کیے لوگوں کو درس و تدریس دیتے رہے۔ خواجہ عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ نے سمر قند میں درس قائم کر کے اشاعت دین اسلام کو جاری رکھا۔ آپ کے خلیفہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی آ کر خانقاہ تعمیر کر کے دینی کام کو شروع کیا اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مرید اور بعدہ اپنا خلیفہ نامزد فرمایا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ ہائے سہروردیہ اور چشتیہ سے بھی نسبت تھی۔ مگر حضرت مجدد کو جو عقیدت اور محبت حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے تھی وہ کسی اور سے نہیں تھی۔ آپ حضور غوث پاک کی رفعت شان کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

> "میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم وصال سے قبل اس مقام ولائت کے ملجاء و ماویٰ تھے جس کسی کو فیض پہنچا حضرت علی المرتضیٰ کے واسطہ سے پہنچا حضرت علی المرتضیٰ کے بعد یہ جلیل القدر منصب بالترتیب آئمہ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پہنچا یہاں تک کہ یہ منصب اعلیٰ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہو گیا۔ آئمہ اور حضور غوث پاک کے درمیانی مدت یعنی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام و حضرت غوث الاعظم کے درمیانی عرصہ میں یہ منصب اعلیٰ کسی اور کو ہرگز نہیں ملا۔" (مکتوبات شریف)

آپ مزید فرماتے ہیں:

"حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس مقام کبریٰ پہ فائض رہیں گے۔ سب فیوض و برکات آپ کے وسیلہ سے لوگوں کو ملتے ہیں۔ احقر کے خیال میں آپ کا یہی قول آپ کے ولی ہونے کی دلیل ہے۔" (روح المعانی)

پاک و ہند میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے خلفاء کی دینی خدمات کسی تبصرہ کی محتاج نہیں ہیں انہوں نے سلسلہ ہائے سہروردیہ اور چشتیہ کے مشائخ عظام کے شانہ بشانہ اور سلسلہ نقش بندیہ کے مشائخ عظام کی ہمراہی میں خدمت دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دی آج بھی سب سلاسل سرگرم عمل ہیں۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سب کی دستگیری فرماتے رہتے ہیں سبحان اللہ۔

سن فریاد پیراں دیا پیرا میں آکھ سناواں کہنوں ہُو
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی، میں جیہے لکھ تینوں ہُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے، تے درتوں دھک نہ مینوں ہو
میں وچہ ایڈ گناہ نہ ہوندے باھوتوں بخشیندوں کینوں ہو

دیگر

سن فریاد پیراں دیا پیرا، تے میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
میرا بیڑا وچ کھیراں دے جتھے مچھ نئیں وینده ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی، میری خبر لیئو جھٹ کر کے ہو
پیر جنہاں دا میراں حضرت باہو، سویو کنڈے لکدے ترکے ہو

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "ہمعات" میں بیان فرماتے ہیں کہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کے اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے راہ جذب کی

تکمیل کرنے والوں میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت اولیاء کے ذریعے مکمل طور پر استقامت حاصل کی ہے۔ اس لئے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی قبر مبارک میں زندوں کی طرح دور و نزدیک تصرف فرماتے ہیں۔ آپ اپنے ہم عصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیاء کرام کے لئے حصول ولائت اور وصول فیض کا وسیلہ کبریٰ اور واسطہ عظمیٰ ہیں۔ اس ضمن میں حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری کا فرمان بطور سند پیش ہے۔

گر کسے واللہ بعالم ازمے عرفانی است
ازطفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

تلامذہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے متواتر چالیس سال درس و تدریس اور رُشد و ہدایت میں صرف فرمائے اس مدت میں بے شمار طلباء اور اولیاء اللہ نے آپ سے کسب فیض کیا۔ ان سب فیض یافتہ لوگوں کا ذکر اس مختصر رسالہ میں ہرگز ممکن نہیں ہے صرف چند مشائخ یا اولیاء اللہ کا ذکر بطور تبرک برائے فائدہ قارئین کرام پیش ہے۔

حضرت شیخ ابوعمر قریشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مداح اور عقیدت مند تھے تبلیغ دین کے لئے مصر میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب درس گاہ میں درس دیا کرتے تھے بعض مؤرخین آپ کو حضرت شہاب الدین عمر کا والد بیان کرتے ہیں۔ اس طرح آپ کی بہت لمبی عمر ہوئی ہوگی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت ولی اللہ تھے ایک دفعہ دریائے نیل آپ کی رحمت دعا کی برکت سے جاری ہوگیا لیکن جب دوسرے سال پھر بند ہوا تو آپ نے اپنے لوٹے کا پانی اس میں ڈال کر فرمایا۔ لے اب چل تو دریا میں طغیانی آگئی۔ آپ نے ۵۶۴ ہجری کو وصال فرمایا۔ امام شافعی کے روضہ کے نزدیک دفن ہیں۔

حضرت شیخ قصیب البانْ موصلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ قصیب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید اور خلیفہ تھے آپ اہل موصل کو اکثر وعظ فرمایا کرتے تھے قاضی موصل آپ کے مخالفین میں سے تھا وہ ایک دفعہ آپ کو گرفتار کر کے قید خانے کو لے جارہا تھا کہ راستے میں آپ کی کرامت دیکھ کر تائب ہوگیا یعنی آپ نے یکے بعد دیگرے تین شکلیں بدل لیں۔ آپ کا وصال ۵۷۰ ہجری میں ہوا۔

حضرت شیخ ابوسعید قیلولی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے مشائخ کبار میں سے تھے آپ حضور پاک کے بہت بڑے مداح تھے حضور کی بے شمار کرامات خرق عادات واقعات و تصرفات آپ نے روائت فرمائے ہیں۔ آپ قیلولہ میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ نے اشاعت اسلام کے لئے بہت کام کیا ہے۔ آپ نے ۵۷۵ ہجری میں وصال فرمایا۔ مزار قیلولہ میں ہے۔

حضرت شیخ عمر صیرفی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بڑے صاحب کرامت ولی اللہ تھے آپ اکثر روحانی طور پر زمین و آسمان کی سیر کرتے رہتے تھے۔ ادار منفردین میں سے تھے یعنی آپ دائرہ قطب سے بالکل خارج تھے آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپ کا وصال ۵۷۷ ہجری مین ہوا مزار مکہ میں ہے۔

حضرت شیخ ابوسعید بن شبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کاملین میں سے تھے۔ آپ دور و نزدیک یکساں طور پر تصرف کرتے تھے۔ آپ کے مرید کا جہاز سمندر میں غرق ہونے کو تھا کہ اس نے آپ کے نام کی نذر مان کر آپ سے امداد کرنے کی درخواست کی تو اس کا جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ آپکا وصال ۵۷۹ء میں ہوا مزار مصر میں ہے۔

حضرت شیخ ابومؤید شعیب مغربی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ ایک دفعہ آپ کے مرید کا گدھا جنگلی شیر نے مار ڈالا۔ مرید روتا ہوا حضرت شعیب مغربی کے دربار میں آیا اور شیر کے خلاف استغاثہ کر دیا۔ آپ نے جنگل کے شیر کو بلا کر اسے حکم دیا کہ تم نے اس شخص کے گدھے کو مار کر اس کے روزی کمانے کے وسیلہ کو ختم کیا ہے۔ اس لئے آج سے تم اس کی ملازمت میں رہا کرو۔ چنانچہ تمام عمر وہ مرید شیر سے گدھے کا کام لیتا رہا۔

حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے عالم دین اور صاحب تصانیف کثیرہ ہوئے ہیں۔ آپ نے حضور غوث پاک کی شان اقدس میں مناجات اور قصائد لکھے ہیں جن میں سے چند ایک حضرت محمد بن یحییٰ نے اپنی بلند پایہ تصنیف قلائد الجواہر میں درج فرمائے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک قصیدہ کے چند اشعار کا ترجمہ پیش ہے:

ترجمہ:

1. سواریوں پر منزلیں طے کرنے والے مسافروں نے آپ کی کرامتیں دیکھ کر آپ کی سیرت اس طرح بیان کی ہے کہ اس کو سن کر سب مقیم اور مسافر محظوظ ہوگئے ہیں یعنی عارف و کامل بن گئے ہیں۔
2. جب آپ نے آگے بڑھ کر عزم مستحکم سے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے یعنی ہر ایک ولی اللہ کے رہبر و راہنما ہیں اور قیامت تک قائم ولائت ہیں۔
3. حضور نبی کریم ہادی معظم ﷺ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ نے علوم و معرفت کو مختص کر دیا ہے۔
4. آپ تمام علوم ظاہری و باطنی کے بحر ناپیدا کنار کے مالک اور ایسے قطب ہیں جن کو یہ منصب اپنے بزرگوں کی وراثت میں ملا ہے یعنی حضور غوث

پاک رحمۃ اللہ علیہ کو۔

۵ اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سب پیروں کے پیران کے سرخیل اور پیشوا ہیں۔
اور ان بیان شدہ فضائل کے علاوہ آپ بے شمار روحانی مدارج پر فائز ہیں۔

۶ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تمام مخلوق کے فریادرس اور ان کے لئے ابر کرم ہیں۔ مصائب و آلام کے مواقع پر آپ سے مدد اور دستگیری کے لئے عرض کرنا درست ہے۔

۷ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ولائے صفات حقیقت کے تاج ہیں اور اس کے لئے فخر ہیں۔ آپ ہدائت کے روشن ستارے ہیں، آپ رشد وہدائت کی صبح اور کفر وضلالت کے لئے روشنی اور نور ہدائت ہیں۔

۸ حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ شریعت مطہرہ کے سینہ وقلب ہیں۔ اور طریقت کے فرد فرید ہیں۔ آپ معرفت کے قطب الاقطاب ہیں۔ اور آپ فرزندِ نبی علیہ السلام ہیں۔

۹ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو فضیلت پر فضیلت حاصل ہے مگر اعلیٰ نسبی کو آپ کی ذات پر بہت ہی فخر ہے۔

حضرت سید صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ علوم ظاہری و باطنی کے عالم تبحر صاحب تقویٰ وتصانیف ہوئے ہیں۔ آپ بھی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مداح اور عقیدت مند تھے۔ آپ نے بھی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں قصائد لکھے ہیں، چند اشعار کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

ترجمہ: حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دوست احباب اور ہم جلیس حضرت ابن قیس رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن ہیتی اور حضرت شیخ بقاء بن بطور اور حضرت شیخ ضیاء الدین سہروردی جیسے صاحب کمال بزرگ تھے ان کی بزرگی اور رفعت شان کا سرچشمہ ہی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

کا فیضِ اقدس تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہوا تھا یہ سب حضرات خود صاحب سلسلہ اور رہبر و راہنما ہیں۔

ترجمہ: ان اہل مجلس میں بہت سے رئیس اولیاء اور بہت سے اقطاب تھے۔ جن کے زیر تصرف دنیا کے بڑے بڑے علاقے تھے۔ یعنی وہ اپنے عہدہ کے لحاظ سے سلطان تھے۔ مگر ان سب کے سلطان حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

یعنی سلطان السلاطین تھے۔ اس طرح بے شمار اولیاء، فقہاء، علماء نے آپ کی شان اقدس کو اپنی اپنی استطاعت کے لحاظ سے بیان فرمایا ہے۔ اگر صرف اہل ہندو پاک کے سلسلہ قادریہ سے منسلک صوفیاء کا کلام درج کیا جائے تو یہ کتاب کئی جلدوں میں پھیل جائے گی۔ کیونکہ ان میں شیخ عبدالحق دہلوی، میاں میر لاہوری، دارشکوہ، غلام سروری لاہوری، شاہ غوث محمد گوالیاری، حضرت احمد رضا بریلوی، شاہ عنایت، بھلے شاہ، مادھو لال حسین اور وارث شاہ کے نام آتے ہیں۔

روحانی تصرفات:

آپ کی مساعی جمیلہ کی وجہ سے بے شمار شیوخ فقہاء اولیاء وعلماء پیدا ہوئے جن کی کوششوں سے دین اسلام پر آیا ہوا جمود زائل ہوگیا اور بلادِ اسلامیہ میں مُبلغین کی ایک بہت بڑی تعداد میں جماعت پیدا ہوئی جو آپ سے بالواسطہ یا بلا واسطہ فیض یافتہ تھی۔ ان اللہ والوں نے ایک بہت ہی قلیل مدت میں اسلام کو دوبارہ شان وشوکت عطا فرمائی۔ مگر ایک صدی کے بعد اہل تاتار بلادِ اسلامیہ پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے اور متواتر نصف صدی تک اہل اسلام کو تہ تیغ کرتے رہے بے شمار اولیاء اللہ، عوام، شہر، قصبات باغات بلکہ خانقاہیں، درسگاہیں، لائبریریاں، شفاخانے بالکل ویران کردیے۔ اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے بظاہر تو کوئی آثار نہیں تھے۔ مگر قدرت کے غیبی ہاتھ نے اس بلائے ناگہانی کو دفع فرمادیا۔

اہل تاتار کا قبول اسلام:

اہل تا تار ے کسی فوج سے مغلوب ہوکر اسلام قبول نہیں کیا بلکہ یہ کارنامہ اسی سلطان الوجود قطب الوقت۔ خلیفۃ اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ المتصرف فی الوجود مظہر اسماء المعبود غوث الاعظم میراں محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی ؒ کے روحانی تصرف کا اعجاز تھا کہ دشمنان اسلام پاسبان حروم بن گئے۔

اشاعت دین:

جب اہل تا تار عالم اسلام پر مکمل طور پر چھا گئے اور ان پر عسکری ذرائع سے غلبہ پانا ممکن نہ رہا تو ان کو دائرہ اسلام میں داخل کرکے اُن سے ہی اسلامی خدمات حاصل کرکے تحفظ دین کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ مگر ان میں تبلیغ دین بھی ناممکن تھی۔ کیونکہ تا تاری بڑے خونخوار اور ظالم تھے۔ ان لوگوں سے تو مبلغ کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ تھا چنانچہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگ حضرت شیخ جمال الدین خراسانی ؒ غیبی اشارہ پاکر ہلاکو خاں کے بیٹے تگودار خان سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوگئے۔ خدا کی قدرت تگودار خان شکار کو جاتے ہوئے راستہ میں ہی مل گیا۔ ایک مسلمان کا شکار کو جاتے ہوئے راستہ میں مل جانا تگودار خان کے عقیدہ کے نزدیک بدشگونی تھی۔ اس لئے تا تاری سردار غصہ کی وجہ سے آپ بگولہ ہوگیا۔ اپنے سپاہیوں کو شیخ جمال الدین کو گرفتار کرکے اس کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے دیا۔ جب حضرت شیخ جمال الدین ؒ تگودار خان کے سامنے پیش ہوئے تو وہ بڑا برہم تھا۔ مگر حضرت شیخ جمال الدین علیہ الرحمۃ بڑے پر سکون اور خاموش تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی تگودار خان گرجدار آواز میں بولا اور پوچھا۔

تگودار خان: اے بڈھے یہ بتاؤ کہ تمہاری داڑھی اچھی ہے یا میرے کتے کی دُم؟

شیخ جمال الدین: اے سردار اگر میرا خاتمہ بالخیر ہوا تو میری داڑھی اچھی ہے ورنہ

تیرے کتے کی دُم اچھی ہے۔

تگودار خان: اے بھلے مانس یہ خاتمہ بالخیر کیا چیز ہے؟

شیخ جمال الدین: اے سردار تیرا یہ کتا تیرے لئے سخت محنت کرکے شکار پکڑتا ہے اس طرح یہ تیری محبت اور پیار حاصل کرتا ہے۔ اس طرح میرا بھی ایک مالک ہے جس کو خوش کرنے کے لئے میں محنت اور مشقت کرتا ہوں۔ اگر میرا مالک میری محنت اور خدمت سے خوش ہوا اور میں ایمان کے ساتھ مرا تو میرا خاتمہ بالخیر ہوگا اور میری داڑھی اچھی ہوگی ورنہ تیرے وفادار کتے کی دم اچھی ہے۔

تگودار خان: جو حضرت شیخ جمال الدین قادری کے کلام اور بارعب شخصیت اور شب خیز سرخ نورانی آنکھوں سے بڑا مرغوب ہوگیا تھا۔ بڑے باادب طریقہ سے گویا ہوا کہ بزرگو مجھے کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے یا نہیں؟

شیخ جمال الدین: اے سردار اس امر کی اطلاع ہم آپ کو ضرور دیں گے۔

تگودار خان: ٹھیک ہے ہم آپ کی اطلاع کا انتظار کریں گے اور حضرت شیخ جمال الدین کو بڑے احترام سے رخصت کر دیا۔

شیخ جمال الدین کا جب وقت قریب آ گیا تو آپ نے اپنے ہونہار بیٹے کو اپنے پاس بلا کر وصیت فرمائی کہ بیٹا چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو تم میرا یہ پیغام تگودار خان کو ضرور پہنچانا کہ میرے والد کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے اور اس کی داڑھی تیرے کتے کی دم سے اچھی تھی اور اسے میرا اسلام بھی پہنچا دینا اور اس کے بعد حضرت شیخ جمال الدین وصال فرما گئے مگر اہل تا تار کو تبلیغ کرنے کا فرض اپنے بیٹے اور خلیفہ حضرت شیخ رشید الدین ؒ کو سونپ گئے۔ حضرت شیخ رشید الدین کچھ دن اپنے نئے مشن پر جانے کے لئے سوچتے رہے۔ آخر کار ہر اندیشہ وفکر کو بالائے طاق رکھ کر اور ہر خطرہ سے ٹکرا جانے کا عزم کرکے تگودار خان سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور اللہ تعالیٰ

سے نصرت رسول پاک ﷺ سے حمایت حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے ہمت و اعانت اور
حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے دستگیری لینے کے لئے یا غوث الغیاث الغیاث الغیاث فی
سبیل اللہ یا پیر دستگیر خذ بایدینا فی سبیل اللہ یا شاہ جیلانی شیئا للہ فی سبیل
اللہ پڑھتے ہوئے ہر خوف و خطرہ سے بے نیاز ہو کر تاتاریوں کی چھاؤنی کی طرف
بڑھتے جا رہے تھے۔

عشق فارغ کرداز دنیا و مافیہامرا

غرض یہ کہ حضرت رشید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ اس جنگل و بیاباں میں جا پہنچے
جہاں دور دور تک سوائے زہریلے سانپوں کے یا الو و چمگادڑوں کے اور کسی ذی روح
کی زندگی کے آثار نہ تھے جنگل میں بالکل سناٹا تھا۔ ہر طرف وحشت اور بربریت کے
آثار تھے حضرت رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ دن بھر پیدل چلتے رہے جب چھاؤنی کے نواح
میں پہنچے تو رات ہوگئی مزید آگے بڑھنا زیادہ خطرناک تھا اور جنگل میں قیام کرنا اس
سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔ آخر رات جنگل میں ہی بسر کرنے کا ارادہ کرکے ایک جگہ
ٹھہر گئے۔ ساری رات عبادت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ سے غیبی امداد فرمانے کے
لئے حمد و ثناء، درود و سلام، مناجاتیں پڑھتے رہے جب صبح نمودار ہوئی تو اللہ تعالیٰ کا شکر
ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا اعلان کرنے کے لئے بڑی پرسوز اور دلگداز
طریقہ سے اذان پڑھی۔ اذان کی آواز سن کر اہل قلعہ ہڑبڑا کر نیند سے بیدار ہوئے
اور مسلمانوں کا قلعہ کے نزدیک پہنچ کر اذان دینے کا مطلب سمجھ گئے یعنی قلعہ
مسلمانوں کے محاصرہ میں ہے۔

تنگودار خان اب ترقی کرکے ایک بادشاہ کی حیثیت اختیار کر چکا تھا وہ بیدار
تھا اور اذان کو سن کر ہیبت زدہ ہو کر خواب گاہ سے باہر آگیا اور سپاہ کو تیاری کا حکم دے
کر مزید اطلاع آنے کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دن کی روشنی میں
دیکھا گیا تو اسلامی فوج کے کوئی آثار نظر نہ آئے، فوج کے ایک دستہ کو مزید جستجو کے
لئے جنگل میں بھیجا جو تھوڑی دیر کے بعد ایک نحیف و ناتواں آدمی کو ساتھ لے کر تنگودار

کے سامنے حاضر ہوا۔

تنگودار نے ایک نظر حضرت رشید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے زرد چہرہ اور پروقار
شخصیت پر ڈالی اور حیران ہوا کہ یہ شخص اپنے انجام سے کس قدر بے پرواہ ہے اسے
ہمارے رعب اور دبدبہ کا بالکل خیال نہیں ہے اور زیر لب مسکرا رہا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ
آدمی دیوانہ یا دماغی طور پر بیمار ہو اس سے قبل کہ یہ قتل کیا جائے اس کا حال احوال
دریافت کرنا ضروری ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے پاس ہمارے لئے کوئی کام کی
بات ہو۔ یہ سوچ کر تنگودار خان نے آپ سے سوالات کرنے شروع کر دیئے۔

تنگودار خان: اے نووارد سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو؟

حضرت رشید الدین: اے سردار میں نہ کوئی جاسوس ہوں اور نہ ہی آپ لوگوں کا دشمن ہوں میں صرف تمہیں ایک پیغام دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

تنگودار خان: پیغام دینے کے لئے؟ کیا پیغام کس کا پیغام! جلد کہو جو تم کہنا چاہتے ہو۔

حضرت رشید الدین: خان صاحب کچھ عرصہ ہوا میرے والد محترم حضرت شیخ جمال الدین کی ملاقات آپ سے ہوئی تھی۔

تنگودار خان: کچھ سوچتے ہوئے، ہاں ہوئی تھی۔

حضرت رشید الدین: میرے والد محترم نے اپنے خاتمہ بالخیر ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں آپ کو مطلع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

تنگودار خان: ہاں اس نے ہمیں اطلاع دینے کا وعدہ کیا تھا، بتاؤ کیا خبر ہے؟

حضرت رشید الدین: اے سردار! میرے والد کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے، اس کی داڑھی تیرے کتے کی دم سے بہت اچھی تھی، اُس کے مالک نے اس کو ڈھیروں پیار دیا کیونکہ وہ اس کے لئے بڑی محنت اور جانفشانی سے شکار پکڑتا تھا۔

تنگودار خان: حضرت شیخ رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر بڑے غور سے سنتا رہا تھا۔

تنگودار خان: برخوردار بہت خوب ہمارے دوست نے ہم سے کئے قول کو خوب پورا کیا ہے، مگر یہ اس کا مالک کون ہے؟

حضرت رشید الدین: اے سردار اس کا مالک آپ کا ہم سب کا مالک خدائے واحد ہے جو کسی سے بادشاہی چھین کر اپنے کسی دوسرے نیک بندے کو دے دیتا ہے۔ وہ ہمارا خالق و مالک ہے۔

تنگودار خان: برخوردار تم نے سچ فرمایا۔ ہم سب کا رازق اور مالک اللہ ہے جو ہر کسی کو عزت اور ذلت دیتا ہے۔ اور میں اسلام کی حقانیت کو مانتا ہوں۔ مگر اس فوج کو کس طرح راہ راست پر لاؤں۔ اچھا ان سے بات کرتے ہیں۔ تم یہیں محل میں ہمارے مہمان ہو۔

دوسرے دن تنگودار نے مشورہ کرنے کے لئے وزیر اعظم سپہ سالار فوج اور دیگر عمائدین کو بلایا رشید الدین نے دربار میں اسلام کے اصول وضوابط پر ایک بہت عمدہ اور پرتاثیر خطبہ دیا۔ تنگودار خان نے اپنی تقریر میں مسلمان کے اخلاق و کردار کو سراہا۔ وزیر اعظم نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔ مگر وزیر اعظم کی تقریر کے بعد جب سپہ سالار اپنی تقریر کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اس نے کہا کہ میں ایک سپاہی ہوں مجھ پر الفاظ کی حقانیت اثر انداز نہیں ہوتی۔ میں طاقت و شجاعت کی زبان سمجھتا ہوں اگر مولانا صاحب میرے نامزد پہلوان کو برسر میدان پچھاڑ دیں تو مجھ پر اسلام کی حقانیت واضح ہوجائے گی اور حالات چاہے کچھ ہی ہوجائیں میں ضرور مسلمان ہو جاؤں گا۔ اس پر رشید الدین قادری نے سپہ سالار کا چیلنج منظور کرلیا۔ تنگودار خان حالات کے یکدم تبدیل ہونے پر بہت پریشان ہوا اور یہ سوچ کر مزید حیران ہوا کہ ایک فن پہلوانی سے واقف اور طاقتور جن کا

یہ کمزور اور ناتواں صوفی کس طرح مقابلہ کرے گا اس لئے تنگودار حضرت رشید الدین ؒ کے پاس خود چل کر آیا اور اسے کشتی کرنے سے ہر چند روکا مگر رشید الدین نے فرمایا کہ عمِ بزرگوار آپ کی ہمدردی کا بہت شکریہ مگر میں یہ کشتی ضرور لڑوں گا اور یہ نتیجہ انشاء اللہ بہت ہی اچھا ہوگا ہم مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ مدمقابل کی طاقت اور وسائل پر یقین نہیں رکھتے۔ آخر کشتی کے لئے دن اور وقت کا تعین کر کے حسب ضابطہ اعلان کردیا۔

مقابلہ کی تاریخ سے پہلے تنگودار نے سپہ سالار کو بلوا کر اسے یہ کشتی نہ کروانے کے بارے میں کہا کہ ایک کمزور اور ناتواں آدمی بڑے پہلوان سے مقابلہ کروانا دو طرح سے درست نہیں ہے۔

1. کمزور اور طاقت ور کا مقابلہ کروانا ایک قسم کا قتل عام ہے۔
2. طاقت ور کا اپنے کمزور حریف کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کی بے عزتی ہے۔

مگر سپہ سالار نہ مانا اور ضد کی کہ یہ مقابلہ ضرور ہونا چاہئے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو تنگودار خان نے اپنے وزیر اعظم کے ذریعے مقابلہ کروانے کے لئے ایک بار پھر کوشش کی مگر سپہ سالار اپنے فیصلہ پر قائم رہا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر یہ مولوی صاحب مار دیئے جائیں تو آئندہ یہ صورت حال ہرگز پیدا نہیں ہوگی۔ دوسرے خان اعظم پھر ایسے لوگوں کے جھانسے میں ہرگز نہیں آئیں گے ورنہ یہ لوگ دلیر ہو کر مستقبل میں بے شمار مسائل پیدا کرسکتے ہیں۔ اس لئے بھی کشتی کا یہ مقابلہ ضرور ہوگا کہ دوسرا فریق کشتی لڑنے کا اپنا چیلنج واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔ اب تو ہار جیت کا فیصلہ از حد ضروری ہے جو میدان میں ہمارے حق میں ہوگا۔

کفر و باطل میں معرکہ:

چنانچہ مقررہ دن ہزارہا مخلوق خدا کی موجودگی میں مقابلہ شروع ہوا تنگودار

اپنے وزراء کے ساتھ میدان میں کشتی دیکھنے کے لئے آیا ہوا تھا سپہ سالار فوج اپنے پہلوان کو ساتھ لے کر بڑی خوشی سے اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تگودار اور وزیر اعظم حضرت رشید الدین قادری خاموش بیٹھے تھے۔ پہلے چند ایک پہلوانوں کے نمائشی مقابلے ہوئے۔ جب اچھی طرح اکھاڑا جم گیا تو نقیب نے بڑی اونچی آواز میں تاتاری پہلوان اور بغدادی پہلوان کی کشتی کا اعلان کیا۔

اُدھر سے بہت بڑا لمبا تڑنگا قوی ہیکل تاتاری پہلوان میدان میں آکر کھڑا ہوگیا۔ ادھر نحیف و کمزور زرد جھریوں والے چہرے اور بدن کو لے کر بڑے پرسکون طریقہ سے رشید الدین قادری نادِعلی پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ تاتاری پہلوان کے قریب جا پہنچا۔ لوگ ہنسی اور مذاق میں مصروف تھے کہ اچانک دونوں پہلوان ایک دوسرے کے مقابل ہوگئے۔ غیب سے ندا آئی۔

تیری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدار قوت حیدری
(اقبالؔ)

مقابلہ کیا تھا اللہ نے ملائکہ نے رسل اور انبیاء نے حضرت علی المرتضیٰ نے اور خود غوث پاک نے تاتاری بادشاہ فوج اور رعایا نے دیکھا کہ حضرت رشید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسا تھپڑ تاتاری پہلوان کے سر پر مارا کہ اس کی کھوپڑی سر سے جدا ہوکر دس گز دور جا کر گری اور وہ ہائے مرگیا کہہ کر زمین پر ڈھیر ہوگیا۔ تو رشید الدین نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگیا۔ تگودار خان اور وزیر اعظم دوڑ کر رشید الدین کے پاس آئے اور اس کو اپنے حلقہ میں لے کر نشست گاہ کی طرف آگئے تھوڑی دیر کے بعد سپہ سالار فوجی نے حاضر ہوکر رشید الدین کا دست مبارک پکڑ کر کلمہ توحید **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے اپنے اسلام لانے کا اعلان کردیا۔ اسی اثناء

میں تگودار خان نے اپنی مختصر تقریر میں اسلام کی حقانیت بیان کرکے اپنے اسلام لانے کا اعلان کردیا۔ اور تمام رعایا کو مزید لوٹ مار سے منع کردیا۔ اس کے بعد فوج اور عوام الناس، امراء اور دیگر عہدیداران سلطنت نے اسلام قبول کرلیا اور تمام ریاست ایک اسلامی ریاست میں بدل گئی۔

اس سے کچھ ہی عرصہ بعد بلاکو خان کے چھوٹے بھائی برکہ خان بھی حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ایمان لاکر حلقہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد احمد خان تگودار خان کے بھتیجے نے اسلام قبول کرلیا۔ غزن محمود کے خلاف اس کے سرداروں نے بغاوت کردی۔ مگر غزن محمود نے سب کو زیر کرکے اپنی بادشاہت کو مزید وسعت و عظمت بخش دی اس طرح اہل تاتار جنہوں نے ایک قلیل مدت میں؟؟

اسلام کی بنیادیں ہلاکر رکھ دیں تھیں اب وہ وحشی اور خونخوار قوم جگہ بجگہ اسلام کے سچے شیدائی اور مبلغ بن کر اشاعت اسلام میں مصروف ہوگئے تھے۔ یہ سب کچھ شاہِ بغداد کے تصرف کے باعث تھا۔

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اہل تاتار کا مقابلہ کرتے ہوئے سلطان علاؤ الدین خوارزم شاہ نے میدان سے اپنا لشکر واپس لانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے اہل تاتار کے سروں پر ملائکہ اولیاء اللہ کی ارواح کو سایہ فگن دیکھا ہے جو انہیں یہ کہہ رہیں تھیں۔

ایتھا الکفرۃ اقتلوا الفجرۃ

ترجمہ: اے کافرو ان فاجروں کو قتل کردو۔

ظاہر ہے کہ اہل تاتار اور دیگر لوگ ان اہل اللہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حسن اجمیری رحمۃ اللہ علیہ علی احمد کلیری رحمۃ اللہ علیہ سید عبدالقادر اوچی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ قطب الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ

بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حسن بدر الدین مثانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پہ مسلمان ہوئے جو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مرید یا خلفاء تھے۔ ان اللہ والوں نے احیائے دین کے لئے بہت کام کیا تھا۔ اور آج تک مسلمانوں کی کثیر تعداد ان کے حلقہ ہائے طریقت میں موجود ہیں اور ان سے ہمیشہ اپنی عقیدت کا ظاہری اور باطنی طور پر اقرار کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بیقین راہبر اکابرین دیں
اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
من کہ پروردۂ نوال ویم
عاجز از مدحت کمال ویم
در دو عالم باوست امیدم
ہست بادے امید جاویدم

❁❁❁

باب نمبر [illegible] :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین والہ الطیبین الطاھرین واولیائہ المقربین۔

روضہ مبارک کی تعمیر و تزئین

مجمع الکمالات ومخزن البرکات ومصدر الحسنات، منبع الکرامات کاشف اسرار و ناظر الانوار سید السادات حضرت ابو محمد سید عبدالقادر الجیلانی، محبوب سبحانی قطب ربانی، شہباز لامکانی، الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پاک کی تعمیر کا آغاز ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری میں آپ کے صاحب زادہ کلاں سید سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی ہوا تھا اور اس کی تکمیل آپ کے فرزند ارجمند قطب الافاق حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سنہ ۶۰۰ ہجری میں ہوئی۔

بعد ازاں اس کی ذیلی عمارات یعنی طلبہ اور سالکین کی رہائش کے لئے حجرے، طعام خانے اور زائرین کے لئے مہمان خانے وغیرہ کی تعمیر و توسیع میں مزید اضافہ اور تزئین کا کام آپ کے پوتے قاضی القضاۃ حضرت سید صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سر انجام پایا۔

مورخین اور اہل قلم حضرات نے اس روضہ پاک کی تعمیر کے ضمن میں بے شمار

روایات اپنی اپنی تصنیفات اور تالیفات میں بیان فرمائی ہیں ان کی بنا پر یہ بات یقینی طور پر قابل قبول ہے کہ اس نوری تعمیر میں بلاد اسلامیہ کے ہر طبقہ کے افراد نے دامے، درمے، قدمے، سخنے شرکت کی۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر او ہے اونچا تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد والہ وعلی غوث المؤمنین و الصادقین والمسلمین والصالحین والمصلحین۔

سگ درگاہ میراں شوچو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف داردسگ درگاہِ جیلانی

مریدوں کو رہے یا رب نہ اندوہ و پریشانی
مرادیں سب کی پوری ہوں بحق شاہِ جیلانی

حضرت محمد مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد حسن صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف حقیقت گلزار صابری میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بنفسِ نفیس تعمیر روضہ پاک حضور غوث الثقلین میں شرکت فرمائی تھی اور اس کے عوض خلعتِ ولائت حاصل کی تھی۔

حصول خلعت ولائت

میاں غلام محمد صاحب سجادہ نشین دربار جلوانہ شریف نے اپنی مشہور کتاب سلطان اولیاء میں اس واقعہ کو بڑی تفصیل اور وضاحت سے درج کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت بابا صاحب روضۂ پاک کی تعمیر میں ایک عام مزدور کی طرح دن بڑی محنت سے کام کرتے اور شام کو اُجرت وصول کئے بغیر چلے جاتے۔

اس پر قطب الافاق حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی پریشانی ہوئی، ایک

دفعہ آپ کو اُجرت وصول کرنے کے لئے بلایا گیا مگر آپ نے کوئی توجہ نہ دی، آخر تنگ آ کر حضرت جی نے فرمایا کہ مرد خدا اُجرت وصول کرو ورنہ کام کرنا بند کردو مگر پھر بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ صرف مسکرا کر اتنا فرمایا کہ یا حضرت میں اپنی اُجرت ضرور وصول کروں گا مگر شام کو پھر نہ آئے۔ اس پر حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بڑے پریشان ہوئے اور رات کو عالم باطن کی طرف رجوع کی اور روح پاک حضور غوث الاعظم سے اپنی پریشانی کا ذکر فرمایا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا یہ عام مزدور نہیں ہے یہ فرید مسعود ہے، اس کا اکرام کرو اور کل دعوت پر بلا کر خلعت ولائت عطا کرو۔ چنانچہ صبح کو حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید کو اپنے دولت خانہ پر بلایا اور بڑے اکرام کے ساتھ خلعت ولائت عطا کر کے وداع فرمایا۔

جو ولی قبل یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

باباصاحب کی عقیدت

روائت ہے کہ ایک دفعہ آپ سے ایک سالک نے سوال کیا کہ یا حضرت آپ تو خاندانی چشتی اہل بہشت سے تعلق رکھتے ہیں، پھر آپ حضور غوث پاک کی اس قدر تعظیم کیوں فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بیٹا حضور غوث پاک تو قاسم ولائت ہیں، بغیر ان کے در کی گدائی کے کچھ حاصل ہونا محال ہے پھر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا اکرام تو میرے مرشد حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مرشد معین الملت والدین خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے میں ناچیز کس شمار میں ہوں۔

گویا کہ روضہ پاک کی تعمیر میں تمام اہل اسلام کے سرکردہ افراد نے مشترکہ طور پر حصہ لے کر ملت اسلامیہ کے اتحاد کے لئے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔

تاتاریوں کی تیغ بے دریغ سے کوئی بھی چیز محفوظ نہ رہ سکی اور تمام مساجد،

مزارات، درسگاہیں اور رسد گاہیں، لائبریریاں اور شفاخانے تباہ ہوگئے۔ اور اسلامی ممالک میں انتشار اور فساد کے ایک ایسے دور کا آغاز ہوا جو ایک عرصہ کے بعد ختم ہوا۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی ذیلی عمارات بھی نقصانات سے نہ بچ سکیں۔ روضہ پاک حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اہل تاتار نے بالخصوص اپنی بربریت کا نشانہ بنایا۔ کیونکہ حضرت سید شرف الدین یحییٰ سجادہ نشین دربار شریف عام مسلمانوں اور اپنے مریدین کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ بغداد شریف کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ اس لئے اہل تاتار نے روضہ پاک کے متعلقین کو کسی رعائت یا رحم کا مستحق نہ خیال کیا اور سادات گیلانیہ کے زاویہ کو بالکل بند کردیا۔ اس لئے اولاد حضرت سید غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے افراد مختلف اطراف کو ہجرت کر گئے اور حماۃ شریف، حلب، دمشق موصل وغیرہ کے شہروں میں آباد ہوگئے اور وہاں اپنی خونقاہیں قائم کرلیں۔

اے قادر وائے خدائے عبدالقادر
قدرت بد دستہائے عبدالقادر
برعاجزی مانظر رحمت کن
رحم اے قادر برائے عبدالقادر

روضہ پاک کی مرمت

ایک عرصہ کے بعد جب اہل بغداد نے اس خون آشام دور کو عبور لیا اور وہ ایک اعلیٰ قسم کی منظم اور فلاحی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے اور ملک سے بدنظمی اور انتشار کا خاتمہ ہوگیا تو لوگ پھر اپنے دینی اشغال میں مصروف ہوگئے۔ خلیفہ بغداد نے تمام دینی عمارات و مساجد کو دوبارہ تعمیر یا مرمت کروایا۔

وقت کی ضرورت کے پیش نظر خلیفہ نے روضہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ذیلی عمارت کو نہ صرف مرمت کروایا بلکہ ان میں مزید اضافہ اور توسیع کروائی اور حماۃ شریف سے حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے احترام و اکرام سے لایا گیا۔ حضرت سید

نے سجادہ نشینی قبول کرکے اس کو نئے سرے سے شرف دوام عطا کیا۔

حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کا صاحب کمال صاحب زادہ حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

اسی دور میں شاہ اسماعیل صفوی والئی ایران نے بغداد پر حملہ کرکے اسے نئے سرے سے ویران کردیا۔ صفوی خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک مستجاب الدعا ولی اللہ تھے اور ان کے عقیدت مندوں میں اس وقت کا فرماں روا امیر تیمور بھی شامل تھا۔ امیر تیمور نے حضرت صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ کو مالی اور دوسری مراعات دی تھیں۔ جہاں سے صفوی خاندان کا عروج شروع ہوا اور آخر کار اسماعیل صفوی بادشاہ بن گیا مگر اپنے محسن غوث الاعظم کے روضہ کی عزت و توقیر کرنے والوں پر معترض ہوا اور بے شمار سالکین اور اہل عقیدت کو روضہ پاک سے روک دیا۔ آخر خلیفہ ناصر الدین نے اس کے اقتدار کو ختم کرکے امن کو بحال کردیا اور روضہ پاک کی رونق و فیض کو دوبارہ جاری کروایا اور روضہ پاک کی نئے سرے سے زینت و زیبائش کی گئی اور مدرسہ و مسافر خانوں، طعام خانوں، مہمان خانوں کی پھر سے مرمت کروائی۔ مگر تھوڑے عرصہ بعد شاہ عباس صفوی دوبارہ بغداد پر حملہ آور ہوا اور اہل بغداد کے روحانی و دینی ماحول کو درہم برہم کردیا۔

تذکرہ نگار حضرات کی حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور شاہ بدر مثانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں متضاد روایات ہیں۔ بعض حضرات کا بیان ہے کہ شاہ عباس صفوی کے حملۂ بغداد سے قبل بابا شاہ بدر مثانوی وارد ہند ہوچکے تھے مگر بعض حضرات کا بیان ہے کہ جب بابا شاہ بدر بغداد سے روانہ ہوئے تو شاہ عباس صفوی نے عرض پیش کی کہ حضرت آپ بغداد چھوڑ کر نہ جائیں تاکہ بغداد کی عوام ایک ولی اللہ کے فیض و برکت سے محروم نہ ہوجائے جب بابا صاحب نے معذوری ظاہر فرمائی تو شاہ عباس کئی منزل تک آپ کو وداع کرنے کی غرض سے آپ کے ہمراہ سفر کرتا رہا اور بصد حسرت و یاس آپ کو الوداع کہہ کر واپس بغداد آیا۔

لیکن حضور غوث پاک کے ارشادات پر مبنی معروف تالیف غنیۃ الطالبین میں
مرقوم ہے کہ روضہ پاک حضرت شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو شاہ عباس صفوی نے بند کر دیا تھا۔
اور اس کی ذیلی عمارات کو اپنے تصرف میں لے آیا اور کچھ عمارات کو نقصان بھی پہنچایا تھا۔
جس کو سلطان سلیمان عثمانی نے مرمت کروایا تھا۔ اور اس کی عظمت اور
بزرگی کو دوبارہ بحال کیا تھا۔ خاندان عثمانیہ نے اپنا لقب خادم الحرمین اختیار کیا تھا۔ اس
لئے وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ و دیگر قائم شدہ مذہبی عمارات و مساجد کی سرکاری طور پر
تزئین اور مرمت کرواتے رہتے تھے۔ چنانچہ خاندان عثمانیہ کے خلفاء نے روضہ شاہ
جیلانی کی مرمت اور تعمیر کو ہمیشہ اپنا فرض خیال کر کے سرانجام دیا۔ اور سادات گیلانیہ
کے وقار کو ملحوظ رکھ کر ان کا حد درجہ اکرام کیا۔ چنانچہ اس تعمیر شدہ عمارات میں خلیفہ
عبدالعزیز عثمانی نے مزید توسیع کی تھی۔ اور روضہ پاک کی موجودہ عمارات خلیفہ
عبدالعزیز عثمانی کی تزئین شدہ ہے۔

خلیفہ سلطان خان عبدالحمید خان بن سلطان خان عبدالمجید خان عثمانی نے
روضہ پاک حضور غوث الاعظم میں مزید توسیع و تزئین سنہ ۱۲۱۸ میں فرمائی تھی۔ اس
کے علاوہ مختلف اوقات میں بے شمار امراء و خلفاء نے اس روضہ کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔
اور بطور خادمان اپنے ناموں کے کتبہ جات نصب کروائے ہوئے ہیں جن پر حضور غوث
پاک رحمۃ اللہ علیہ کی رفعت شان اور ان کی بزرگی پر مبنی عبارات اور قصاید کندہ ہیں۔ ہم
طوالت کے خوف کے پیش نظر ان کی تفصیل کو بیان کرنے سے معذور ہیں کیونکہ اس کام
کے لئے ایک علیحدہ رسالہ درکار ہے البتہ اس کتبہ کا حوالہ ضروری ہے جس پر آپ کا شجرہ
نسب کندہ ہے جو حضرت علی المرتضیٰ الیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔

روضۂ غوث پاک کی زیارت کرنے والوں کو خوشخبری

روائت ہے کہ ایک دور دراز شہر میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد رہتا تھا۔
وہ آپ کی بیعت کرنے کے لئے بغداد آیا تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر چکے

تھے۔ وہ نیک مرد آپ کی قبر کی زیارت کے لئے گیا تو حضور غوث پاک نے قبر سے
ہاتھ نکال کر بیعت فرمایا اور اپنے سلسلہ عالیہ میں شامل فرمایا۔ (تفریح الخاطر)

حضرت سرکار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حل المشکلات ہونا

علمائے مشاہدین اس پر متفق ہیں کہ اولیائے کبار رحمۃ اللہ علیہ بعد از وصال اپنی
قبروں میں بھی عوام الناس کی مشکلات کو حل فرمانے والے ہیں اور ان سے تصرفات اور
کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ مگر حضور ﷺ بعد وصال تمام انبیاء سے بڑھ کر حل
المشکلات ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سب آئمہ اور اولیاء میں افضل ہیں۔ حضرت
غوث الاعظم تمام اولیاء اور اقطاب میں افضل ہیں۔ آپ جس طرح اس ظاہری زندگی
میں تصرفات کرتے تھے۔ اس طرح بعد از وصال بھی فیض و برکات کے قاسم ہیں اس
فیض سے بے شمار سالک آج تک مستفید ہو رہے ہیں۔

قاسم ولائت

کوئی ولی اس وقت تک ولائت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک غوث الاعظم
کی منظوری نہ ہو اور کوئی ولی اس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا جب تک اس پر علی المرتضیٰ کی
مہر نہ ہو۔

حضور غوث الاعظم کی ستر گھروں میں افطاری

ایک دفعہ ماہ رمضان میں ۷۰ آدمیوں نے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو روزہ
افطار کرنے کی دعوت دی آپ نے سب کو منظور فرمایا اور سب کے ہاں افطاری کی مگر
آپ کے خادم نے خیال کیا کہ آپ تو گھر پر تھے۔ حضور غوث پاک نے فرمایا کہ بھائی وہ
لوگ سچے ہیں میں نے آخر میں ہر ایک کے گھر جا کر روزہ افطار کیا ہے اور کھانا کھایا ہے۔

روضہ غوث پاک کا در رحمت

حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت غوث پاک
نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص میرے روضہ کے

سامنے سے گزرے گا اس کے لیے عذاب قبر میں تخفیف کر دوں گا۔

روضہ شریف کی گھاس

روائت ہے کہ بغداد میں ایک دفعہ مرض طاعون کی وبا پھیل گئی۔ لوگوں نے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی فریاد کی آپ نے فرمایا کہ ہمارے روضہ کی گھاس رگڑ کر لگاؤ اور کھاؤ اللہ شفاء دے گا۔

کنواں کا پانی

حضرت غوث سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص روضہ کے کنویں کا پانی پیئے گا بیماری سے محفوظ رہے گا۔

روضہ پر جھاڑو دینا

حضرت ابو عمر بیان فرماتے ہیں کہ شیخ بقاء روضہ غوث پاک پر جھاڑو دیتے تھے وہ ولائت کبریٰ پر فائض ہو گئے۔

روضہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا

مشائخ اور اولیائے وقت بیان کرتے ہیں کہ جو شخص روضہ کی چوکھٹ کو چومے اور بوسہ دے اس کی خطا معاف ہو جاتی ہے۔

بغداد شہر دی کیا نشانی اُچیاں لمبیاں چیراں ہو
تن من میرا ٹکڑے ٹکڑے جیویں درزی دیاں لیراں ہو

اینہاں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہو
شہر بغداد دے ٹکڑے منگساں تے کرساں میراں میراں ہو

سادات گیلانیہ کے قائم شدہ آستانے

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کا احسن فریضہ ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک، شہر اور قریہ میں

مساجد، درسگاہیں خانقاہیں اور آستانے قائم کر کے اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کا کام چار صدیاں قبل شروع کیا تھا اور اسے آج بھی پورے جوش و ولولے سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان اللہ والوں کی قائم شدہ درس گاہوں کی فہرست بہت طویل ہے جس کو اس مختصر سے رسالہ میں درج کرنا دشوار ہے۔ ان میں سے برصغیر پاک و ہند میں صرف سادات گیلانیہ کے اولیاء اور مشائخ کے قائم شدہ آستانوں اور خانقاہوں کا ذکر پیش ہے۔

1. آستانہ گیلانیہ، اوچ شریف: حضرت سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین۔ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۹۲۳ ہجری درقصبہ اوچ شریف۔
2. آستانہ گیلانیہ، لاہور: حضرت سید عبداللہ گیلانی بن سید محمد غوث گیلانی اوچی۔ متوفی سنہ ۹۵۶ ہجری در لاہور۔
3. آستانہ گیلانیہ، حضر آباد بنگال: حضرت سید اللہ بخش گیلانی بن سید عبدالقادر ثانی، اوچی متوفی سنہ ۹۹۶ ہجری در حضر آباد (بنگال)۔
4. آستانہ گیلانیہ کوٹلہ شریف: حضرت سید احمد المعروف شیخ الہند گیلانی بغدادی، نزد وزیر آباد: متوفی سنہ ۱۱۳۶ ہجری۔
5. آستانہ گیلانیہ، ریٹھور شریف نزد (دہلی): حضرت سید اسمٰعیل گیلانی بن سید ابدال گیلانی بغدادی متوفی سنہ ۹۹۴ ہجری۔
6. آستانہ گیلانیہ ملتان شریف: حضرت سید موسیٰ پاک گیلانی بن سید شمس الدین گیلانی جلہ شہید سنہ ۱۰۰۱ ہجری آپ حضرت سید محمد غوث اوچی کے برادرِ حقیقی تھے۔
7. آستانہ گیلانیہ دہلی: حضرت سید غیاث الدین گیلانی بن سید محمد داؤد گیلانی از اولاد امجاد حضرت موسیٰ پاک گیلانی سرکار ملتان شریف متوفی سنہ ۱۰۶۸ ہجری۔

- ۸ آستانہ گیلانیہ للوتریاں شریف: حضرت سید شاہ محمد گیلانی سید شمس الدین گیلانی متوفی سنہ ۹۴۵ ہجری آپ بھی حضرت محمد غوث گیلانی اوچی کے حقیقی بھائی تھے۔
- ۹ آستانہ گیلانیہ ست گھرہ شریف: حضرت سید محمد غوث المعروف بالا پیر گیلانی بن سید زین العابدین گیلانی اوچی متوفی سنہ ۹۵۶ ہجری۔
- ۱۰ آستانہ گیلانیہ شیر گڑھ شریف: حضرت سید بہاؤ الدین بہاول شیر قلندر گیلانی بغدادی بن سید ظہیر الدین متوفی سنہ ۹۷۳ ہجری۔
- ۱۱ آستانہ گیلانیہ چونی وال شریف: حضرت سید نور محمد المعروف نور الدین گیلانی بن حضرت سید بہاؤ الدین بہاول شیر قلندر گیلانی شیر گڑھ شریف متوفی سنہ ۹۸۸ ہجری۔
- ۱۲ آستانہ گیلانیہ حجرہ شریف: حضرت سید محمد مقیم المعروف محکم الدین گیلانی بن حضرت سید محمد گیلانی سرکار چونی وال شریف۔
- ۱۳ آستانہ گیلانیہ جون پور شریف: حضرت سید علی قاری گیلانی متوفی سنہ ۱۱۳۵ ہجری۔
- ۱۴ آستانہ گیلانیہ سادھورہ شریف: حضرت سید شاہ قمیص گیلانی بغدادی بن حضرت سید ابی الحیات گیلانی متوفی سنہ ۹۹۲ ہجری۔
- ۱۵ آستانہ گیلانیہ کولونگ خیل شریف: حضرت سید زمان شاہ گیلانی حجروی متوفی سنہ ۱۲۶۵ ہجری ضلع میانوالی۔
- ۱۶ آستانہ گیلانیہ پیرانوالہ شریف: حضرت سید پیر محمد گیلانی بن حضرت سید زمان شاہ گیلانی حجروی متوفی سنہ ۱۳۲۰ ہجری در چک پیرانوالہ نزد گنگا پور ضلع شیخوپورہ۔
- ۱۷ آستانہ گیلانیہ گولڑہ شریف: حضرت سید پیر مہر علی شاہ گیلانی بن حضرت سید

نذر محی الدین گیلانی قمیصی متوفی سنہ ۱۳۵۶ ہجری۔

- ۱۸ آستانہ گیلانیہ ٹھٹھہ شریف: حضرت سید عبداللہ گیلانی بن حضرت سید عمر گیلانی اوچی لاہوری متوفی سنہ ۱۰۳۷ ہجری نزد دھلی۔
- ۱۹ آستانہ گیلانیہ نکھکی شریف: حضرت سید نعمت اللہ ولی گیلانی بن سید ابوبکر گیلانی بغدادی متوفی سنہ ۹۳۴ ہجری۔
- ۲۰ آستانہ گیلانیہ چنار گڑھ شریف: حضرت سید محی الدین گیلانی بن حضرت سید علی متقی گیلانی بغدادی متوفی سنہ ۱۰۴۵ ہجری۔
- ۲۱ آستانہ گیلانیہ پشاور: حضرت سید حسن گیلانی بن حضرت سید عبداللہ گیلانی بغدادی متوفی سنہ ۱۱۱۵ ہجری در پشاور۔
- ۲۲ آستانہ گیلانیہ لاہور: حضرت سید محمد غوث گیلانی بن حضرت سید حسن گیلانی پشاوری متوفی سنہ ۱۲۵۱ ہجری۔
- ۲۳ آشیانہ گیلانیہ ٹھاکرہ شریف ضلع ساہیوال: حضرت سید محمد بن سید احمد گیلانی بن حضرت سید علی بیابانی مورث اعلیٰ سادات گیلانیہ۔
- ۲۴ آستانہ گیلانیہ مٹانیاں شریف: حضرت سید حسن بدر الدین گیلانی بن حضرت سید شرف الدین گیلانی بغدادی سجادہ نشین روضہ پاک حضرت شہنشاہ جیلاں بغداد شریف متوفی سنہ ۱۰۱۸ ہجری۔ آپ نے صدی سے زائد عرصہ تک ا ہند کو درس اسلام دیا۔ آپ کے حلقہ میں لاکھوں طالبین اور ہزاروں عارفین اور کاملین تھے۔ جن کی اولاد آج تک اس آستانہ عالیہ سے منسلک ہے۔ آپ کی اہل بصیرت اولاد امجاد پاکستان کے مختلف مقامات پر اپنے آستانے قائم کر کے تبلیغ دین میں مصروف ہے اس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے (۱۱ جگہوں پر سید شاہ بدر دیوان کے عرس مبارک بھی منائے جاتے ہیں۔)
- ۲۵ آستانہ گیلانیہ بدریہ جلو موڑ: حضرت سید غلام جیلانی المعروف بغداد پیر۔

سید بڈھے شاہ گیلانی مشانوی متوفی سنہ ۱۹۵۲ عیسوی مزار جلو موڑ کے نزدیک مرجع خاص و عام ہے جہاں ہر سال عرس بھی منایا جاتا ہے۔

- آستانہ گیلانیہ بدریہ فیصل آباد: حضرت سید محمد حسین گیلانی بن سید چراغ علی شاہ متوفی سنہ ۱۹۶۸ عیسوی مشانوی کا عرس ہر سال ۳۱ مارچ کو بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔
- آستانہ بدریہ ڈکی شریف ضلع گوجرانوالہ: حضرت سید شبیر حسین گیلانی بن سید عزت علی گیلانی مشانوی کا عرس شریف ہر سال ۲۵ مارچ کو بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔

یا رب بجمال نام عبدالقادر
یا رب بنوال عام عبدالقادر
منگر بقصور نقصِ ما قادریاں
بنگر بکمال تام عبدالقادر

- آستانہ بدریہ رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ: اس جگہ درج ذیل پیران عظام کے عرس شریف منائے جاتے ہیں۔
- حضرت سید رحمت علی شاہ گیلانی بن حضرت سید شاہ علی گیلانی مشانوی کا عرس ہر سال ۲۵ جیٹھ کو ہوتا ہے۔
- حضرت سید احمد حسین گیلانی بن حضرت سید محمد فضل گیلانی مشانوی کا عرس بتاریخ ۲۹ ہاڑھ کو ہوتا ہے۔
- حضرت سید باقر شاہ گیلانی بن سید سبحان علی شاہ گیلانی مشانوی کا عرس ہر سال بتاریخ ۱۰ جون کو ہوتا ہے۔
- حضرت سید باغ علی شاہ گیلانی بن سید بڈھے شاہ کا عرس ہر سال بتاریخ ۱۵ جون کو ہوتا ہے۔

- حضرت سید صابر شاہ گیلانی بن حضرت سید سبحان علی شاہ کا عرس ہر سال بتاریخ ۲۰ جون ہوتا ہے۔
- آستانہ بدریہ چک نمبر ۱۰ تھوتھیاں ضلع شیخوپورہ: اس جگہ درج ذیل پیران عظام کے عرس ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منائے جاتے ہیں۔
- حضرت سید غلام فرید گیلانی بن حضرت سید غلام رسول گیلانی مشانوی آپ کا عرس ہر سال بتاریخ ۱۲ ربیع الاول منایا جاتا ہے۔
- حضرت سید طالب حسین گیلانی بن حضرت سید حسن شاہ گیلانی مشانوی آپ کا عرس ہر سال بتاریخ ۱۵ جیٹھ ہوتا ہے۔

ہر صبح رہت مرام عبدالقادر
ہر شام درت مقام عبدالقادر
بگزرز سپیدوسیہ قادریاں
از حرمت صبح و شام عبدالقادر

- آستانہ بدریہ کمالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: اس جگہ حضرت سید مولوی محمد شاہ گیلانی بن حضرت سید شاہ نواز گیلانی مشانوی کا عرس ہر سال بتاریخ ۱۰ اکتوبر ہوتا ہے۔
- آستانہ بدریہ چک نمبر ۲۰۳ ورک ضلع ٹی ٹی سنگھ: اس جگہ حضرت صفدر علی گیلانی بن حضرت سید محمد حسین گیلانی مشانوی کا عرس ہر سال جولائی میں منایا جاتا ہے۔
- آستانہ بدریہ لطیف آباد ٹی ٹی سنگھ: محی الدین گیلانی مشانوی کا عرس بتاریخ ۲۱ اسوج ہر سال بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔
- آستانہ بدریہ چک نمبر ۵۶ ضلع اوکاڑہ: اس جگہ حضرت سید کرار حسین گیلانی بن حضرت سید محمد عارف گیلانی مشانوی کا عرس مبارک ۴ چیت کو ہوتا ہے۔
- آستانہ بدریہ چھپر والی: اس جگہ حضرت سید برکت علی شاہ گیلای بن حضرت

سید تیغ علی شاہ گیلانی مثانوی کا عرس ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے۔

- آستانہ بدریہ چک نمبر ۱۱۱/ ایل: اس جگہ حضرت سید وصی حیدر گیلانی بن حضرت سید سجادہ حسین گیلانی کا عرس ہوتا ہے۔
- آستانہ بدریہ دھوم پورہ لاہور: حضرت سید عزت علی شاہ گیلانی بن سید تراب علی شاہ گیلانی مثانوی کا مزار شریف چلہ حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں آپ کے ورثاء اور مریدین نے تیار کیا ہے آپ کا عرس بھی ہوتا ہے۔
- آستانہ عالیہ قادریہ بدریہ اولادیہ چک نمبر ۱۲۲ نزد میاں چنوں: اس بابرکت نگری میں آستانہ عالیہ قادریہ اولادیہ بدریہ کی متبرک تعمیر زیر تکمیل ہے جو مرجع خاص و عام ہے اس آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین اعلیٰ حضرت سید السادات مظہر فیض و درجات مصدر خیر و برکات سخی ابن سخی عاشق حسین گیلانی مثانوی کا در دولت ہے۔ آپ طالبین سالکین اور مریدین کی دینی و دنیوی حاجات اور مشکلات کو ظاہری اور باطنی ذرائع سے پورا فرماتے ہیں۔ بقول ایک عارف کامل کے

روضے دے گرد اگردے ویکھو فقیراں دیاں ٹولیاں
سخی لجپال سوہنا بھر دار ہندا سب دیاں جھولیاں

اعلیٰ حضرت سخی عاشق حسین گیلانی مثانوی اپنے اجداد کی طرح سالکین کی ہر آن ظاہری اور باطنی مدد اور پشت پناہی اور حاجت روائی فرماتے رہتے ہیں۔ اس آستانہ شریف پر ہر سال بتاریخ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ ستمبر کو عرس مبارک بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوتا ہے جس میں حصہ لینے کے لئے مملکت پاکستان اور دیگر ممالک کے ہزاروں زائرین آتے ہیں۔

اس روحانی اجتماع میں متواتر تین یوم قرآن خوانی، نعت خوانی اور علمائے کرام کے بے مثل علمی خطبات پر مبنی محافل اور مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ ان میں ملک

بھر سے معروف شخصیات اپنے مخصوص انداز میں نعت اور مناقبت غوث پاک اور اولیائے کرام پیش کر کے سامعین سے داد پاتے ہیں اس طرح طالبین اور صادقین عرس مبارک کے روح پرور نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عرس مبارک کی روحانیت اور نورانیت سے بھرپور تقریبات کا اختتام اعلیٰ حضرت سید السادات مصدر خیر و برکات سخی عاشق حسین گیلانی مدظلہ کے روح پرور خطبے پر ہوتا ہے۔

عاشق حسین ولی دی کائی وکھری شان اے
درچہ مثانیاں دادا بدر دیوان اے
کرے تقریر ہادی وچوں قرآن اے
جھب وکھاویں سائیں ایہہ عرض فقیر دی
وسدی اے تریوی وچہ جھوک میرے پیر دی
عاشق حسن ہادی روشن ضمیر دی
عاشق حسین ولی دا کالا اے بانا جی
دنیا اے فانی یارو غم دا ٹھکانہ جی
عمدہ لباس پاندا مرد ربانا جی
طبیعت نہ لگے ایتھے پیر فقیر دی
وسدی اے تریوی وچہ جھوک میرے پیر دی
عاشق حسین ہادی روشن ضمیر دی

قادری آستانے

برصغیر پاک و ہند میں سادات گیلانیہ سے بے شمار لوگوں نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کر کے ان کی نگرانی سلوک و معرفت کی منزلات عبور کر کے روحانیت کے اعلیٰ اور ارفع مقامات پر قیام فرمایا اور پھر سادات گیلانیہ سے خلافت کا

عہدہ حاصل کر کے خود مرتبہ رشد و ہدایت پر فائز ہوئے ان اللہ والوں کے قائم شدہ آستانے اور خانقاہیں اسلامی رشد و ہدایت کے مشہور مرکز بنے ہوئے ہیں ان آستانوں پر ہر وقت زائرین ارواح اور ملائکہ صلوٰۃ وسلام میں مصروف رہتے ہیں اور یہ خانقاہیں مرجع خاص و عام ہیں۔ ان میں سے چند مشہور خانقاہیں درج ذیل ہیں:

1. آستانہ قادریہ، شالا مار باغ لاہور: اس جگہ حضرت مادھو لال حسین قادری کا مزار پر انوار ہے متوفی سنہ ۱۰۵۶ ہجری۔
2. آستانہ قادریہ، شور کوٹ جھنگ: اس جگہ حضرت سلطان العارفین المعروف سلطان باہو قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی سنہ ۱۱۰۲ھ۔
3. آستانہ قادریہ، بھلووال گجرات: اس جگہ حضرت محمد نوشہ گنج قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی سنہ ۱۱۰۳ ہجری۔
4. آستانہ قادریہ، صدر لاہور: اس جگہ حضرت امیر المعروف میاں میر قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی ۱۰۴۵ھ۔
5. آستانہ قادریہ، شاہ عبد المعالی لاہور: اس جگہ حضرت سید خیر الدین المعروف شاہ عبد المعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی سنہ ۱۰۵۶ ہجری۔
6. آستانہ قادریہ، اسلام آباد: اس جگہ حضرت سید شاہ لطیف المعروف امام بری قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی سنہ ۱۰۵۶ ہجری۔
7. آستانہ قادریہ، رسول نگر گجرات: اس جگہ حضرت سید سجاد حسین المعروف بابا گلاب شاہ قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی ۱۳۱۵ ہجری۔
8. آستانہ قادریہ، گجرات: اس جگہ حضرت کبیر الدین المعروف شاہ دولہ قادری کا مزار پر انوار ہے۔ متوفی ۶۲۵ ہجری۔

❁❁❁